الله اکبر

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ

سب تعریف اللہ کو ہی اور سلام ہی ان بندوں پر جنکو اللہ نے

اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الرَّاجِيْ

پسند کیا پھر صورت بعد اسکے کہتا ہی امیدوار

رَحْمَةِ اللّٰهِ الْجَلِيْلِ مُحَمَّدُ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ

بزرگی والے اللہ کی رحمت کا محمد اسمعیل بیٹا

عَبْدِ الْغَنِيِّ بْنِ مُسْنِدِ الْوَقْتِ الشَّيْخِ

عبد الغنی کا مسند الوقت شیخ ہیں اپنے زمانے کے معتمد

الْاَجَلِّ رَئِيْسِ الْمُحَدِّثِيْنَ وَتَاجِ الْفُقَهَاءِ

بزرگ جو سردار ہیں محدثوں کے اور تاج فقہا کے

الشَّيْخُ وَلِيُّ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ

جو وہ شیخ ولی اللہ ہیں بیٹے عبد الرحیم کے

الْعُمَرِيُّ الدِّهْلَوِيُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ

حضرت عمر کی اولاد سے دہلی کے رہنے والے پاک ہوں انکے راز

اَلْحَقُّ اَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ

سچا مسئلہ یہ ہی کہ دونو ہاتھہ کا اٹھانا نماز شروع

الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالْقِيَامِ مِنْهُ

کرنیکے وقت اور رکوع کرنیکے وقت اور رکوع سے

وَالْقِيَامِ اِلَى الثَّالِثَةِ سُنَّةٌ

اٹھنیکے وقت اور تیسری رکعت ادا کرنے کو اٹھتے وقت (ش ۲)

غَيْرُ مُؤَكَّدَةٍ مِّنْ سُنَنِ الْهُدٰى

غیر موکدہ سنت ہی اُن سنتوں سے کہ بسبب ہدایت کے ہیں (ش ۳)

فَيُثَابُ فَاعِلُهٗ بِقَدْرِ مَا فَعَلَ اِنْ

پھر ثواب پایگا رفع یدین کرنیوالا موافق اپنے کئے کے اگر

دَائِمًا فَبِحَسْبِهٖ وَاِنْ مَرَّةً فَبِمِثْلِهٖ

ہمیشہ کرے تو ہمیشہ کا ثواب ہو اور اگر ایکدفع کرے تو ایکدفع کا ثواب

(ش ۲) یعنی بعد قعدۂ اولی کے *

(ش ۳) یعنے قرب خدا حاصل کرنیکی نیت سے جو سنتیں ہوتی ہیں اسمیں سے یہ بھی ہی *

وَلَا يُلَامُ تَارِكُهُ وَإِنْ تَرَكَهُ مُدَّةَ عُمُرِهِ

اور ملامت کی جاوے رفع یدین نہ کرنیوالے پر گرچہ عمر بھر نہ کرے ش ۲

وَأَمَّا الطَّاعِنُ الْعَالِمُ بِالْحَدِيْثِ أَيْ

اور جو طعن کرنے والا ہی عالم ہو کر حدیث کا یعنے جو شخص

مَنْ ثَبَتَ عِنْدَهُ الْأَحَادِيْثُ الْمُتَعَلِّقَةُ

کر ثابت ہون اسکے پاس حدیثین علاقہ رکھتی ہوئیں

بِهٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فَلَا اِدْخَالَهُ إِلَّا

رفع یدین کے مسئلہ سے (ش ۳) سونہین موقع اسکے داخل کئے جانیکا سوا

فِيْ مَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ

اس جماعت کے کہ مخالفت کرلی ہی رسول کی بعد ظاہر ہونے کے

لَهُ الْهُدٰى وَنُرِيْدُ بِالسُّنَّةِ الْهُدٰى مَا ههُنَا

اسکے پاس ہدایت ش ۴) اور مراد ہماری سنت ہدیٰ سے اس جگہ ش ۵

فِعْلٌ غَيْرُ فَرْضٍ وَغَيْرُ مُخْتَصٍّ بِالنَّبِيِّ

وہ فعل ہی کہ فرض نہو اور مخصوص نہ

صلعم فَعَلَهُ هُوَ وَالْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ

صلعم کے ساتھ نہو حضرت نے کیا ہو اسکو یا اچھے خلیفہ

(ش ۲) بشرطیکہ کرنیوالے کو برا نہ بولے

(ش ۳) یعنے یہان عالم بالحدیث سے مراد سارے جہان کی حدیثین جانیوالا نہین بلکہ اسی مسئلہ کی حدیثین جانیوالا *

ش ۴) اس آیہ کا تمام یہ ہی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب کھل چکی اسپر راہ کی بات اور چلے سب مسلمانوں کی راہ سے سوا ہم اسکو حوالے کرین وہی طرف جو اسنے پکڑی اور ڈالین اسکو دوزخ مین اور بہت بری جگہ پہنچا اس آیہ سے ۔ گنوار ہے کرلے

أَوْ أَمَرُوْا بِهِ أَوْ قَرَّرُوْا عَلَيْهِ

یا حکم کیا ہو انھوں نے اس فعل کا یا کوئی کام تو منع نکیا اسسے صداکی

قُرْبَةً وَلَمْ يُنْسَخْ وَلَمْ يُتْرَكْ بِالْاِجْمَاعِ

نزدیکی حاصل کرنیکو اور منسوخ نہوا اور متروک نہوا اجماع سے

وَبِغَيْرِ الْمُؤَكَّدَةِ مَا فَعَلُوْهُ مَرَّةً

اور مراد ہماری غیر موکدہ سے وہ فعل ہی کہ انھوں نے ش ۲ کبھی کیا اسکو

وَتَرَكُوْهُ اُخْرٰى فَبِقَوْلِنَا فِعْلٌ

اور کبھی نہیں کیا پھر کہنے سے ہمارے کہ سنت ہدی فعل ہی

خَرَجَ بِهِ عَدَمُ الرَّفْعِ فَاِنَّ الْعَدَمَ

نکل گیا اُسسے رفع یدین نکرنا سنتہ ہدی ہونیسے ش ۳ کیونکہ نکرنا کسی چیز کے

لَيْسَ بِفِعْلٍ نَعَمْ اِذَا كَانَ الْعَدَمُ مُسْتَمِرًّا

کرنا نہیں ہوتے (ش ۴) مگر ہان جب ہوتا عدم رفع ہمیشہ

فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صلعم وَالْخُلَفَاءِ

زمانے مین نبی صلعم کے اور خلفاء

الرَّاشِدِيْنَ فَقَطْعُهُ يَكُوْنُ بِدْعَةً

راشدین کے تو اس صورت میں چھوڑنا عدم رفع کا ہوگا بدعت (ش ۵

ہیں کہ مراد مسلمانونکی
اس زمانے مین
رفع یدین وغیرہ نہ کرنا
ہی سو یہ دھوکا اور
تحریف ہی کیونکہ
مراد سب مسلمانونکی
متابعت ... ہی
اور مسلمانونسے
مراد پہلے تو صحابہ اور
تابعین اور تبع تابعین
ہین انکی مخالفت
البتہ نہ چاہیے کہ موافق
آیت کے انکی مخالفت
دوزخ کی راہ ہی
اور اس زمانے کے
مسلمانونکی مخالفت
کہ جنھونے قرآن
و حدیث پر نہ چلنا
اپنا نیا مذہب رکھا
ہی عین متابعت
رسول اور اگلے
مومنین کی ہی *
(ش ۵) یعنے رفع یدین
کے مسئلہ مین
(ش ۲) یعنے صرت
اور ...

وَلَيْسَ فِي مَفْهُومِ الْبِدْعَةِ اِزَالَةُ السُّنَّةِ

اور داخل نہیں ہے معنے میں بدعت کے دور کرنا سنت کا (ش ۳)

حَتّٰى يَلْزَمَ كَوْنُ الْعَدَمِ سُنَّةً بَلْ مَفْهُومُهَا

تا لازم آوے عدم رفع کا سنت ہونا بلکہ معنے بدعت کے

فِعْلٌ لَمْ يُفْعَلْ فِي زَمَنِهِمْ وَبِقَوْلِنَا

جو فعل کہ نکیا گیا زمانے میں نبی صلعم اور خلفاء کے اور ہمارے کہنے سے

غَيْرُ فَرْضٍ خَرَجَتِ الْفَرَائِضُ كُلُّهَا

فرض نہو نکل گئے سب فرض (ش ۳)

وَبِقَوْلِنَا غَيْرُ مُخْتَصٍّ خَرَجَتِ النَّوَافِلُ

اور ہمارے کہنے سے خاص نہو نکل گئے نفل

الْمُخْتَصَّةُ بِهٖ صلعم كَالْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

جو خاص ہیں نبی صلعم کے ساتھ جیسا ملانا روزہ کا (ش ۴)

وَبِقَوْلِنَا لَمْ يُنْسَخْ خَرَجَتِ السُّنَنُ

اور ہمارے کہنے سے منسوخ نہو نکل گئیں منسوخ

الْمَنْسُوخَةُ كَالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ وَبِقَوْلِنَا

سنتیں جیسا کھڑے رہنا جنازہ دیکھکر (ش ۵) اور ہمارے کہنے سے

ش ۳) اگر کوئی کہے کہ سنت کے معنے طریقہ بھی ہووے یعنی عدم رفع اس معنے سے تو سنت ہی جواب اسکا ہاں مگر ~~ایسے طریقہ~~ ثواب نہیں جیسا کہ حضرت کا طریقہ ظہر کی سنت چار رکعت پڑھنا بھی تھا اور دو رکعت بھی لیکن دو رکعت پڑھنے والے کو چار میں سے دو چھوڑنیکا ثواب نہیں *

ش ۴) اور سنت مرکیکو بولتے ہیں *

ش ۵ یعنے جو لوگ دھوکا دیتے ہیں کہ ہاتھ نہ اٹھانا بھی تو سنت ہی ایک سنت چھوڑ کر دوسری کرنا کیا ضرور ہے محض نادانی

لم يشترك بالاجماع خرجت السنن

متروک ہوا اجماع سے نکل گئیں وہ سنتیں

المتروكة به كالرفع بين السجدتين

جو چھوڑ دی گئیں اجماع سے جیسا کہ ہاتھ اٹھانا دو سجدوں کے بیچ (ش ۲)

ثم هذه تسع مقامات بعد تمهيد مقدمة

پھر بیان نو مقام کا بیان چاہئے بعد تمہید ایک مقدمے کے

وهي ان الترجيح في تعارض

اور وہ مقدمہ یہ ہی کہ غلبہ ایک حدیث کا دوسری پر جہان

الاحاديث اولا بقوة السند وثانيا

تعارض ہو (ش ۳) اول تو سند کی قوت سے ثابت ہوتا ہی اور دوسرے

بشهرته ثالثا بكثرة عمل الصحابة

شہرت ہونے سے حدیث کے اور تیسرے بہت سے صحابہ کے عمل کرنے سے (ش ۴)

وان فهم الصحابي ليس بحجة

اور یہ کہ سمجھ صحابی کے حجت نہیں (ش ۵)

المقام الاول اثبات ان النبي صلي

پہلا مقام ثابت کرنا اسکا ہی کہ نبی صلعم نے

ہی اگر کبھی حضرت رفع کرتے تو بھی رفع کو ترک سنت نہ کہتے بلکہ بدعت کہتے *

(ش ۲) یعنے بدعت فقط سنت چھوڑنیکو تو نہیں کہتے *

ش ۳) یعنے تعریف سے سنت ہدی کی

(ش ۴) یعنے بے افطار کے کئی روزے ملا کر رکھنا

ش ۵) کہ منسوخ ہے جنازہ دیکھ کر اٹھنے کی حدیث کی دوسری حدیث سے صاف ثابت ہی

(ش ۲) کہ یہ سنت بالاجماع متروک ہی

ش ۳) یعنے خلاف ہو مثلا ایک سے تو فعل یا حکم ثابت ہو اور دوسری سے برعکس *

الله عليه وسلم رفع يديه في مواضع

اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ

اربعة فنقول احاديثه اشهر من

چار جگہ میں تو ہم کہتے ہیں حدیثیں رفع یدین کی زیادہ مشہور ہیں

حديث الناصية الذي بني عليه

حدیث سے اگلے بال سر کے مسح کی جس پر بنا ہے

تعين مسح ربع الراس بالفرضية وجعل

مسح مقرر کرنے کی بال سر کا فرض جانکر اور ٹھہرایا

بيانا لمجمل الكتاب وكذا من بعض

بیان آیۃ کا جو مجمل تھی (ش ۶) اور اسی طور زیادہ مشہور ہیں بعضے

الاحاديث التي بني عليها سنية

حدیثوں سے کہ جس پر بنا ہے

بعض الافعال كوضع اليمنى على

بعضے کاموں کے سنت ہونیکی جیسی حدیث داہنا ہاتھ رکھنیکی

اليسرى ورفع المسبحة وصلوة

بائیں پر اور کلمہ کی انگلی اٹھانیکی تشہد میں اور حدیث صلوۃ

(ش ۴) یعنے حدیث کی سند قوی ہو وہی غالب ہے اور اگر سند دونوں کی برابر ہے تو جو مشہور ہو گر شہرت میں بھی دونوں برابر ہوں تو جس پر عمل صحابہ کا زیادہ ہو *

ش ۵) یعنے روایت کو صحابی کے اعتبار ہے اور فہم کو خواہ قرآن میں خواہ حدیث میں خواہ حضرت کے فعل کی حقیقت سمجھنے میں اعتبار نہیں خصوصاً جب فہم صحابی کی مخالف ہو دوسرے صحابہ کے فعل و قول سے *

ش ۶ یعنے وامسحوا برؤسکم جو آیہ ہے سو مجمل ہے صاف اسمیں بیان نہیں کہ کتنے سر کا مسح کریں حدیث ناصیہ سے پاؤ سر کا مسح فرض

التَّسْبِيْحِ وَنَحْنُ نَذْكُرُ شَيْئًا مِنْهَا

التسبیح کی ش ۲ اور ہم ذکر کرتے ہیں تھوڑی حدیثیں رفع یدین کی

فَمِنْهَا مَا اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ

سو اُنھیں حدیثوں سے ہی جو نکالا بخاری اور مسلم نے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم كَانَ

عبد اللہ بن عمر سے بیشک رسول اللہ صلعم

يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا

اُٹھایا کرتے تھے دونو ہاتھ اپنے دونو کندھوں تک جب

اَفْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ

نماز شروع کرتے اور جب اللہ اکبر کہتے رکوع میں جاتے

وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا

اور جب سر اُٹھاتے رکوع سے ہاتھ اُٹھاتے

كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

ویسا ہی ش ۳ اور فرماتے سنتا اللہ اسکی جو تعریف کرے اسکی

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ

ای رب ہمارے تجھکو تعریف ہی اور نہ ہاتھ اُٹھاتے

ٹھہرایا اور رفع یدین کی حدیث اُسسے زیادہ مشہور ہے اسنے کیا قصور کیا کہ رفع یدین کو سنت بھی نہ بولیں

(ش ۲) ان ... حدیثوں سے رفع یدین کی حدیث زیادہ مشہور ہی

ش ۳ یعنے جیسا نماز کے شروع میں اُٹھاتے *

فِي السُّجُودِ وَاخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ

جب سجدہ کرنیکو اللہ اکبر کہتے ش ٢ اور نکالا بخاری نے نافع سے ش ٣

اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ

بیشک عبد اللہ بن عمر جب شروع کرتے تھے نماز

رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا

اپنے ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب

قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا

کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ہاتھ اٹھاتے اور جب

قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ

اٹھتے دو رکعت پر تھکر اٹھاتے دونو ہاتھ اور پہنچایا

ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

اسکو (ش ٤) عبد اللہ بن عمر نے نبی صلعم تک (ش ٥)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْرَجَ نَحْوَهٗ عَنْهُ مَالِكٌ

اور نکالا مانند اسکے نافع سے امام مالک نے

فِي الْمُوَطَّا وَاخْرَجَ النَّسَائِيُّ اَيْضًا عَنْ ...

موطا میں اور نکالا نسائی بھی

ش ٢ اور جو بعضے حدیثوں میں آیا ہے رفع یدین کرنا سجدہ کرتے وقت اللہ اکبر کہتے میں وہ سنت متروکہ پالاجماع ہے*

ش ٣ نافع آزاد کیے غلام ہیں عبد اللہ بن عمر کے اور اسناد ہیں امام مالک کے*

ش ٤ یعنے اس وقت میں رفع یدین کرنیکو

ش ٥ یعنے کہا عبد اللہ بن عمر نے اس واسطے میں حضرت بھی رفع یدین کرتے تھے*

عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ حَدَّثَنِي اَبِيْ قَالَ

علقمہ سے ابن وائل کا کہا علقمہ نے بیان کیا مجھ سے میرے باپ نے

صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صلعم فَرَأَيْتُهُ

یعنے وائل نے نماز پڑھی میں نے پیچھے رسول اللہ صلعم کے سو دیکھا

يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ

حضرت کو ہاتھ اٹھاتے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے

وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ هٰكَذَا وَاَشَارَ

اور جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ہاتھ اٹھاتے ایسے ہی اور اشارہ کیا

قَيْسٌ اِلٰى نَحْوِ الْاُذُنَيْنِ وَاَخْرَجَ

قیس جو راوی ہے قریب دونوں کانوں کے اور نکالا

النَّسَائِيُّ اَيْضًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

نسائی نے محمد بن عمرو سے بھی جو بیٹا

عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ

ہے عطاء کا ابی حمید ساعدی سے کہا

سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

محمد نے سنا میں نے ابی حمید کو بیان کرتے کہا اس نے نبی

صلعم اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ

صلعم جب دو رکعت پڑھکر اٹھتے (ش۲) اللہ اکبر کہتے

وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ

اور دونوں ہاتھ اٹھاتے برابر دونوں کندھوں کے

كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاَخْرَجَ

جیسا کیے تھے شروع میں نماز کے اور نکالا

اَلْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

بخاری اور ترمذی اور ابن ماجہ

وَغَيْرُهُمْ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ عَنْ سَالِمٍ

اور دوسرے محدثین اور نسائی نے اسی طرح سالم سے ش۳

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ

عبداللہ ابن عمر سے کہا عبداللہ نے دیکھا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ

رسول اللہ صلعم کو جب کھڑے ہوتے نماز شروع کرنے

رَفَعَ يَدَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ

دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کرتے تھے رفع یدین جب اللہ اکبر کہتے

ش۳ سالم بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر کے *

لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ

رکوع میں جاتے اور کرتے رفع یدین جب اٹھاتے سر اپنا

مِنَ الرُّكُوعِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ

رکوع سے اور نکالا بخاری اور مسلم

وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ

اور ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی نے

نَحْوَهُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ اَنَّهُ رَأَى مَالِكَ

مانند اسکے ابی قلابہ سے کہ اسنے دیکھا مالک

اَبْنَ حُوَيْرِثٍ اِذَا صَلّٰى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ

ابن حویرث کو جب شروع کیا نماز اللہ اکبر کہا اور رفع یدین کیا

وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ

اور جب ارادہ رکوع کا کیا رفع یدین کیا اور جب اٹھایا

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ

سر اپنا رکوع سے رفع یدین کیا اور بیان کیا مالک نے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم صَنَعَ هٰكَذَا وَاَخْرَجَ

بیشک رسول اللہ صلعم نے کیا ایسا اور نکالا

مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

مسلم نے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول اللہ

صلعم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ

صلعم کو جب شروع کرتے نماز اٹھاتے دونو ہاتھ اپنے

حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ اَنْ

کندھوں تک اور اٹھاتے

يَّرْكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

پہلے رکوع کے اور جب سر اٹھاتے رکوع سے

وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاَخْرَجَ

اور نہ اٹھاتے ہاتھ دو سجدوں کے درمیان اور نکالا

اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ

ابن ماجہ نے عمر بن حبیب سے کہ کہا

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ

اسنے رسول اللہ صلعم ہاتھ اٹھایا کرتے تھے ہر

تَكْبِيْرٍ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَاَخْرَجَ

تکبیر کے ساتھ فرض نماز میں (ش ۲) اور نکالا

ش ۲ لیکن رفع یدین سوا چار جگہہ کے کہ بیان اُسکا گذر چکا اور تکبیر ونکے بیچ ماتھہ اہل سنت کے یہان سنۃ متروکہ بالاجماع ہی*

اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمْرِو
احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے عمرو

بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدِنِ
بن عطاء سے کہ کہا اسنے سنا میں نے ابو حمید

السَّاعِدِیْ وَهُوَ فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ
ساعدی کو جس حال میں کہ بیٹھا تھا دس اصحابو نمیں

رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ بْنِ
رسول اللہ صلعم کے کہ ایک انمیں سے ابو قتادہ بیٹا

رَبِيْعٍ وَذَكَرَ ابْنُ مَاجَةَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ
ربیع کا (ش ۲) اور ذکر کیا ابن ماجہ نے دوسری حدیث میں

اَنَّ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
بیشک ان دس اصحابمیں سے سہل بن سعد اور محمد بن

مَسْلَمَةَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ
مسلمہ ہیں کہا ابو حمید نے میں تم سے خوب جانتا ہوں کیفیت

رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم كَانَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ
رسول اللہ صلعم کی نماز کی جب کھڑے ہوتے نماز پڑھنے

ش ۲ اس کہنے سے غرض یہ ہی کہ دسوں بڑے معتبر اصحاب تھے *

اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى

سیدھی کھڑے رہیے اور ہاتھ اٹھانے برابر

يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

دونو کندھون کے پھر فرماتے اللہ اکبر

وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى

اور جب ارادہ رکوع کا کرتے اٹھاتے ہاتھ برابر

يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ

کندھون کے پھر جب کہتے سمع اللہ

لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَاعْتَدَلَ فَاِذَا

لمن حمدہ رفع یدین کرتے اور سیدھے کھڑے ہوتے پھر جب

قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ

کھڑے رہتے دو رکعت پڑھکر اللہ اکبر کہے اور رفع یدین کرے

حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ

برابر دونو کندھون کے جیسا کئے تھے

حِيْنَ افْتَتَحَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَاَخْرَجَ

شروع مین نماز کے اور نکالا

التِّرمِذِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ
ترمذی نے علی بن ابی طالب سے

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ
رسول اللہ صلعم سے کہ حضرت جب کھڑے رہتے

اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ
فرض نماز ادا کرنے ہاتھ اٹھاتے برابر

مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ
کندھوں کے اور کرتے رفع یدین جب تمام کرتے قراءت

وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ اِذَا رَفَعَ
اور ارادہ کرتے رکوع کا اور رفع یدین کرتے جب اُٹھاتے

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ
سر مبارک رکوع سے اور نہ کرتے رفع یدین

شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا قَامَ مِنَ
اور کہیں اپنی نماز میں جبتک کہ بیٹھے رہتے (ش ۲) پھر جب اُٹھتے

السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ فَذَكَرَ
دو رکعت پڑھکر رفع یدین کرتے جیسا ہی (ش ۳

ش ۲ یعنی دو سجدے کے درمیان نکر بیٹھے * ش ۳ یعنی جیسا شروع میں کرتے

الحديث وقال الترمذي هذا حديث

پھر ذکر کیا تمام حدیث کو اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث

حسن صحيح واخرج ابن ابي شيبة

خوب ہی ش ۲) صحیح ہی اور نکالا ابو بکر بن ابی شیبہ نے

عن عبد ربه بن زيتون قال

عبد سے اپنے ربکے ش ۳ جو بیٹا ہی زیتون کا کہا عبد ربہ نے

ام الدرداء ترفع يديها حذو منكبيها

اُٹھاتی تھی ام درداء ش ۴ اپنے ہاتھ برابر دونوں کندھوں کے

حين تفتتح الصلوة واذا قال الامام

جب شروع کرتی نماز اور جب کہتا امام سمع

سمع الله لمن حمده ترفع يديها وقالت

اللہ لمن حمدہ اُٹھاتی ہاتھ اپنی اور کہتی

اللهم ربنا لك الحمد واخرج احمد

اللہم ربنا لک الحمد اور نکالا احمد

وابوداود وابن ماجة عن بن عباس ان

اور ابو داود اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عباس سے بیشک

ش ۲ حسن سے مراد اصطلاحی معنے محدثین کے نہیں بلکہ مراد لغوی معنے ہیں یعنی خوب ہی غرض اس کہنے سے ترغیب ہی *

ش ۳ اسکے اصل نام میں نسبت لفظ عبد کی کسی اور کی طرف تھی اسکو بدلا اور عبد ربہ کہا *

ش ۴ یہہ بی بی فقیہہ صحابیہ ہین *

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا

رسول اللہ صلعم اُٹھاتے تھے ہاتھ اپنے جب

دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَاِذَا رَكَعَ وَاَخْرَجَ

شروع کرتے نماز اور جب رکوع کرتے اور نکالا

اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وائل بن حجر سے

قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم

کہ کہا اسنے میں اپنے دل میں کہا البتہ دیکھونگا رسول اللہ صلعم

كَيْفَ يُصَلِّيْ فَقَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

کو کہ کیسی نماز پڑھتے ہیں سو کھڑے ہوئے سامنے کرکے منہ قبلے کی طرف

فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِاُذُنَيْهِ فَلَمَّا

سو کے ہاتھ اُٹھائے یہانتک کہ برابر ہوئے دونوں کانوں کے پھر جب

رَكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ

رکوع کیا رفع یدین کیا ویسا ہی پھر جب سر کو اُٹھایا

مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَخْرَجَ

رکوع سے رفع یدین کیا ویسا ہی اور نکالا

اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ

ابن ماجہ نے ابی زبیر سے کہ بیشک جابر بن

عَبْدِ اللهِ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ یَدَیْهِ

عبد اللہ جب شروع کرتا تھا نماز رفع یدین کرتا

وَاِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَیَقُوْلُ رَاَیْتُ

ور جب رکوع کرتا رفع یدین کرتا اسی طرح اور کہتا تھا دیکھا میں نے

رَسُوْلَ اللهِ صلعم فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَخْرَجَ

رسول اللہ صلعم کو ایسا ہی کرتے اور نکالا

اَلْحَاكِمُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ

حاکم نے علی بن ابی طالب سے کہ کہا

لَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ صلعم

علی نے جب اتری یہ آیہ رسول اللہ صلعم پر

اِنَّا اَعْطَیْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

بیشک دیا ہم نے تجھ کو چشمہ کوثر سو تو نماز پڑھ اپنے رب کی

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلعم مَا هٰذِهِ النَّحْرَةُ

اور نحر کر فرمایا پس رسول اللہ صلعم نے کیا مراد ہے اس نحر سے

الّتی امرنی بہا ربّی قال انّہا لیست

جو حکم کیا مجھے اسکا میرے رب نے کہا یعنے جبرئیل نے نہیں مراد

بنحیرۃ ولکنہ یامرک اذا تحرمت

اُسے قربانی لیکن نماز کا حکم کرتا ہی مجھکو کہ جب قصد کرے تو

للصلوۃ ان ترفع یدیک اذا کبرت

تحریمہ باندھنے کا نماز کے لیے اٹھایا کرے تو دونوں ہاتھ اپنے اللہ اکبر کہتے وقت

واذا رفعت رأسک من الرکوع فانہا

اور جسوقت کہ سر اپنا اٹھاوے تو رکوع سے کہ اسطور کی

صلوتنا وصلوۃ الملائکۃ الذین فی

نماز ہماری نماز ہی ش ۲ اور نماز ساتوں آسمان کے

ش ۲ یعنے ملائک مقربین کی *

السموات السبع قال النبی صلعم

فرشتوں کی فرمایا نبی صلعم نے

رفع الایدی من الاستکانۃ التی

ہاتھ اٹھانا اُس عاجزی کی صورت ہی جو

قال اللہ عز وجل فما استکانوا لربہم

فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے پھر عاجزی نکی اپنے رب

وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ وَأَخْرَجَ أَبُوْ دَاؤدَ عَنْ

اور زاری کرتے تھے اور نکالا ابو داؤد نے

مَيْمُوْنِ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ

میمون مکی سے کہ اسنے دیکھا عبد اللہ ابن

الزُّبَيْرِ وَصَلّٰى بِهِمْ يُشِيْرُ بِكَفَّيْهِ حِيْنَ

زبیر کو امامت کے حال میں اشارہ کرتا ہوا دونوں ہاتھوں سے (ش ٢) جس وقت

يَقُوْمُ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ

کھڑا ہوتا (ش ٣) اور جس وقت رکوع کرتا اور جس وقت سجدہ میں

وَحِيْنَ يَنْتَهِضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُوْمُ فَيُشِيْرُ

جاتا اور جس وقت ارادہ کرتا کھڑے ہونے کا سو اٹھتا پھر اشارہ کرتا

بِيَدَيْهِ فَانْطَلَقْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

دونوں ہاتھوں سے کہا میمون نے پھر جا گیا میں عبد اللہ بن عباس کے پاس

فَقُلْتُ اِنِّيْ رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلّٰى

اور کہا میں نے دیکھا عبد اللہ ابن زبیر کو ایسی نماز پڑھتے

صَلٰوةً لَمْ اَرَ اَحَدًا يُصَلِّيْهَا فَوَصَفْتُ لَهٗ

کہ نہ دیکھا کسی کو پڑھتے ہوئے پھر بیان کیا میں نے اُسے

ش ٢ یعنی رفع یدین کرتا ہوا *

ش ٣ یعنی نماز شروع کرتے وقت

هٰذِہٖ الْاِشَارَةِ فَقَالَ اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَنْظُرَ

اس اشارے کا (ش ٢) تب کہا ابن عباس نے اگر آرزو ہو تو

اِلٰی صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم فَاقْتَدِ بِصَلٰوةِ

تجھکو رسول اللہ صلعم کی نماز دیکھنیکی (ش ٣) تو کیا کر نماز

عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الزُّبَیْرِ وَاَخْرَجَ النَّسَائِیْ

عبد اللہ بن زبیر کی نماز دیکھکر (ش ٤) اور نکالا نسائی نے

عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ

عاصم بن کلیب سے ش ٥ کہا عاصم نے بیان کیا

اَبِیْ اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ اَخْبَرَہٗ قَالَ

مجھسے باپ نے میرے خبر دی وائل بن حجر نے کہا

قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

وائل نے میں اپنے دلمیں کہا ہی آنکھسے دیکھونگا نماز رسول اللہ

صلعم کَیْفَ یُصَلِّیْ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ فَقَامَ

صلعم کی کہ کیسی پڑھتے ہیں پھر دیکھا حضرت کو سو کھڑے رہے

وَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی حَاذَتَا اُذُنَیْہِ

اور اللہ اکبر کہہ اور اٹھائے دونوں ہاتھ یہان تک کہ برابر آئے دونوں کان کے

ش ٢ یعنی رفع یدین کا

ش ٣ یعنے دیکھکر سیکھنے کی *

ش ٤ یعنی عبد اللہ بن زبیر کی نماز مشابہت رکھتی ہی رسول اللہ صلعم کی نماز سے حضرت بھی رفع یدین کرتے تھے *

ش ٥ عاصم بن کلیب راوی صحیف ہی اس حدیث کو بطور توابع کے لایا صحیح حدیثون کی رفع یدین کی کچھ کمی نہیں *

ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى

پھر رکھے داہنا پنجہ بائیں پنجے

وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ

اور بند دست اور ساعد پر ش ٢ پھر جب ارادہ رکوع کا کیا

رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى

رفع یدین کیا ویسا ہی کہا وائل نے اور رکھا دونو پنجے اپنے

رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا

دونو گھٹنوں پر ش ٣ پھر جب اُٹھائے سر اپنا رفع یدین کیا ویسا ہی

ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ اُذُنَيْهِ

پھر سجدہ کیا سو رکھا دونو پنجے برابر دونو کانوں کے ش ٤

ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ

پھر بیٹھے اور بچھایا بایاں پانوں اپنا اور رکھا

كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ

بایاں پنجہ اپنی بائیں ران اور گھٹنے پر

الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ

اور رکھا نوک ش ٥ اپنی داہنی کہنی کی

ش ٢ یعنی داہنا پنجہ اسطور سے رکھا کہ بائیں پنجے اور بند دست اور اسکے اوپر کی جانب پر جسکو ساعد کہتے ہیں سب پر ٭

ش ٣ یعنی رکوع میں ٭

ش ٤ یعنی سجدہ کرتے وقت ٭

ش ٥ ہر چیز کی انتہا کو اسکی حد کہتے ہیں ٭

عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ قَبَضَ اِثْنَیْنِ

اپنی داہنی ران پر پھر بند کیے دو انگلیاں ش ۲

مِنْ اَصَابِعِہٖ وَحَلَّقَ حَلْقَۃً ثُمَّ وَضَعَ

اور باندھا حلقہ ش ۳ پھر رکھدی اپنی انگلی ش ۴

اِصْبَعَہٗ فَرَاَیْتُہٗ یُحَرِّکُہَا یَدْعُوْبِہَا

سو دیکھا میں حضرت کو ہلاتے اُسکو دعا کرتے ہوئے اُسے

وَبِالْجُمْلَۃِ قَدْ وَرَدَتْ فِی

اور حاصل اسے یہہ کہ تحقیق آئین ہاتھہ رفع یدین کے

ھٰذَا الْبَابِ رِوَایَاتٌ لَا یَسَعُ

باب میں اتنی روایتیں کہ گنجایش نہیں رکھتا

لِذِکْرِہَا الْمَقَامُ بَلْ نَذْکُرُ اَسَامِیَ

اسکے ذکر کی یہہ مقام بلکہ ذکر کرتے ہیں ہم

الرُّوَاتِ اَیْنَمَا قَالَ مَجْدُ الدِّیْنِ

گنتی راویوں کے نام کی بھی کہا مجد الدین

الْفِیْرُوْزَابَادِیْ وَھُوَ مِنْ اَجِلَّۃِ الْمُحَدِّثِیْنَ

فیروزآبادی نے اور وہ بڑے محدثوں سے

ش ۲ یعنی کن انگلی اور اسکی ساتھہ کی انگلی *

ش ۳ یعنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ کیا *

ش ۴ یعنی انگلی شہادت کی *

وَاَشْهَرُهُمْ فِيْ سِفْرِ السَّعَادَةِ اِنَّ الْاَخْبَارَ
اور مشہور وہ ہے جو کتاب سفر السعادہ میں کہ حدیثیں پیغمبر کی

وَالْاٰثَارَ الَّتِيْ رُوِيَتْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ
اور آثار صحابہ کے جو روایت کی گئیں اس رفع یدین کے باب میں

تَبْلُغُ اِلٰى اَرْبَعَةِ مِائَةٍ اِنْتَهٰى
پہنچتی ہیں گنتی انکی چار سو تک تمام ہوا قول مجد الدین کا

وَنَحْنُ نَذْكُرُ اَسَامِيَ بَعْضِهِمْ فَمِنْهُمْ
اور ہم ذکر کرتے ہیں صاف نام بعضے راویوں کے سو راوی وہ ہے

الْعَشَرَةُ الْمُبَشَّرَةُ كَمَا قَالَ الْحَاكِمُ
رفع یدین کے عشرہ مبشرہ ہیں جیسا کہ کہا حاکم نے

لَيْسَ بِسُنَّةٍ مِنَ السُّنَنِ رَوَاهُ
نہیں کوئی سنت اور سنتوں سے کہ روایت کیا ہو

الْعَشَرَةُ الْمُبَشَّرَةُ غَيْرَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ
عشرہ مبشرہ نے سوا رفع یدین کی سنت کے

وَمِنْهُمُ الْعَشَرَةُ الَّذِيْنَ رَوٰى اَبُوْحُمَيْدٍ
اور انھیں میں سے وہ دس صحابہ ہیں کہ روایت کیا ابو حمید نے

السَّاعِدِيُّ فِي مَجْلِسِهِمْ لِمَا رُوِيَ

ساعدی نے انکی مجلس مین اس لئے کہ روایت کیا گیا کہ

أَنَّهُمْ بَعْدَ سَمَاعِهِمْ مِنَ السَّاعِدِيِّ

انھوں نے سنکر ساعدی سے

قَالُوا نَعَمْ وَمِنْهُمْ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَهْلُ

کہا ہان سچ ہے اور اُنمین سے حسن بن علی اور سہل

سچ ہے اس ہان کہنے سے اُن دسونکی روایت ثابت ہوئی *

وَزَيْدٌ وَعُقْبَةُ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ اللهِ

اور زید اور عقبہ اور ابو مسعود اور عبد اللہ

بْنُ عُمَرَ وَسَلْمَانُ وَأَبُو مُوسَى وَأَبُو سَعِيدٍ

بن عمر اور سلمان اور ابو موسی اور ابو سعید

وَعَايِشَةُ وَبُرَيْدَةُ وَعَمَّارٌ وَأُمُّ الدَّرْدَاءِ

اور عایشہ اور بریدہ اور عمار اور ام درداء

قَالَ أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ

کہا ابو عیسی ترمذی نے ہین

فِي الْبَابِ بَعْدَ مَا ذَكَرَ حَدِيثَ

باب مین رفع یدین کے بعد ذکر کرنیکے عبد اللہ بن عمر کی

ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ

حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ

وسلم سے کہا ترمذی نے اور رفع یدین کے باب میں روایت ہے

وَعَلِيٍّ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَمَالِكِ بْنِ

عمر اور علی اور وائل بن حجر اور مالک بن

الْحُوَيْرِثِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي

حویرث اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی

حُمَيْدٍ وَأَبِي السَّعِيدِ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حمید اور ابی سعید اور سہل بن سعد

وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي

اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی

مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَجَابِرٍ وَعُمَرَ اللَّيْثِيِّ

موسی اشعری اور جابر اور عمر لیثی سے

قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ

کہا ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ ابن عمر کی

حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَبِهٰذَا
خوب حدیث ہی صحیح ہی اور اس حدیث کے

یَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ
قائل ہیں ش ۲ بعضے اہل علم اصحاب سے

النَّبِیِّ صلعم مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ
نبی صلعم کے اُن میں سے عبد اللہ بن عمر اور جابر

وَاَبُوْهُرَیْرَةَ وَاَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ
اور ابو ہریرہ اور انس اور عبد اللہ ابن عباس

وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَغَیْرُهُمْ وَمِنَ
اور عبد اللہ ابن زبیر وغیرہم ہیں اور قابل

التَّابِعِیْنَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ وَعَطَاءٌ
اس حدیث کے تابعین سے حسن بصری اور عطاء

وَطَاؤُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمُ
اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَغَیْرُهُمْ
بن عبد اللہ اور سعید بن جبیر وغیرہم ہیں

ش ۲ یعنے عامل ہیں *

وَبِهٖ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ

اور اس حدیث کے قایل ہیں ش۲ عبد اللہ بن مبارک

وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَقَالَ

اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور کہا

ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ حَدِيْثُ مَنْ

ابن مبارک نے تحقیق صحت کو پہنچ چکی حدیث

يَرْفَعُ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ

رفع یدین کی اور ذکر کیا حدیث زہری کی

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثُ

جو روایت ہی سالم سے عبد اللہ ابن عمر سے اور صحت کو نہ پہنچی حدیث

ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عبد اللہ بن مسعود رض کی کہ بیشک نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعْ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ

علیہ و سلم نے نہ اٹھایا ہاتھ سوا پہلے بار کے

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ ابْنُ

بیان کیا ہمسے اس قول کو عبد اللہ ابن مبارک کے احمد ابن

ش۲ یہ بھی مقولہ ابو عیسی ترمذی کا ہی

اِسْحَاقَ عَبْدَةَ الاَمْلِي حَدَّثَنَا وَهْبُ

اسحاق عبدہ آملی نے کہا اُسنے بیان کیا ہم سے وہب

بْنُ رَفْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ

بن رفعہ نے سفیان بن عبد الملک سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اِنْتَهٰى

عبد اللہ ابن المبارک سے تمام ہوئی عبارت ترمذی کی

اَلْمَقَامُ الثَّانِي اَنَّ رَفْعَهُ صلعم

دوسرا مقام یہہ کہ رفع یدین کرنا آنحضرت صلعم کا

كَانَ قُرْبَةً وَعِبَادَةً وَلَمْ يَكُنْ

ثواب سے خدا کی نزدیکی حاصل کرنیکی اور عبادتکی جہت سے اور نہ تھا

عَادَةً وَهُوَ ظَاهِرٌ فَاِنَّ اَفْعَالَ الصَّلٰوةِ كُلَّهَا

عادت کی جہت سے اور یہہ بات ظاہر ہی کیونکہ نماز کے سب کام

عِبَادَةٌ لَاسِيَّمَا اِذَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْفِعْلُ

عبادت ہیں خصوصا جب نہ ہو عادت اس فعل کی

عَادَةً فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَيْضًا وَاَيْضًا

غیر صلوۃ میں بھی اور دوسری دلیل

شن ۲ عبدہ و دل
بھی اسحاق سے

لَوْ كَانَ عَادَةً لَمْ يَهْتَمِّ

اس بات پر ہے کہ اگر رفع یدین حضرۃ کی عادۃ ہوتی تو اتنا اہتمام نکرتے

الصَّحَابَةُ وَالْفُقَهَاءُ بِرِوَايَتِهِ

اصحاب اور فقیہ لوگ اسکی روایت

وَاتِّبَاعِهِ يُفْهَمُ كَوْنُهُ عِبَادَةً

اور پیروی میں سمجھاجاتا ہی رفع یدین کا عبادت ہونا

مِنْ رِوَايَةِ الْحَاكِمِ اَنَّ اللهَ اَمَرَهُ بِهِ

روایت سے حاکم کی کہ اللہ نے حکم کیا حضرتکو رفع یدین کا

وَمِنْ قَوْلِهِ صلعم اِنَّ رَفْعَ الْاَيْدِي

اور آن حضرت صلعم کے کہے سے ہاتھوں کا اٹھانا

مِنَ الْاِسْتِكَانَةِ الْمَقَامُ الثَّالِثُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ

عاجزی کی صورت ہی تیسرا مقام یہ کہ رفع یدین

مُخْتَصًّا بِهِ صلعم وَهُوَ ظَاهِرٌ لِاتِّبَاعِ

خاص نہ تھا آن حضرت کیلئے اور یہ بات ظاہر ہی اسواسطے کہ لوگوں نے

النَّاسِ فِيهِ بِحَضْرَتِهِ صلعم

پیروی کی رفع یدین میں آن حضرت صلعم کے حضور میں ش ٢

ش ٢ یعنی جیسے جی

وَبِحَضْرَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ وَلَمْ يَمْنَعُوْا

اور حضور میں خلفاء راشدین کے اور نہ منع کیا ش ٢

ش ٢ حضرت اور خلفاء نے بھی

اَلْمَقَامُ الرَّابِعُ اَنَّهُ صلعم

چوتھا مقام یہ کہ آنحضرت صلعم نے

لَمْ يَكُنْ مُلْتَزِمًا اِيَّاهُ بَلْ تَرَكَهُ مَرَّةً

لازم نہ کر لیا تھا رفع یدین کو بلکہ کبھی نہ کیا

وَفَعَلَهُ اُخْرٰى فَهُوَ يَظْهَرُ مِمَّا

اور کبھی کیا سو یہ امر ظاہر ہو گی اس حدیث سے

سَيَجِيْءُ اَلْمَقَامُ الْخَامِسُ عَدَمُ

کہ آگے آتی ہیں پانچواں مقام نہ ثابت ہونا ہے

ثُبُوْتِ النَّسْخِ وَلْيُعْلَمْ اَوَّلًا

رفع یدین کی منسوخیت کا اور معلوم کیا چاہیئے پہلے اسکو

ش ٣ انفیہ دعوا کرنے والا رفع یدین کی منسوخیت کا *

اَنَّ الْمُدَّعِيْ هُوَ الْمُثْبِتُ لِلنَّسْخِ

کہ مدعی ش ٣ ثابت کرنے والا ہی منسوخیت کو

وَالْمُتَمَسِّكُ بِالظَّاهِرِ هُوَ الْمُنْكِرُ لَهُ

اور عمل کرنے والا ظاہر حدیث پر منکر ہی اسکا ش ٤

ش ٤ یعنی رفع یدین کی منسوخیت کا *

لِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ مَا ثَبَتَ مِنْهُ صلعم

کیونکہ ظاہر یہہ بات ہی جو ثابت ہوا آنحضرت صلعم سے

يَلْزَمُنَا اِتِّبَاعُهُ مَا لَمْ يَقُمْ دَلِيْلٌ

لازم ہی ہمکو پیروی اُسکی جبتک کہ نہ قایم ہو کوئی دلیل

عَلٰی نَسْخِهٖ فَيَكْفِيْ لِمُنْكِرِ النَّسْخِ

اُسکی منسوخیہ پر پھر کافی ہی منکر منسوخیہ کو

اَلْجَرْحُ عَلٰی دَلَائِلِهٖ فَاِذَا تَمَّ ثَبَتَ

اعتراض کرنا منسوخیہ کی دلیلوں پر پھر جب تمام ہوگا ش۲ ثابت ہوگا

مُدَّعَاهُ وَاسْتَدَلُّوْا عَلَی النَّسْخِ

مدعا اُسکا ش۳ اور دلیل پکڑی ہی منسوخیہ پر ش۴

بِرِوَايَاتٍ مِنْهَا مَا اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ

کئی روایتوں سے اس میں ہے جو نکالا ترمذی نے

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ صَلّٰی ابْنُ مَسْعُوْدٍ

علقمہ سے کہا علقمہ نے نماز پڑھی عبد اللہ بن مسعود نے

وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا اَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ

اور نہ کیا رفع یدین سوا پہلی بار کے اور کہا ابن مسعود نے

ش۲ یعنی اعتراض منکر النسخ کا *

ش۳ یعنی منصب کو مدعی کے دلیل گذارنا ضرور ہے اور یہہ مشکل امر ہی اور منصب کو معترض کے دلیل گذارنا ضرور نہیں بلکہ فقط اعتراض کافی ہی جس مطلب سے وہ اعتراض کرتا ہی اسکا اعتراض ثابت [illegible] ہوگئے ہی مطلب اسکا ثابت ہوگا *

ش۴ یعنی رفع یدین کی حدیث کے *

صَلَّيْتُ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم

نماز پڑھی میں نے تمھارے ساتھ جیسی نماز رسول اللہ صلعم کی ش ۲

وَمِنْهَا مَا اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنِ الْبَرَاءِ

اور اس میں سے جو نکالا ابو داؤد نے براء بن

بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم

عازب سے کہا انے رسول اللہ صلعم

اِذَا افْتَتَحَ فِی الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ

جب شروع کرتے تھے نماز اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے

حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ وَفِي

برابر دونوں کندھوں کے پھر دوسری بار رفع یدین نکرتے اور

رِوَايَةٍ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا حَتّٰى انْصَرَفَ

ایک روایت میں ہے اٹھاتے ہاتھ جب تک کہ سلام نہ پھرتے ش ۳

وَمِنْهَا مَا اَخْرَجَ مُحَمَّدٌ فِی الْمُوَطَّا

اور اسمیں سے جو نکالا امام محمد نے بیچ موطا میں

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبِ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ

عاصم بن کلیب جرمی سے کلیب سے

ش ۲ اس ترمذی کی روایت سے رفع یدین کی منسوخیت نہیں نکلتی بلکہ عبد اللہ بن مسعود کا بھی رفع یدین نکرنا ہمیشہ نہیں نکلتا کیونکہ اسمیں بیان ایکبار کے فعل کا ہی اور فعل کو عموم نہیں اور رہا شبہ تشبیہ کا نماز سے رسول اللہ صلعم کی سو اسکا جواب یہہ ہی کہ تشبیہ میں تشبیہ ہر جز کی ہر جز کے ساتھ ضرور نہیں جیسا کہ فلاں شخص شیر ہی تو کچھ دم ہونا ضرور نہیں *

ش ۳ یہہ حدیث ضعیف ہی دلیل اسکے ضعف کی آگے باب مصنف نے مذکور کی ہی *

أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ

کہ بیشک علی بن ابی طالب نہ کتھے اٹھاتے اپنے

إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى وَأَخْرَجَ أَيْضًا

سواے تکبیر اولی کے ش ۲ اور نکالا امام محمد نے

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ رَأَيْتُ

عبد العزیز بن حکیم سے کہ کہا عبد العزیز نے دیکھا میں نے

ابْنَ عُمَرَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ

عبد اللہ بن عمر کو نہ اٹھاتے اپنے ہاتھ سواے تکبیر

الْأُولَى وَمِنْهَا مَا أَخْرَجَ الطَّحَاوِيُّ

اولی کے ش ۳ اور انہیں سے جو نکالا طحاوی نے

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ

مجاہد سے کہ کہا مجاہد نے نماز پڑھی میں نے پیچھے عبد اللہ

بْنِ عُمَرَ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ

بن عمر کے سو نہ اٹھاتا تھا اپنے ہاتھ سواے تکبیر

الْأُولَى وَرُوِيَ عَنْ أَسْوَدَ أَنَّهُ قَالَ

اولی کے ش ۴ اور روایت کیا گیا اسود سے کہ اسنے کہا

ش ۱ یہہ حدیث ضعیف ہی اور مخالف ہی روایت سے صحیح السنہ اور ترمذی اور ابوداؤد وغیرہ امام اہلسنت کے کہ جنکا بیان مصنف نے بیان کیا ہی *

ش ۳ یہہ حدیث مخالف ہی بخاری اور مسلم وغیرہما کی روایت سے جو یہہ ہی ان ابن عمر کان اذا دخل فی الصلوٰۃ کبر و رفع یدیہ و اذا رکع رفع یدیہ اہ *

ش ۴ یہہ حدیث بھی اسکے اوپر والی حدیث کی طرح مخالف ہی بخاری اور مسلم وغیرہما کی روایت سے *

رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ
دیکھا میں نے عمر بن خطاب کو نہ اٹھاتے تھے دو ہاتھ اپنے
اِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْاُولٰى وَنَقَلَ ابْنُ
سواے تکبیر اولی کے ش ۲ اور نقل کیا ابن
الْهُمَامِ عَنْ دَارَقُطْنِيِّ وَعَدِيٍّ عَنْ
ہمام نے دار قطنی سے اور عدی سے
مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ
محمد بن جابر سے حماد بن سلیمان سے
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
علقمہ سے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا عبد اللہ ابن مسعود نے
صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَاَبِي بَكْرٍ
نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلعم اور ابی بکر
وَعُمَرَ لَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلَّا عِنْدَ
اور عمر کے ساتھ نہ اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ سواے
الْاِفْتِتَاحِ وَقَالَ فِي النِّهَايَةِ شَرْحِ
تکبیر اولی کے ش ۳ اور کہا کتاب نہایہ میں جو شرح ہے

ش ۲ جو اگلی دونو حدیثوں کا جواب حاشئے میں لکھا گیا وہی جواب اسکا بھی *

ش ۳ امام احمد اور ابن تیمیہ اور ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوع کہا *

الْهِدَايَةِ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَاٰى
کتاب ہدایہ کی بیشک عبد اللہ بن زبیر نے دیکھا
رَجُلًا يُصَلِّيْ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَيَرْفَعُ
ایک مرد کو نماز پڑھتے بیت اللہ میں جس حال میں کہ اٹھاتا تھا
يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ
اپنے ہاتھ رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانیکے وقت
مِنْهُ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ اِنَّهُ اَمْرٌ فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
تب کہا عبد اللہ ابن زبیر نے رفع یدین نکر کہ اس کام کو کیا تھا
صلعم فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ تَرَكَهُ
رسول اللہ صلعم نے اسلام کے شروع میں پھر چھوڑ دیا
وَنُسِخَ وَقَالَ اَيْضًا اِنَّهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
اور منسوخ ہوا ش۳ اور یہہ بھی کہا ہدایہ میں کہ ابن مسعود نے کہا
رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ہاتھ اٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فَرَفَعْنَا وَتَرَكَ فَتَرَكْنَا وَيُرْوٰى عَنْ
سو اٹھایا ہمنے اور چھوڑ دیا سو چھوڑ دیا ہمنے ش۳ اور روایت ہی

ش ۲ یہہ قول ابن زبیر کا جو اُسنے بڑی دلیل پکڑنے منسوخیت پر رفع یدین کی محدثین کے پاس اسکی سند ثابت نہین اس سے رفع یدین کیا منسوخ ہوگا ناسخ کو منسوخ کے ساتھہ سند مین مساواۃ چاہیے *

ش ۳ معنی ترک فترکنا کے یہہ ہیں کہ سمجھا ہمنے حصر نے ترک سے منسوخیت اور اوپر بیان ہو چکا کہ فہم صحابی کی حجت نہین حضرت کا نماز رفع یدین منسوخ ہوا کہین ثابت نہین *

ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْعَشَرَةَ الْمُبَشَّرَةَ

عبد اللہ ابن عباس سے کہ عشرۂ مبشرہ

لَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلَّا عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ

نہ اُٹھاتے تھے اپنے ہاتھ مگر تکبیر اولی کے وقت ش ٢

وَاَخْرَجَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ

اور نکالا ش ٣ ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی کتاب میں

مُصَنَّفِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا لَا يُرْفَعُ

عبد اللہ ابن عباس سے سند موقوف سے ش ٤ نہ اُٹھاویگا کوئی

الْاَيْدِيْ اِلَّا فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ

ہاتھوں کو سوائے سات جگہ کے ایک

التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى وَاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

تو تکبیر اولی اور دوسرے قبلے کا دیکھنا

وَالْمَوْقِفِ وَجَمْرَتَيْنِ وَالْمِنَا

اور تیسرے عرفہ میں اور چوتھی دو جمرہ کے پاس اور پانچ میں

وَالْمَرْوَةِ وَالصَّفَا وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

منا میں اور چھٹے مروہ اور ساتویں صفا پر اور ذکر کیا اس

ش ٢ حاکم نے کہا کہ رفع یدین نفی ہی عشرۂ مبشرہ کا یہ روایت ابن عباس کی جو ہدایہ میں لایا ہی مخالف ترمذی وغیرہ کی ہی *

ش ٣ واخرج ابو بکر الخ یہ عبارت واستدل بہ تک مستدل علی النسخ کی ہی اس رسالیکے مصنف کی عبارت نہیں مصنف جہاں جواب اپنی طرف سے دیتا ہی وہاں اس عبارت پر اعتراض کیا ہی *

ش ٤ یعنے عبید اللہ بن عباس تک ہی سند اسکی ہی رسول اللہ تک نہیں *

صَاحِبُ الْهِدَايَةِ وَاسْتَدَلَّ بِهِ فَنَقُولُ

حدیث کو صاحب ہدایہ نے اور دلیل پکڑی اسسے سو کہتے ہیں ہم

اَلْكَلَامُ اَوَّلًا فِي ثُبُوتِ هٰذِهِ الدَّلَائِلِ

اول تو گفتگو ثابت ہونے میں اس دلیلوں کے ہی ش ۱

وَثَانِيًا فِي ثُبُوتِ النَّسْخِ

اور دوسری گفتگو ثابت ہونے میں منسوخیہ کے ہی

مِنْهَا فَالْاَوَّلُ اَمَّا حَدِيثُ

اس دلیلوں سے ش ۳ پہلی گفتگو یعنے سند میں سو یہی کہ حدیث

بَرَاءِ ابْنِ الْعَازِبِ اِنَّهُ لَا يَعُودُ اَوْ

براء ابن عازب کی بیشک رسول اللہ دوبارہ نکرتے تھے یا

لَا يَرْفَعُهُمَا فَقَدْ قَالَ اَبُودَاؤُدَ اِنَّهُ

نہ اٹھاتے تھے سو تحقیق ابوداؤد ہی جو مخرج اسکا ہی کہا کہ وہ

ضَعِيفٌ وَقَدْ رَدَّهُ ابْنُ الْمَدِينِيِّ وَاَحْمَدُ

ضعیف ہی اور مردود کہا اسکو ابن مدینی نے

وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ

اور امام احمد اور دارقطنی نے اور ضعیف کہا اسکو بخاری نے

ش ۲ یعنے ایک ترمذی کی حدیث چھوڑ کر جتنی دلیلیں ماننعین رفع کی جو ذکور ہو چکیں ہین عدم رفع کے باب میں سب کی سند میں گفتگو ہی کوئی تو ضعیف ہی اور کوئی موضوع اور ترمذی کی حدیث سے بھی نسخ نہیں ثابت ہوتا *

ش ۳ یعنے اگر قطع نظر کریں گفتگو سے سند میں تو بھی سوائے قول ابن مسعود کے ترک قنوت کرنا اور سوائے قول ابن زبیر کے ونسخ حالانکہ اس دونو کا جواب بھی آگے دیا جاتا ہی کسی دلیل سے منسوخیہ رفع یدین کی ثابت نہیں ہوئی *

فِي غَيْرِ صَحِيْحِهِ عَلَى مَا نَقَلَهُ

دوسری کتابمین سواے صحیح بخاری کے بنا بر اسکے کہ نقل کیا اُسکو ش ۲

الْفَاضِلُ الْاِلٰهٰ ابَادِيُّ وَلِهٰذَا قَالَ

فاضل الٰہ آبادی نے اور اسی لئے کہا

الْبُخَارِيُّ فِيْ غَيْرِ صَحِيْحِهِ

بخاری نے دوسری کتاب مین سواے صحیح

لَأَسَانِيْدُ اَصَحُّ مِنْ اَسَانِيْدِ

بخاری کے نہین سندین عدم رفع کی زیادہ صحیح سندون سے

الرَّفْعِ وَاِنْ قَالَ التِّرْمِذِيُّ اِنَّهُ

رفع یدین کی اگرچہ کہا ہی ترمذی نے بیشک حدیث عدم رفع کی

حَسَنٌ فَلَمْ يَقُلْ كَلِمَةَ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ غَيْرُ

حسن ہی پر نہین کہا اسنے کلمہ ثم لا یعود کا ش ۳ سواے

شَرِيْكٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ وَشَرِيْكٌ

شریک کے یزید بن ابی زیاد سے اور شریک کو

يُضَعَّفُ قَدْ ضَعَّفَهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ غَيْرِ

ضعیف راوی کہتے ہین ضعیف کہا اسکو ترمذی نے بہت سی

ش ۲ یعنے بخاری کے ضعیف کہنے کو روایت ثم لا یعود کو *

ش ۳ بلکہ روایت کیا ولم یرفع یدیہ الامرۃ واحدۃ اور اسسے کچھ نسخ رفع یدین کا ثابت نہین ہوتا بلکہ فعل ایک بار کا *

مَوْضِعٍ مِنْ جَامِعِهِ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ
جگھون مین جامع ترمذی کی اور کہا ابو داؤد نے

رَوَاهُ هُشَيْمٌ وَخَالِدٌ وَابْنُ
روایت کیا براء بن عازب کی حدیثکو ہشیم اور خالد اور ابن

إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ
ادریس نے یزید بن ابی زیاد سے

وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ وَحُكِيَ
اور نہ ذکر کیا اُن تینوں نے اسمین کلمہ ثم لایعود کا اور حکایت کی گئی

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ أَنَّ يَزِيدَ
[illegible]

[illegible] بِهِ قَبْلَ خُرُوجِهِ إِلَى الْكُوفَةِ فَلَمْ
بیان کیا اُن تینوں سے اس حدیث کو پہلے کوفے کو جانیکے سو نہ

يَذْكُرْ فِيهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ فَلَمَّا انْصَرَفَ
ذکر کیا اس دفع کلمہ ثم لایعود کا پھر جب پھر کر آیا کوفے سے

زَادَ فِيهِ يُحْمَلُ ذٰلِكَ عَلَى الْغَلَطِ
زیادہ کیا اسمین ش۲ محمول ہوئی ہے وہ زیادتی غلطی

ش۲ یعنے کلمہ ثم ... ہو گا *

وَالنِّسْيَانِ وَمَا اَوَّلَ بَعْضُهُمْ

اور بھولنے پر اور جو تاویل کی ہی بعضوں نے

تَضْعِيْفَ اَبِيْ دَاوٗدَ بِتَضْعِيْفِهٖ

خود ابو داؤد کی تضعیف کی بسبب ضعیف کہنے ابو داؤد کے

هٰذَا الْحَدِيْثَ بِاِسْنَادِهِ الْخَاصِّ فَسَاقِطٌ

اس حدیث کو اپنی سند خاص سے سوا کی تاویل اعتبار کے

لِاَنَّ شَرِيْكًا وَابْنَ اَبِيْ زِيَادٍ قَدْ تَفَرَّدَا

قابل نہیں کیونکہ شریک اور ابن ابی زیاد فقط یہہ دو شخص نے

بِرِوَايَتِهٖ فَاِذَا ضُعِّفَ

اس حدیث کو روایت کیا ہی پھر جب ضعف

هٰذَا الْاِسْنَادُ سَقَطَ الْحَدِيْثُ

ثابت ہوا اس سند کا ساقط ہوئی وہ حدیث

لِاَنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ سِوَاهُ

کیونکہ نہیں ہی اس حدیث کی کوئی دوسری سند سوا اس سند کے

وَلَا يُتَوَهَّمُ التَّعَارُضُ بَيْنَ الْقَوْلِ

اور نہ وہم کرے کوئی تعارض کا درمیان پہلے قول کے

الْأَوَّلِ أَعْنِي تَفَرَّدَ شَرِيكٍ وَبَيْنَ

یعنے درمیان اس قول کے کہ فقط شریک نے روایت کیا اور درمیان

قَوْلِ أَبِي دَاوُدَ أَعْنِي رِوَايَةَ

ابی داؤد کے قول کے یعنے روایت کرنا

الْعُدُولِ الثَّلَاثَةِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

ان تین ثقہ کا ش ۲ یزید بن ابی

زِيَادٍ لِأَنَّهُ لَمَّا عَلِمُوا وَهْمَ يَزِيدَ ابْنِ

زیاد سے اس لیے کہ جب معلوم ہوا وہم یزید ابن

أَبِي زِيَادٍ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ عَلَى

ابی زیاد کا اس روایت میں بنا بر

مَا حَكَى ابْنُ عُيَيْنَةَ تَرَكُوا

حکایت کرنے سفیان ابن عیینہ کے چھوڑ دیا ش ۳

الرِّوَايَةَ عَنْهُ فَصَارَ شَرِيكٌ مُتَفَرِّدًا

روایت کرنا اس سے سو ہوا شریک اکیلا ش ۴

وَأَمَّا حَدِيثُ مُحَمَّدٍ فِي الْمُوَطَّاءِ فَهُوَ

اور حدیث امام محمد کی جو انکی کتاب موطا میں ہی سو وہ

ش ۲ یعنے ہشیم اور خالد اور ابن ادریس *

ش ۳ یعنے ان تینو ثقہ نے

ش ۴ یعنے روایت میں کلمہ ثم لا یعود کے یزید بن ابی زیاد سے *

مِنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَاِنْ

وہ مروی ہی عاصم بن کلیب سے اور وہ راوی ضعیف ہی اگرچہ

رَوَى عَنْهُ الْعُلَمَاءُ قَدْ ضَعَّفَهُ ابْنُ حِبَّانٍ

روایت کیا اسسے علما نے تحقیق ضعیف کہا اسکو ابن حبان نے

حَيْثُ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ شَكٌّ

اسطور پر کہ کہا ابن حبان نے روایت مین عاصم کے شک ہی

مَعَ اَنَّهُ مُعَارِضٌ بِمَا عَدَّ

باوجود اسکے کہ حدیث محمد کی مخالف ہی اس چیز کے کہ شمار کیا

مُحْيِ السُّنَّةِ مِنَ الْقَائِلِيْنَ بِالرَّفْعِ

امام محی السنہ نے ان لوگوں میں کہ قایل ہین رفع یدین کے

عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَذَكَرَ مِثْلَهُ

علی بن ابی طالب کو ش ۲ اور ذکر کیا مثل محی السنہ کے

التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاؤُدَ وَاَحْمَدُ وَغَيْرُهُمْ

ترمذی اور ابو داود نے اور امام احمد وغیرہم نے ش ۳

وَمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ حَكِيْمٍ

اور جو روایت ہی عبد العزیز بن حکیم سے

ش ۲ اور قول امام محی السنہ کا محدثین کے نزدیک معتبر زیادہ ہی *

ش ۳ اتنے بہت سے اماموں کی روایت کے روبرو امام محمد کی روایت کا کیا اعتبار *

فَيُعَارِضُهُ مَا رَوَى الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ

سو اسکے مخالف ہی روایت بخاری اور مسلم

وَغَيْرُهُمَا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ

وغیرہما کی ش ۲ نافع سے کہ بیشک عبداللہ بن عمر

اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ

جب شروع کرتے تھے نماز اللہ اکبر کہتے اور رفع یدین کرتے

وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ

اور جب رکوع میں جاتے رفع یدین کرتے اور جب

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ الخ

سمع اللہ لمن حمدہ کہتے رفع یدین کرتے آخر حدیث تک

وَكَذَا مَا اَخْرَجَ الطَّحَاوِيُّ عَنْ

اور اسی طور جو نکالا طحاوی نے

مُجَاهِدٍ وَاَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض

مجاہد سے ش ۳ اور لیکن روایت عبداللہ بن مسعود کی

فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فعل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ش ۲ بخاری اور مسلم کی روایت کے آگے عبدالعزیز کی روایت کا کیا اعتبار *

ش ۳ یعنے اسی طور سے تخریج طحاوی کی مخالف ہی بخاری اور مسلم کی تخریج کے

وَالشَّیخَینِ فَلَمْ یَثْبُتْ عِنْدَ
اور ابو بکر اور عمر کے سو ثابت نہ ہوئی

الْمُحَدِّثِینَ بَلْ ثَبَتَ عَنْ عُمَرَ
محدثین کے پاس بلکہ ثابت ہوا محدثین کے پاس عمر سے

خِلَافُہٗ کَمَا ذَکَرَہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَیْضًا ھٰکَذَا
خلاف اسکا جیسا کہ ذکر کیا ترمذی نے ش ۲ اور اسی طور

ذَکَرَہُ الْحَاکِمُ فِعْلَ الْعَشَرَۃِ الْمُبَشَّرَۃِ
ذکر کیا حاکم نے بھی رفع یدین کو فعل عشرہ مبشرہ کا ش ۳

وَقَدْ مَرَّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ الْمُبَارَکِ
اور تحقیق گذر چکا کہ عبد اللہ ابن مبارک نے

قَالَ لَا یَثْبُتُ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
کہا نہیں صحت کو پہنچتی حدیث عبد اللہ ابن مسعود کی

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ
کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ وَھٰذِہٖ
رفع یدین نہ کیا مگر پہلی بار اور یہہ

ش ۲ یعنی حضرت عمر کو ترمذی نے رفع یدین کے راویوں میں شمار کیا *

ش ۳ اور عشرہ مبشرہ میں ابو بکر اور عمر بھی داخل ہیں *

فالظاهر ان الحصر ليس حقيقيا

سو ظاہر ہی یہہ بات کہ یہہ حصر ش ۲ حصر حقیقی نہین

بل اضافي مع ان في النسخ

بلکہ حصر اضافی ہی ش ۳ باوجود اسکے کہ مشہور

المتداولة للمصنف ما يتادى

کتابو نمین ابو بکر بن ابی شیبہ کی وہ عبارت ہی

بخلاف ذلك وهو

کہ حاصل ہوتی ہی بخلاف اس عبارت کے ش ۴ اور وہ یہہ ہی

ما رواه ابن عباس بلفظ

جو روایت کیا اسکو ابن عباس نے اس عبارت سے

ترفع الايدي في سبعة مواطن اذا قام

کہ اٹھایا جاہئے ہاتھہ ساتھہ جگہہ ایک تو جب کھڑے رہے

الى الصلوة واذا رأى البيت

کوئی نماز پڑھنے اور دوسرے جب دیکھے بیت اللہ کو

وعلى الصفا والمروة وفي جمع وعند

اور صفا پر اور مروہ پر اور مزدلفہ مین اور کنکری مارتے

ش ۲ یعنے جو حصر کہ قول ابن عباس سے اثبات رفع الایدی اوسکا تہا *

ش ۳ یعنے حصر حقیقی جب ہوتا کہ رفع یدین منحصر ہوتا ساتھہ جگہہ مین جب رفع یدین قنوت اور عیدین مین سوا اس ساتھہ جگہہ کے ثابت ہی تو قول سے ابن عباس کے رفع یدین رکوع وغیرہ مین منع نہین ہوسکتا *

ش ۴ یعنے جو عبارت کہ استدلال على النسخ کی دلیلون مین وما اخرج ابو بکر بن ابی شیبہ اہ اوپر مذکور ہوئی *

الْجِمَارِ وَهُوَ لَا يَدُلُّ عَلَى الْحَصْرِ

جائے سو نہیں اور یہہ عبارت اصل کتاب کی ہرگز حصر پر

أَصْلًا كَمَا تَرَى وَالثَّانِي أَيِ

دلالت نہیں کرتی جیسا دیکھتا ہے تو اور دوسری

الْكَلَامُ فِي ثُبُوتِ النَّسْخِ

گفتگو یعنی گفتگو ثابت ہونے میں رفع یدین کی

مِنْ هٰذِهِ الدَّلَائِلِ فَنَقُولُ هٰذِهِ

منسوخیت کے اس دلیلوں سے سو کہتے ہیں ہم یہہ سب

الدَّلَائِلُ كُلُّهَا سِوَى قَوْلِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

دلیلیں عدم رفع کی سوائے ابن زبیر کے قول کے

أَنَّهُ كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ فَنُسِخَ وَسِوَى

کہ تھا رفع یدین شروع اسلام میں پھر منسوخ ہوا اور سوائے

قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَتَرَكَ

ابن مسعود کے قول کے اور چھوڑ دیا حضرت نے

فَتَرَكْنَا إِنَّمَا تَنْتَهِضُ حُجَّةً عَلَى

سو چھوڑ دیا ہم نے حجت نہیں ہو سکتیں مگر اس شخص پر

مَنْ قَالَ بِوُجُوْبِهٖ فَاِنَّ

کہ قائل ہو وجوب کا رفع یدین کے کیونکہ ایک دفعہ کے

التَّرْکَ مَرَّۃً یُنَافِیْہِ وَلَا تَنْتَہِضُ

چھوڑنے سے بھی وجوب باقی نہیں رہتا اور نہیں ہوتین

حُجَّۃً عَلٰی مَنْ یَقُوْلُ بِکَوْنِہٖ سُنَّۃً

وہ دلیلیں حجت اس شخص پر کہ قائل ہو رفع یدین کے سنت

مُؤَکَّدَۃً فَضْلًا عَلٰی مَنْ ذَھَبَ

موکدہ ہونیکا چہ جائیکہ حجت ہوں اس شخص پر کہ قائل ہو

اِلٰی کَوْنِہٖ سُنَّۃً غَیْرَ مُؤَکَّدَۃٍ لِاَنَّ السُّنَّۃَ

رفع یدین کے سنت غیر موکدہ ہونیکا کیونکہ سنت

الْمُؤَکَّدَۃَ اَیْضًا رُبَّمَا تَرَکَہُ النَّبِیُّ صلعم

موکدہ بھی کبھی حضرت نے چھوڑ دیا ہے

کَیْفَ وَقَدْ تَقَرَّرَ فِی الْاُصُوْلِ

کیونکر نہ قائل ہوکے ترک سنت موکدہ کے اصول میں تو

اَنَّ الْاِتْیَانَ بِفِعْلٍ بِغَیْرِ

قاعدہ بندھا ہے کہ کرنا پیغمبر کا کسی فعل کو ایک دفعہ بھی

تَرْكُهُ مَرَّةً دَلِيْلُ وُجُوْبِهِ

نہ چھوڑنا کر دلیل ہی اس فعلکے وجوب کی

فَلَابُدَّ مِنَ الْقَوْلِ بِتَرْكِ السُّنَّةِ الْمُؤَكَّدَةِ

پھر تو ضرور رہوا قائل ہونا سنت موکدہ کے ترک کا بھی

اَيْضًا اِلَّا اَنْ لَّا يَلْزَمَ الْوُجُوْبُ

تا کہ لازم نہ آوے واجب ہو جانا اسکا اس تقدیر پر باقی نہ رہا

فَلَا تَعَارُضَ بَيْنَ اَحَادِيْثِ

کچھ خلاف درمیان احادیث رفع یدین

الرَّفْعِ وَالتَّرْكِ وَاَمَّا الْاِسْتِدْلَالُ

اور ترک رفع کے ش١ اور جو دلیل پکڑتے ہین

بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ صَلَّيْتُ

قول کو عبد اللہ بن مسعود کے نماز پڑھائی مین نے

بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم عَلٰى عَدَمِ

تمکو جیسی نماز رسول صلعم کی آن حضرت صلعم کے عدم

رَفْعِهِ غَيْرُ قَوِيٍّ هٰهُنَا فَاِنَّهُ رُبَّمَا

یہ رفع پر سو قوی نہین اس مطلب پر کیونکہ بسا اوقات

ش١ کیونکہ جب رفع یدین احادیث صحیح صریحہ غیر منسوخہ سے ثابت ہوا اور ہم قائل ہوئے اسکے سنت غیر موکدہ ہونیکے بالغرض اگر عدم رفع کی حدیثین ثابت بھی ہون تو کیا قباحت ہی عدم رفع کی حدیث کو حمل کرینگے عدم وجوب و تاکید پر اور رفع کی حدیثکو سنت غیر موکدہ ہونے پر *

يُشَبَّهُ فِعْلٌ مُشْتَمِلٌ عَلٰى صِفَاتٍ

تشبیہ دیتے ہین ایک فعلکو جو اسمین کئی صفتین ہوا کرتی ہین

بِفِعْلٍ آخَرَ كَذٰلِكَ بِاعْتِبَارِ

ویسے ہی دوسرے ایک فعل سے اعتبار کرکے

اِشْتِرَاكِ اَكْثَرِ الصِّفَاتِ وَلَا

شریک ہونے کا اکثر صفتون کے اور پھر کبھی نہین

يُلْتَفَتُ اِلٰى عَدَمِ اشْتِرَاكِ بَعْضِ

دیکھتے نہ مشترک ہونے کی طرف بعض

الصِّفَاتِ سِيَّمَا الْاَعْدَامُ عَلٰى مَا

صفتون کے خصوصا جو صفت کہ عدمی ہووے بنا بر

يَشْهَدُ بِهِ الْوِجْدَانُ السَّلِيْمُ لٰكِنَّ

گواہی دیتی ہے اس بات پر طبع سلیم نے ش ۲ لیکن

الظَّاهِرَ اشْتِرَاكُ الْجَمِيْعِ مَا لَمْ

ظاہر عبارت سے مشترک ہونا تمام صفتون کا

يَقُمْ دَلِيْلٌ عَلٰى خِلَافِهِ

مفہوم ہوتا ہی جبتک قائم نہ ہو دوسری دلیل اسکے خلاف

ش ۲ یعنی اس امر پر طبع سلیم گواہی *

فقول ابن مسعود رض ظاهر في

سو قول ابن مسعود کا ظاہر الدلالت ہی

عدم رفع النبي صلعم والاحاديث

بیچ عدم رفع میں اور حدیثیں رفع یدین کی

السابقة منصوص على رفعه فلا يعارضها

جو گذر چکیں نص ہیں بیچ رفع پر آپ حضرت کے سو معارضہ نہ رسکا ان کا ش ۲

ش ۲ یعنے رفع یدین کی حدیثون کا *

قوله على تقدير فرض التعارض

قول ابن مسعود کا اس تقدیر پر کہ فرض کریں تعارض

بينهما والا فلا وجه للتعارض

درمیان ان دونوں کے اور نہیں تو کچھ وجہ تعارض کی نہیں

فان قوله لا يدل على

کیونکہ قول عبداللہ ابن مسعود کا نہیں دلالت کرتا اس بات پر کہ

صلوة النبي صلعم لم يكن الا كذلك

نماز نبی صلعم کی نہ تھی مگر ایسی ہی ش ۳

ش ۳ یعنے بغیر رفع یدین کے *

وكذا حديث براء ابن العازب

اور اسی طور حدیث براء ابن عازب کی

إِنْ سَلَّمْنَا صِحَّةَ قَوْلِهِ

اگرچہ مان بھی رکھیں ہم صحیح ہونا اسکے قول کے

ثُمَّ لَا يَعُوْدُ وَاَعْرَضْنَا عَنِ التَّاوِيْلِ

کہ پھر دوبارہ نکرتے اور در گذر کریں مشہور

الْمَشْهُوْرِ اَنَّ مَعْنٰى لَا يَعُوْدُ عَدَمُ الرَّفْعِ

تاویل سے جو یہ ہی کہ معنے لا یعود کے ہاتھ نہ اٹھانا ہی

فِي ابْتِدَاءِ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَمَا كَانَ

شروع میں دوسری رکعت کے جیسا تھا

فِي الْاُوْلٰى كَمَا ذَكَرَهُ صَاحِبُ

شروع میں پہلی رکعت کے جیسے کہ مذکور کیا اس تاویل کو صاحب

الْفُتُوْحَاتِ وَنَظَرْنَا اِلَى اسْتِمْرَارِ

فتوحات نے اور خیال کریں ہمیشگی کی طرف

الْمُضَارِعِ الْمُسْتَفَادِ مِنْ قَوْلِهِ لَا يَعُوْدُ

مضارع کی کہ سمجھی جاتی ہی اسکے قول سے لا یعود

بِصِيْغَةِ الْمُضَارِعِ لَا يَدُلُّ

جو مضارع کے صیغہ سے ہی تب بھی نہیں دلالت کرتی

إِلَّا عَلٰی أَنَّ بَرَاءَ بْنَ الْعَازِبِ

حدیث براء کی مگر اتنی بات پر کہ براء بن عازب نے

لَمْ یَرَ رَفْعَ النَّبِيِّ صلعم وَلَا یَلْزَمُ

نہ دیکھا ہاتھ اٹھانے کو نبی صلعم کے اور نہیں لازم آتا

مِنْهُ عَدَمُ رَفْعِهٖ مُطْلَقًا وَالْمُدَّعِيْ

اس سے ہاتھ نہ اٹھانا حضرت کا مطلق اور جو کوئی دعوی کرتا ہے رفع کا

یُثْبِتُ بِرَفْعِهٖ مَرَّةً أَیْضًا وَقَدْ حَکٰی

ثابت کرے گا رفع حضرت کا ایکبار کے رفع سے بھی اور تحقیق نقل کی

بَعْضُ الضَّابِطِیْنَ لَاسِیَّمَا الرَّافِعِیْنَ

بعضے ضبط میں رکھنے والے احادیث کے خصوصا رفع یدین کرنے والے

مِنَ الصَّحَابَةِ وَغَیْرِهِمْ أَنَّ بَرَاءَ بْنَ

اصحاب میں سے اور انکے سوا بھی کہ براء بن

الْعَازِبِ مِنْ رُوَاةِ الرَّفْعِ أَیْضًا وَالْبَاقِيْ

عازب رفع کے بھی راویوں سے ہی اور باقی

کُلُّهَا آثَارُ الصَّحَابَةِ وَقَدْ سَلَفَ

یہ سب دلیلیں عدم رفع کی آثار صحابہ ہیں اور گذر چکا

فِي الْمُقَدِّمَةِ اَنَّ فَهْمَ الصَّحَابِيِّ

مقدمے میں کتاب کے کہ سمجھ صحابی کی

لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلٰى اَنَّهُ لَمْ يُنْقَلْ

حجت نہیں علاوہ اسکے یہ کہ نہ نقل کی گئی

عَنْ اَحَدٍ مِنْهُمُ النَّسْخُ اِلَّا عَنِ ابْنِ

صحابہ میں کے کسی سے منسوخیہ رفع کی مگر جو روایت ہی ابن

الزُّبَيْرِ صَرِيْحًا وَابْنِ مَسْعُوْدٍ الْتِزَامًا

زبیر سے صراحۃً اور ابن مسعود سے التزاماً ش ۲

بَلْ لَا تَدُلُّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ عَلٰى اَنَّهُمْ

بلکہ نہیں دلالت کرتیں یہ روایتیں اسپر بھی کہ وہ صحابہ

لَا يَرْفَعُوْنَ اَبَدًا بَلِ الْمُسْتَفَادُ مِنْ هٰذِهِ

ہمیشہ رفع یدین نہ کرتے تھے بلکہ جو مفہوم ہوتا ہی

الرِّوَايَاتِ هُوَ عَدَمُ الرَّفْعِ فَقَطْ اَيْ

اس روایتوں سے فقط عدم رفع ہی یعنے

لَا دَوَامُهُ وَلَا عَدَمُ دَوَامِهِ

نہ تو مفہوم ہوتا ہی ہمیشہ کا رفع اور نہ تو نہ کرنا رفع کا ہمیشہ

ش ۲ انمیں کسی صحابے سے منسوخیہ رفع یدین کی منقول نہیں اگر ہی تو ابن زبیر سے کہ قول اسکا جو نقل کرتے ہیں وہ نسخ صاف دلالت کرتا ہی رفع یدین کے نسخ پر یہاں ساند اسکی محدثین کے یہاں ناسخ ہیں تا ابن مسعود سے ازحسن کرتے ہیں انسے اس قول کو وترک نہ کرنا اور یہ قول بھی گرچہ صاف دلالت نہیں کرتا مگا ظاہر عبارت سے لازم ہولی ہی منسوخیہ کیونکہ معنے اسکے یہ ہیں حضرت کے ترک سے ہمنے منسوخیہ سمجھا اور چھوڑ دیا لیکن سمجھ صحابی کی حجت نہیں

وَاِذَا ضممت هٰذه الرِّوَايَاتُ اِلَى

اور جب ملائی جاوین یہہ روایتیں عدم رفع کی

الرِّوَايَاتِ المُعَارِضَة لَهَا الدَّالَّة

ان روایتوں کے ساتھہ کہ مخالف ہیں انکی دلالت کرتی ہیں

عَلَى رَفْعِهِمْ يثبت اَنَّهُمْ

رفع یدین پر اصحاب کے ثابت ہوگا یہہ کہ صحابہ نے

رَفَعُوا مرة وَتَرَكُوا اُخْرَى وَهُوَ عَين

کبھی تو رفع یدین کیا اور کبھی نکیا اور یہہ عین

المُدَّعَى وَاَمَّا قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

مطلب ہے اور جو قول ابن مسعود کا ہی ش ٢

وَتَرَكَ فَتَرَكْنَا فَالْمُسْتَفَادُ

اور ترک کیا حضرت نے سو ہمنے ترک کیا سو مطلب اسکا

مِنْهُ هُوَ اَنَّ النَّبِيَّ صلعم تَرَكَ وَفَهِمْنَا مِنْهُ

یہی ہے کہ نبی صلعم نے ترک کیا اور سمجھا ہمنے اسے

النَّسْخَ فَالنَّسْخُ هُوَ فَهْمُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

منسوخیہ رفع کی پھر منسوخیہ ابن مسعود کی ہی سمجھہ ہے ش ٣

ش ٢ یہاں سے جواب ہی ابن مسعود کے قول کا ترک فترکنا کہ دلالت التزامی اسے نکلتی ہی رفع یدین کی منسوخیہ پر *

ش ٣ کچھہ حضرت نے کسی سے نہیں فرمایا کہ رفع یدین کو میں نے منسوخ کیا اور حضرت کا بھی ترک ہمیشہ کرنا ثابت نہیں ہوتا اس قول سے کیونکہ ابن مسعود ہمیشہ ہر وقت

وَقَدْ سَلَفَ اَنَّهُ لَيْسَ بِحُجَّةٍ

اور یہ گذر چکا کہ فہم صحابی حجت نہیں

سِيَّمَا اِذَا خَالَفَهُ فَهْمُ صَحَابِيٍّ

خصوصاً جب اسکے مخالف پڑے سمجھ دوسرے صحابی کی

آخَرَ وَاَمَّا مَا يُفْهَمُ مِنْ قَوْلِهِ فَتَرَكْنَا

اور جو سمجھا جاتا ہی قول سے ابن مسعود کے پھر چھوڑ دیا

مِنَ الْاِجْمَاعِ عَلَى التَّرْكِ

ہمنے اجماع ترک پر رفع کے

فَقَوْلُهُ ظَاهِرٌ فِى الدَّلَالَةِ عَلَى الْاِجْمَاعِ

سو قول اسکا ظاہر ہی دلالت میں اجماع پر

وَالْآثَارُ الْمُعَارِضَةُ لَهُ

اور دوسرے صحابہ کے آثار جو مخالف ہیں ابن مسعود کے

نُصُوْصٌ فَلَا يُعَارِضُهَا

قول کے نص ہیں اجماع پر صحابہ کے رفع پر سو نہیں معارض ہو سکتا

وَاَمَّا قَوْلُ ابْنِ الزُّبَيْرِ

ایک کا قول بہت سے آثار کا اور لیکن قول ابن زبیر کا ش ۲

میں ہر مکان میں ساتھ ہیں رہے بلکہ اتنا معلوم ہوتا ہی اس قول سے کہ اول میں ابن مسعود رفع دیکھتے تھے پھر دیکھنا اتفاق نہ ہوا اسے انھوں نے منسوخیہ سمجھا ہو *

ش ۲ جواب ابن زبیر کے قول کا و نسخ کا نص ہی رفع یدین کی منسوخیہ پر *

وَنَسْخ فَهُوَ نَصٌّ فِي النَّسْخِ عَلٰی

اور منسوخ ہوا رفع یدین سو وہ نص ہی منسوخیہ میں رفع کی

مَا تَقَرَّرَ فِي الْاُصُوْلِ لٰكِنْ لَمْ يُوْجَدْ

موافق قاعدۂ مقررہ کے اصول میں لیکن نہ پائی گئی

لَهُ اَصْلٌ عِنْدَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَالنَّاسِخِ

اسکی کچھ اصل محدثین کے پاس اور ناسخ کو

لَابُدَّ لَهُ مِنْ مُسَاوَاتِهِ لِلْمَنْسُوْخِ

ضرور چاہئے برابری منسوخ کی

فِي الشُّهْرَةِ وَالدَّلَالَةِ فَكَيْفَ يُنْسَخُ

شہرت میں اور دلالت میں سو کیونکر منسوخ ہوئیگی

بِمِثْلِ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِيْ هُوَ

مثل قول ابن مسعود سے جو وہ

قَاصِرٌ فِي الدَّلَالَةِ وَبِمِثْلِ هٰذَا الْقَوْلِ

کم ہی دلالت میں اور مثل قول ابن زبیر سے

اَلَّذِيْ لَا يَعْرِفُهُ اَحَدٌ مِنَ الثِّقَاتِ

نہیں پہچانتا ایکو کوئی ثقہ

اَلْاَحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةُ المشهورة

وہ صحیح حدیثیں جو مشہور ہیں

رَوَاهَا ثِقَاتٌ عَنْ ثِقَاتٍ وَالْحَاصِلُ

کہ روایت کیا انکو ثقہ محدثوں نے ثقہ راویوں سے اور حاصل

اَنَّهُ لَمْ يُنْقَلْ فِيْ بَابِ التَّرْكِ اِلَّا

یہ کہ منقول نہ ہوئے ترک رفع کے باب میں مگر

اَفْعَالُ النَّبِيِّ صلعم اَوْ اَفْعَالُ الصَّحَابَةِ

افعال نبی صلعم کے یا افعال صحابہ کے

وَالْفِعْلُ لَا عُمُوْمَ لَهٗ فَلَا يَثْبُتُ اِلَّا

اور فعل کو عموم نہیں سو نہ ثابت ہوگا اس فعل سے مگر

تَرْكُهُمْ اَحْيَانًا وَاِذْ ضُمَّ اِلَيْهَا

چھوڑنا صحابہ کا کبھی رفع یدین کو اور جب ملائی جاویں انکے

اَلْاَحَادِيْثُ وَالْآثَارُ الدَّالَّةُ

وہ حدیثیں اور آثار کہ دلالت کرتے ہیں

عَلَى الرَّفْعِ يُفِيْدُ عَيْنَ الْمُدَّعَا

رفع پر فائدہ دیگا ذات مدعا کو

إِذْ تَرْكُ السُّنَّةِ الْغَيْرِ الْمُؤَكَّدَةِ لَيْسَ
کیونکہ ترک سنت غیر موکدہ کا دلیل نہیں

نَسْخًا لَهُ بَلْ لَابُدَّ مِنْ تَرْكِهَا
اسکے منسوخیہ پر بلکہ ضروری رسول کو ترک سنت غیر موکدہ کا

اَحْيَانًا حَتّٰى يَثْبُتَ كَوْنُهَا غَيْرَ مُؤَكَّدَةٍ
کبھی کبھی تا کہ ثابت ہو اسکا غیر موکدہ ہونا

ثُمَّ اِنَّ مِنَ الصَّحَابَةِ مَنْ كَانَ يَتْرُكُ السُّنَنَ
پھر بعضے صحابہ ایسے بھی تھے کہ ترک کرتے سنتوں کو

بِحَضْرَةِ النَّبِيِّ صلعم كَمَا يَدُلُّ
حضور میں نبی صلعم کے جیسا کہ دلالت کرتا ہے

عَلَيْهِ قَوْلُهُ لَهُمْ عِنْدَ
اس بات پر قول حضرت کا صحابہ کے لئے اس وقت میں

قَضَاءِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَنْ كَانَ
کہ قضا ہو گئی تھی فرض نماز فجر کی جو کوئی

يُصَلِّيْ مِنْكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ
پڑھتا ہو تم میں سے دو رکعت فجر کے پہلے کی

فَلْيَصِلْ فَعُلِمَ مِنْ هٰذَا اَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا كُلُّهُمْ

سو بڑھے سو معلوم ہوا اسسے کہ سب صحابہ

يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَهُمَا

پڑھتے نہ تھے دو رکعت قبل الفجر کی حالانکہ وہ دو رکعت

اَوْكَدُ السُّنَنِ فَكَيْفَ

اور سنتوں سے زیادہ موکدہ ہیں پھر کیا ثابت ہوگا

بِالسُّنَنِ الْغَيْرِ الْمُؤَكَّدَةِ وَكَانَ

ہمیشہ ادا کرنا صحابہ کا غیر موکدہ سنتوں کو اور بعضے

مِنَ الصَّحَابَةِ مَنْ لَّا يَثْبُتُ عِنْدَهُ سُنِّيَتُهُ

صحابہ ایسے تھے کہ نہ ثابت ہوا تھا انکے پاس سنت ہونا رفع یدین کا

فَلَا يَفْعَلُهَا وَلَا يَلْزَمُ

سو وہ ادا نہ کرتے تھے سنت کو رفع کی اور نہیں لازم آتا

مِنْ عَدَمِ فِعْلِهٖ بُطْلَانُ سُنِّيَتِهٖ كَمَا قَالَ

اسکے نکرنے سے باطل ہونا اسکے سنت ہونیکا جیسے کہ کہا

اَبُوْسُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ

ابو سلیمان خطابی نے سو جائز ہے یہہ

يَذْهَبَ ذٰلِكَ اَيْ رَفْعُ الْيَدَيْنِ عَلَيْهِ

مخفی رہا ہو وہ امر یعنی رفع یدین اس پر

اَيْ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَمَا قَدْ ذَهَبَ عَلَيْهِ

یعنی ابن مسعود پر جیسا مخفی رہگیا اس پر

اَلْاَخْذُ بِالرُّكْبَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَكَانَ

ہاتھ رکھنا گھٹنوں پر رکوع میں اور تمام عمر

يُطَبِّقُ يَدَيْهِ عَلَى الْاَمْرِ الْاَوَّلِ

دونو ہاتھ ملا کر ران میں رکھتے تھے موافق دستور کے

وَخَالَفَ الصَّحَابَةَ كُلَّهُمْ

اور مخالفت کی ابن مسعود نے سب صحابہ سے

فِيْ ذٰلِكَ الْمَقَامُ السَّادِسُ بَيَانُ عَدَمِ

اس مسئلے میں چھٹا مقام بیان ہے کرنا ہی

الْاِجْمَاعِ عَلٰى تَرْكِهٖ وَهُوَ

اجماع نہ ہونے کا ترک رفع پر اور یہ بات

غَنِيٌّ عَنِ الْبَيَانِ فَاِنَّهُ جَدِيْر

حاجت نہیں رکھتی بیان کی کیونکہ رفع یدین سزاوار اسکے ہی

بِاَنْ يُدَّعىٰ عَلٰى فِعْلِهِ الْاِجْمَاعُ
کہ کوئی مبالغہ سے دعوی کرے تو کرے کنا ہی اجماع کا

مُبَالَغَةً وَنَحْنُ نَذْكُرُ اَسْمَاءَ بَعْضِ
رفع یدین کرنے پر اور ہم ذکر کرتے ہیں نام بعضون کے (ش ۲

الْقَائِلِيْنَ بِالرَّفْعِ لِيَكُوْنَ اُنْمُوْذَجًا لِمَا
جو قایل ہیں رفع یدین کے تا کہ نمونہ ہو

بَقِيَ فَنَقُوْلُ عَدَّ مُحْيِي السُّنَّةِ
باقیوں کے لیے سو ہم کہتے ہیں شمار کیا محیی السنہ نے

مِنْهُمْ اَبَا بَكْرٍ وَعَلِيًّا وَالتِّرْمِذِيُّ ابْنَ عُمَرَ
انمیں سے ابو بکر اور علی کو اور ترمذی نے عبداللہ بن عمر

وَجَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ
اور جابر ابن عبد اللہ اور ابو ہریرہ اور عبداللہ

ابْنَ الزُّبَيْرِ وَعَدَّ التِّرْمِذِيُّ مِنَ التَّابِعِيْنَ
ابن زبیر کو اور شمار کیا ترمذی نے تابعین سے

الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ وَعَطَاءً اَوْطَاؤُسًا
جو قائل رفع یدین کے ہیں حسن بصری اور عطاء اور طاؤس

ش ۲ یعنی نام بعضے اصحاب اور تابعین اور مجتہدین کے جو قائل ہیں رفع یدین کے *

وَمُجَاهِدًا وَنَافِعًا وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ

اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبد اللہ بن عمر

وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَمُحْيِي السُّنَّةِ ابْنَ

اور سعید بن جبیر کو اور محیی السنہ نے محمد ابن

سِيرِيْنَ وَقَتَادَةَ وَقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ

سیرین اور قتادہ اور قاسم بن محمد

وَمَكْحُولًا وَعَدَّ التِّرْمِذِيُّ مِنَ الْفُقَهَاءِ

اور مکحول کو اور شمار کیا ترمذی نے مجتہدین سے جو قائل ہیں رفع کے

عَبْدَ اللهِ ابْنَ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيَّ

امام عبد اللہ ابن مبارک اور امام شافعی

وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَمُحْيِي السُّنَّةِ

اور امام احمد اور امام اسحاق کو اور محیی السنہ نے

الْأَوْزَاعِيَّ وَمَالِكًا وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ

امام اوزاعی اور امام مالک کو اور کہا محیی السنہ نے

وَهٰذَا قَوْلُ مَالِكٍ فِي آخِرِ أَمْرِهِ

اور یہہ قول ہی امام مالک کا انکی آخیر عمر میں

قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اِلٰى اَنَّ رَفْعَ

کر گئی ہی عقل بعضے عالمونکی اس بات پر کہ ہاتھہ اٹھانا

الْاَيْدِيْ فِيْ صَلٰوةٍ فِيْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ

نماز میں اس مواضع مذکورہ میں

وَاجِبٌ كَمَا ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْفُتُوحَاتِ

واجب ہی جیسا کہ ذکر کیا اسکا صاحب فتوحات نے

وَغَيْرُهُ وَعِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

اور سوا اسکے اور بہت سے عالمون کے پاس

سُنَّةٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِيُّ قَالَ

سنت ہی کہا امام ابو عبد اللہ بخاری نے کہا

عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

علی بن مدینی نے لازم ہی مسلمانون پر

اَنْ يَّرْفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ بِحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ

رفع یدین کرنا بسبب حدیث زہری کے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّا لَا يَسَعُهُ

سالم سے عبد اللہ بن عمر سے اور سوائے انکے (ش ۲

ش ۲ یعنی سوائے اُن اصحابہ اور تابعین اور مجتہدین کے کہ جنکے نام مذکور ہو چکے *

اَلْمَقَامُ ذِكْرُهُمْ وَقَدْ تَعَارَضَ

انہے ہیں کہ گنجایش نہیں رکھتا یہ مقام انکے ذکر کی اور معارض بھی

عَنْ بَعْضِهِمُ الْآثَارُ لَكِنَّ الْمُعَارِضَاتِ

ہوئے ہیں اقوال اُنکے بعضوں سے ش ۲ لیکن معارضات

لَا تَقْوٰى مِثْلَ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ

قوی نہیں جیسے یہ آثار مذکورہ رفع کے

ذَكَرْنَاهَا مَعَ اَنَّهٗ لَا يُنَافِي الْمُدَّعٰى

باوجود اسکے کہ معارضات رفع یدین کے ہمارے دعوی کے

كَمَا سَلَفَ وَقَالَ ابْنُ الْحَاجِبِ

خلاف نہیں جیسا کہ گذر چکا یہ مضمون اور کہا ابن حاجب

فِيْ مُخْتَصَرِهٖ فِي الْفِقْهِ لَا اَعْرِفُ

اپنی مختصر میں جو کتاب فقہ کی ہی میں نہیں پہچانتا

رَفْعَ الْيَدَيْنِ وَقِيْلَ سُنَّةٌ لَكِنْ

رفع یدین کو اور دوسروں نے کہا ہی کہ سنت ہی لیکن

تَقْوٰى رِوَايَةُ كَوْنِهٖ سُنَّةً بِقَوْلِ

قوی ہی روایت اُسکے سنت ہونے کی قول سے

ش ۲ یعنی اقوال بعض صحابہ اور تابعین اور مجتہدین کے مخالف بھی آئے ہیں ان صحابہ اور تابعین اور مجتہدین کے جو قائل ہیں رفع یدین کے *

مُحْيِ السُّنَّةِ اَنَّ مَالِكًا فِي آخِرِ اَمْرِهٖ

محی السنہ کے کہ امام مالک اپنی اخیر عمر میں

ذَهَبَ اِلٰى سُنِّيَّتِهٖ كَمَا يَدُلُّ

قائل ہوئے ہیں رفع یدین کے سنت ہونیکے جیسا کہ دلالت کرتی ہے

عَلَيْهِ حَدِيْثُ الْمُوَطَّا وَالْمَقَامُ السَّابِعُ اَنْ

اُسپر حدیث موطاء مالک کی اور ساتھواں مقام یہ کہ

الْاِدَامَةَ عَلَى السُّنَّةِ الْغَيْرِ الْمُؤَكَّدَةِ

دوام کرنا سنتہ غیر موکدہ پر

مَمْدُوْحَةٌ يُثَابُ بِهَا لِاِجْمَاعِ السَّلَفِ

اچھی بات ہی ثواب پایگا اس میں واسطے اگلے اور پچھلونکے

وَالْخَلَفِ عَلٰى اَنَّ الْمُدِيْمَ عَلٰى صَلٰوةِ

اجماع کے اس بات پر کہ ہمیشگی کرنے والا

الضُّحٰى مَثَلًا وَالْاِشْرَاقِ وَاَرْبَعٍ

چاشت کی نماز پر مثلا اور اشراق کی نماز اور عصر کے

قَبْلَ الْعَصْرِ وَقِرَاءَةِ الطِّوَالِ

پہلے کی چار رکعت پر اور طوال مفصل جو سورتیں

مِنَ الْمُفَصَّلِ اَفْضَلُ مِنْ تَارِكِهَا مَعَ

ہیں انکے پڑہنیوالے بہتر ہیں تارک سے ان سنتوں کے

اَنَّهَا غَيْرُ مُؤَكَّدَةٍ وَهٰذَا الْمَطْلَبُ

باوجود اسکے کہ یہ سب غیر موکدہ ہیں اور یہہ مضمون

اَظْهَرُ مِنْ اَنْ يُشْتَغَلَ بِاِثْبَاتِهٖ

اتنا ظاہر ہے کہ اسکے ثابت کرنے میں مشغول ہونا ضرور نہیں

وَالْمَقَامُ الثَّامِنُ اَنَّ تَارِكَ السُّنَّةِ

اور آٹھوان مقام یہہ ہے کہ سنت

الْغَيْرِ الْمُؤَكَّدَةِ غَيْرُ مُلَامٍ وَهُوَ اَيْضًا

غیر موکدہ کا تارک ملامت نہیں کیا جاتا اور یہہ بات بھی

بِالْاِجْمَاعِ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ تِلْكَ السُّنَنِ

اجماع سے ہی اسپر کہ تارک ان سنتوں کا سزاوار

غَيْرُ مُلَامٍ وَمَا يَتَوَهَّمُ مِنْ اَنَّ عَدَمَ الرَّفْعِ

ملامت کا نہیں اور جو وہم کرتے ہیں کہ عدم رفع بھی تو

اَيْضًا سُنَّةٌ فَيُثَابُ تَارِكُ الرَّفْعِ اَيْضًا

سنت ہے پھر ثواب پاوے گا تارک رفع بھی

شروع سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک طوال مفصل کہتے ہیں

فَقَدْ مَرَّ ذِكْرُهُ فِي اَوَّلِ الْكَلَامِ اِلَّا اَنَّ

سو گذر چکا امر کا جواب کتاب کے شروع میں مگر

يُرَادَ بِالسُّنَّةِ الطَّرِيقَةُ الْمَسْلُوكَةُ فِي عَهْدِ

یہہ کہ ارادہ کیا جاوے سنت سے طریقہ جس پر چلا گیا

النَّبِيِّ صلعم فَمَعْنى كَوْنِ الْعَدَمِ

نبی صلعم کے زمانے میں سو معنے عدم کے

سُنَّةً مَعَ كَوْنِ الْفِعْلِ سُنَّةً اَنَّهُ صلعم

سنت ہو سکنے باوجود فعل کے سنت ہو سکنے کے یہہ ہیں کہ آنحضرت صلعم

كَانَ يَكْتَفِي بِعَدَمِهِ اَيْضًا وَلَا شَكَّ اَنَّ

بس کرتے تھے عدم رفع پر بھی اور کچھ شک نہیں

مِثْلَ هٰذِهِ السُّنَّةِ لَا يُثَابُ فَاعِلُهُ فَاِنَّ

کہ ایسی سنتوں کا فاعل ثواب نہیں پاتا کیونکہ

مُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمْعَةِ اِنَّمَا

دو رکعت پڑھنے والا بعد جمعہ کے بس

يُثَابُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ صَلّٰهُمَا

ثواب پاوے گا دو رکعت کا جو پڑھے

لَا عَلٰی تَرْكِ الْاٰخَرِيْنَ

نہ کہ ثواب پانے کا دو رکعت کے چھوڑنے پر

نَعَمْ يَكْفِيْهِ فِيْ اِتِّبَاعِ النَّبِيِّ صلعم

ہاں بسر کرتے ہیں اسکو تابعداری میں نبی صلعم کی

تِلْكَ الرَّكْعَتَانِ وَمُصَلِّي الْاَرْبَعَةِ

وہ دو رکعت اور چار رکعت پڑھنے والا

فَثَوَابُهٗ اَكْمَلُ مِنْ ثَوَابِ الْاَوَّلِ اَلْمَقَامُ

سو اسکا ثواب بہت ہی دو والے کے ثواب سے نواں مقام

التَّاسِعُ فِيْ دَفْعِ الْاِعْتِرَاضَاتِ

دور کرنے میں ہی ان اعتراضوں کے

الْوَارِدَةِ عَلَى الرَّافِعِيْنَ الْاِعْتِرَاضَاتُ

جو آتے ہیں رفع یدین کرنیوالوں پر جو اعتراض

الْوَارِدَةُ عَلَيْهِمْ اِمَّا اُوْرِدَتْ عَلَيْهِمْ

کہ آتے ہیں ان لوگوں پر یا تو علی العموم وارد ہیں

عُمُوْمًا اَيْ عَلٰی كُلِّ رَافِعٍ اَوْ خُصُوْصًا

یعنے ہر رفع یدین کرنیوالے پر یا علی الخصوص

أَيْ عَلَى الْحَنَفِيَّةِ مِنْهُمْ أَعْنِي الَّذِيْنَ

یعنی حنفی مذہب کے لوگوں پر اعتراض ہے یعنی انلوگوں پر

يَرْفَعُوْنَ أَيْدِيَهُمْ وَهُمْ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ

کہ اٹھاتے ہیں اپنے ہاتھ اور وہ مذہب حنفی کے موافق عمل کرتے ہیں

فِيْ أَكْثَرِ الْأَفْعَالِ فَالْأَوَّلُ قَالُوْا

بہت سے کاموں میں پھر پہلے اعتراضات شش ۲ یہ ہیں کہ کہا ہے

شش ۲ یعنی اعتراضات علی العموم سبھی ہاتھ اٹھانے والوں پر *

أَقْوَى الرِّوَايَاتِ الَّتِيْ اسْتَدَلَّ بِهَا

جتنی روایتیں کہ دلیل پکڑتے ہیں

الرَّافِعُوْنَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ

رفع یدین کرنیوالے سب سے قوی ہے حدیث زہری کی

عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَمَا سَلَفَ فِيْ

سالم سے ابن عمر سے جیسا کہ گذر چکا یہ مضمون

قَوْلِ ابْنِ الْمَدِيْنِيِّ حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

قول میں ابن مدینی کے لازم ہے مسلمانوں پر

أَنْ يَرْفَعُوْا أَيْدِيَهُمْ لِحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ

رفع یدین کرنا زہری کی حدیث کے واسطے

وَقَدْ قَالَ مُجَاهِدٌ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ ابْنِ عُمَرَ

اور مجاہد نے کہا ہی کہ میں نے نماز پڑھی ابن عمر کے ساتھ

فَلَمْ يَرْفَعْ اَيِ ابْنُ عُمَرَ يَدَيْهِ اِلَّا اَوَّلَ مَرَّةٍ

سو نہ اُٹھایا یعنی ابن عمر نے اپنے ہاتھ سوا پہلی بار کے

وَقَدْ تَقَرَّرَ اَنَّ صَحَابِيًّا اِذَا رَوٰى

اور مقرر ہو چکا ہی کہ صحابی جب روایت کرے

حَدِيْثًا وَلَمْ يَعْمَلْ بِهٖ سَقَطَ الْحَدِيْثُ

کسی حدیث کو اور خود عمل نکرے اسپر تو ساقط ہوتی ہی حدیث

مِنَ الْحُجَّةِ فَنُجِيْبُهُمْ اَنَّهُ اِنَّمَا

حجت ہونے سے سو ہم جواب دیتے ہیں کہ قول مجاہد کا

يَنْتَهِضُ عَلَيْنَا لَوْ قُلْنَا

اس صورت میں حجت ہو سکتا ہمپر کہ ہم قائل ہوتے اسبات کے

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَوٰى وُجُوْبَ الرَّفْعِ

کہ ابن عمر نے روایت کیا رفع یدین کے واجب ہونیکو

وَنَحْنُ لَا نَقُوْلُ بِهٖ لِاَنَّ مُجَاهِدًا

اور ہم قائل وجوب کے نہیں ہیں اس لئے کہ مجاہد نے

إِنَّمَا حَكٰى فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ وَلَا

تو بس حکایت کیا ابن عمر کے فعل کو اور فعل کو

عُمُوْمَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ اِنَّهٗ كَانَ

عموم نہیں کیونکہ مجاہد نے نہیں کہا ابن عمر رفع یدین

لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اَبَدًا بَلْ اِنَّمَا حَكٰى صَلٰوةً

نہ کرتا تھا ہمیشہ بلکہ حکایت کیا کسی خاص نماز کو

مَخْصُوْصَةً عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ سَبَقَ حَدِيْثُ

علاوہ اسکے یہ کہ اوپر گذر چکی حدیث

سَالِمٍ وَنَافِعٍ اَنَّهٗ صَلّٰى ابْنُ عُمَرَ

سالم کی اور نافع کی کہ نماز پڑھی ابن عمر نے

فَرَفَعَ يَدَيْهِ اه وَهُوَ حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ

پھر رفع یدین کیا آخر تک اور وہ حدیث مشہور ہی

فَاِذَا جَمَعْنَا كِلَا الْاَثَرَيْنِ

پھر جب جمع کریں ہم مجاہد کے قول کو اور سالم و نافع

حَصَلَ مَطْلُوْبُنَا وَهُوَ اَنَّهٗ رَفَعَ مَرَّةً

کے قول کو تو حاصل ہوگا مقصود ہمارا کہ ابن عمر نے کبھی

وَتَرَكَ أُخْرٰى فَصَارَ دَلِيْلُكُمْ حُجَّةً لَنَا

رفع یدین کیا اور کبھی نہ کیا سو ہوئی تمھاری دلیل ہماری دلیل

لَا عَلَيْنَا وَقَالُوْا أَيْضًا اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ

نہ ہم پر اور یہ بھی کہا ہی کہ رفع یدین مشہور

مَشْهُوْرًا فِيْ قَرْنِ الصَّحَابَةِ وَكَانَ

نتھا زمانے میں صحابہ کے اور نکرتے

لَا يَفْعَلُ اَكْثَرُهُمْ بَلْ اِنَّمَا يَفْعَلُهُ

تھے اکثر صحابہ بلکہ بعضے کرتے تھے

بَعْضُهُمْ اَحْيَانًا عَلٰى مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُ

کبھی کبھی بنا اسکے کہ دلالت کرتا ہی اس بات پہ

مَيْمُوْنٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ رَأَيْتُ ابْنَ

میمون مکی کا کہنا ابن عباس کو میں نے دیکھا ابن

الزُّبَيْرِ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ اَرَ اَحَدًا يُصَلِّيْهَا

زبیر کو ایسی نماز پڑھتے کہ نہ دیکھا کسی کو پڑھتے

وَلَوْ كَانَ هٰذِهِ السُّنَّةُ غَيْرَ مَنْسُوْخَةٍ

اور اگر ہوتا رفع یدین سنتہ غیر منسوخہ

لَا يُسْتَبْعَدُ اَنْ يَتْرُكَهَا الْاَكْثَرُوْنَ

تو دور ہی عقل سے رفع یدین چھوڑ دینا اکثر لوگوں کا

فَنُجِيْبُهُمْ بِمَنْعِ لُزُوْمِ ذٰلِكَ مِنْ

سو جواب ہم دیتے ہیں کہ لازم نہیں آتا منسوخ ہونا

عَدَمِ رُؤْيَةِ مَيْمُوْنٍ اَحَدًا يَفْعَلُهَا

نہ دیکھنے سے میمون کے کسیکو رفع یدین کرتے ہوئے

لِاَنَّ مَيْمُوْنًا لَمْ يَرَ صُحْبَةَ الْكِبَارِ

کیونکہ میمون نے نہیں دیکھا صحبتہ اصحاب کبار کی

الصَّحَابَةِ وَلَمْ يَثْبُتْ رِوَايَتُهُ عَنْهُمْ

اور ثابت نہوا روایت کرنا میمون کا انسے

غَايَةُ مَا فِي الْبَابِ اَنَّهُ يَثْبُتُ

نہایت درجہ یہ ہی کہ قول سے میمون کے ثابت ہوگا

غَرَابَةُ هٰذَا الْفِعْلِ فِيْ قَرْنِ التَّابِعِيْنَ

نادر ہوجانا رفع یدین کا زمانے میں تابعین کے

وَلَا اسْتِبْعَادَ فِيْ خَفَاءِ سُنَّةٍ

اور عقل سے کچھ دور نہیں ہی چھپ جانا کسی سنت کا

فِيهِ كَمَا خَفِيَ التَّكْبِيرُ عِنْدَ كُلِّ خَفْضٍ

اسنے میں تابعین کے جیسا چھپ گیا تھا اللہ اکبر کہنا ہر خفض

وَرَفْعٍ فِي الصَّلٰوةِ فِي هٰذَا الْقَرْنِ

اور رفع کے وقت نماز میں (ش ۲) جو اسپر عمل ہی اس زمانے میں

كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ مَا أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ

جیسا کہ دلالت کرتی ہی اس بات پر جو حدیث کہ بخاری نے نکالا

عَنْ عِكْرِمَةَ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْ مَيْمُونٍ

عکرمہ سے اور وہ میمون سے بڑا عالم ہی

أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ حِينَ رَأَى

کہ عکرمہ نے کہا ابن عباس کو جب دیکھا اسنے

رَجُلًا يُصَلِّي وَيُكَبِّرُ ثَلٰثَةً وَعِشْرِينَ

ایک مرد کو نماز پڑھتے اور اللہ اکبر کہتے تیئیس بار

تَكْبِيرَةً إِنَّهُ أَحْمَقُ عَلَىٰ أَنَّ هٰذَا

بیشک وہ شخص احمق ہی علاوہ

الْقَوْلَ اسْتَأْنَسَ مِنْ كَلَامِ مَيْمُونٍ

یہہ کہ یہہ بات (ش ۳) پیدا ہوئی کلام سے میمون کے

ش ۲ یعنی تابعین کے زمانے میں *

ش ۳ یعنی رفع یدین کم کرنا زمانے میں تابعین کے *

وَهُوَ يُعَارِضُ الرِّوَايَاتِ المَذْكُورَةَ
اور وہ مخالف ہیں اُن روایتوں سے جو مذکور ہو چکیں
الصَّرِيْحَةَ الدَّالَّةَ عَلَى اتِّفَاقِ جَمْعٍ
صاف دلالت کرتی ہیں اتفاق پر جماعت
كَثِيْرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَجَمٍّ غَفِيْرٍ مِنَ
کثیرہ کے صحابہ سے اور اتفاق پر بہت
التَّابِعِيْنَ عَلَيْهِ وَقَالُوا اَيْضًا اِنَّ
تابعین کے رفع یدین کرنے پر اور یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ
ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَعَ وُسْعَةِ عِلْمِهِ وَعُلُوِّ قَدْرِهِ
ابن مسعود باوجود اتنے بڑے علم اور اتنے بلند مرتبے کے
وَدَوَامِ صُحْبَتِهِ مَعَ النَّبِيِّ صلعم
اور باوجود ہمیشہ حضرت کی صحبت پانیکے
وَكَثْرَةِ اجْتِهَادِهِ كَانَ مُنْكِرًا
اور باوجود کثرت اجتہاد کے قائل نہ تھے رفع یدین کے
لِسُنِّيَّتِهِ وَكَذَا يُحْكٰى عَنْ عَلِيٍّ
سنت ہونیکے اور اسی طور سے روایت ہے علی سے

فَلَوْ كَانَ غَيْرَ مَنْسُوْخٍ كَيْفَ تَرَكَهُ

پھر اگر منسوخ نہ ہوتا رفع یدین کرنا تو کس طرح چھوڑتا اسکو

مِثْلُ هٰذَيْنِ الصَّحَابِيَّيْنِ فَنُجِيْبُهُمْ

ایسے دو صحابی ش ۲ سو جواب دیتے ہیں ہم اس طور سے

ش ۲ یعنی ابن مسعود اور علی

اَنَّ مَا يُحْكٰى عَنْ عَلِيٍّ فَلَمْ يَصِحَّ بَلْ

کہ جو روایت ہے علی سے ش ۳ سو صحیح نہیں بلکہ

ش ۳ یعنی عدم رفع کے باب میں

قَدْ صَحَّ خِلَافُهُ كَمَا بَيَّنَّا سَابِقًا وَاَمَّا

خلاف اسکے صحیح ہی جیسا کہ اس تقریر کو اوپر بیان کر دیا اور

اِبْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَمْ يَصِحَّ رِوَايَةُ

رہے عبداللہ ابن مسعود سو نہیں صحت کو پہنچی روایت

اِنْكَارِهِ عَنْهُ بَلْ اِنَّمَا صَحَّ تَرْكُهُ

رفع یدین کے انکار کی انسے بھی بلکہ بس صحیح ہی ترک کرنا انکا

وَهُوَ لَا يُنَافِيْ مَطْلُوْبَنَا وَعَلٰى

اور انکا ترک کرنا منافی نہیں ہمارے مطلوب کو اور جس

تَقْدِيْرِ التَّسْلِيْمِ فَقَدْ

تقدیر پر کہ ہم مسلم بھی رکھیں انکے انکار کو کیونکہ ش ۴

ش ۴ یعنی تو بھی قباحت نہیں *

خَفِیَ عَلَی الْاَجِلَّۃِ مِنَ الصَّحَابَۃِ
چھپ رہیں بڑے جلیل جلیل اصحاب پر

اَشْیَاءُ کَثِیْرَۃٌ قَدْ خَفِیَ عَلَی ابْنِ
بہت سی چیزیں بیشک چھپ رہا ابن

مَسْعُوْدٍ الْاَخْذُ بِالرُّکْبَۃِ عَلٰی مَا سَلَفَ
مسعود پر گھٹنا پکڑنا رکوع میں جیسا کہ گذر چکا

وَخَفِیَ عَلٰی عَلِیٍّ اَیْضًا حُرْمَۃُ بَیْعِ اُمَّہَاتِ
اور چھپ رہا علی پر بھی حرام ہونا اولاد والی

الْاَوْلَادِ وَعَلٰی عُمَرَ تَطْہِیْرُ
لونڈیوں کے بیچنے کا (ش ۲) اور مخفی رہا عمر پر مسئلہ جنابت

الْمُتَیَمِّمِ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَمِثْلُ ہٰذَا کَثِیْرٌ
سے پاک ہونا تیمم کر کے اور ایسے مسائل بہت ہیں

عَلٰی اَنَّہٗ قَدْ سَبَقَ اِتِّفَاقُ اَکْثَرِ
علاوہ یہ کہ گذر چکا بیان اکثر اصحاب

الْکِبَارِ عَلَیْہِ کَاَبِیْ بَکْرٍ وَّابْنِ عُمَرَ
کبار کے اتفاق کا رفع پر جیسے ابی بکر اور ابن عمر

ش ۲ ام ولد اس لونڈی کو کہتے ہیں کہ اپنے مالک کے نطفہ سے بچہ جنے *

وَجَابِرٍ وَغَيْرِهِمْ وَهٰكَذَا مِنَ التَّابِعِيْنَ

اور جابر اور سوا انکے اور اسی طور اتفاق تابعین کا

وَقَالُوْا اَيْضًا اِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابَهٗ وَ

اور یہہ بھی اعتراض کیا ہی کہ ابو حنیفہ اور انکے شاگرد

وَالثَّوْرِيَّ وَابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى

اور سفیان ثوری اور ابن ابی لیلی

وَاِبْرَاهِيْمَ مَعَ وُسْعَةِ عِلْمِهِمْ

اور ابراہیم نخعی باوجود انکے بہت علم رکھنیکے

وَتَفَحُّصِهِمُ الرِّوَايَاتِ سِيَّمَا

اور باوجود انکی جست وجو کے روایتوں میں خصوصا

الثَّوْرِيُّ فَاِنَّهٗ مِنْ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ

سفیان ثوری کہ وہ فن حدیث کے اماموں سے ہی

لَمْ يَقُوْلُوْا بِهٖ فَكَيْفَ تَحَكَّمُ

قایل نہ ہوئے رفع یدین کی حدیث کے اب کیسا کوئی حکم کرسکتا ہی

بِشُهْرَتِهَا فَنُجِيْبُهُمْ اَنَّهٗ

اسکے مشہور ہونیکا سو جواب دیتے ہیں ہم

رُبَّ عَالِمٍ وَسِيْعِ الْعِلْمِ خَفِیَ

بہت سے عالم خوب سا علم رکھتے ہوئے چھپ رہا

عَلَيْهِ مَسْئَلَةٌ يَتَّفِقُ عَلَيْهَا وَيَكُون

انپر ایسا مسئلہ کہ جسپر اتفاق ہی اور ہوتا ہی

مَشْهُوْرَةً قَبْلَهُ فَاِنَّ مَالِكًا مَعَ كَوْنِهٖ

مشہور انکے پہلے زمانے میں پھر امام مالک باوجودیکہ

اَعْلَمَ مِنَ الثَّوْرِيِّ عَلٰى مَا يَشْهَدُ بِهٖ

بڑے عالم تھے ثوری سے بھی بنا بر گواہی دینے

اَقْوَالُ الْفُقَهَاءِ قَدْ خَفِيَ عَلَيْهِ

اقوال فقہا کے اس امر پر مخفی رہا انپر مسئلہ

وَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْاُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ

ہاتھ رکھنے کا دوسرے ہاتھ پر نماز میں

وَيُحْكٰى اَنَّهٗ حَكَمَ بِالْاِرْسَالِ

اور روایت ہی کہ امام مالک نے حکم کیا ہاتھ چھوڑنے کا

مَعَ اَنَّهٗ كَانَ مَشْهُوْرًا

باوجود اسکے کہ یہ مسئلہ مشہور رہتا

فِي الْقَرْنِ الْأَوَّلِ وَاتَّفَقَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ
پہلے زمانے مین اور اتفاق کیا ہی اسپر اکثر

الْعُلَمَاءِ فِي الْقُرُونِ الْآخِرِ وَقَالُوا أَيْضًا
عالمون نے پچھلے زمانے مین اور یہہ بھی کہتے ہین

إِنَّ هٰذَا الْفِعْلَ فِي هٰذِهِ الْبِلَادِ تَشْبِيهٌ
کہ رفع یدمن ان شہرون مین مشابہت ہی

بِالرَّوَافِضِ حَيْثُ تَرَكَ
رافضیون سے اس لئے کہ ترک کیا ہی

شُيُوعِ مَذْهَبِ الْحَنَفِيَّةِ فَلَمْ يَبْقَ
جا عتون نے حنفی مذہب کی سو باقی نہ رہا

فَاعِلُوهُ غَيْرَ الشِّيعَةِ وَقَدْ قَالَ
کوئی کرنیوالا سواے شیعونکے اور فرمایا

النَّبِيُّ صلعم اِتَّقُوا مَوَاضِعَ التُّهَمِ
نبی صلعم نے بچتے رہو جگھونسے تہمتونکی (ش ۲

قُلْنَا هٰذَا مِنْ قُصُورِكُمْ حَيْثُ
ہم کہتے ہین کہ یہہ تمہارا قصور ہی جو تمنے

ش ۲ یعنی ایسا کام نہ کرو کہ اسسے کوئی بری تہمت تمکو لگے*

تَرَکتُموہ فصَارَ شعَاراً لَهمُ

رفع یدین اس حد پر ترک کیا کہ ہو گیا نشانی روافض کی

فَعَلَیکُمْ بِالاِتِّفَاقِ عَلٰی فعلِه

سو تمکو چاہئے کہ اتفاق کرو رفع یدین کرنے پر

لِئَلَّا یبقٰی مُختصًّا بِهٖ وَتَرْکُ السُّنَّةِ

تاکہ نہ رہے خاص روافض کا فعل اور سنت کا ترک کرنا

لِلتَّحرُّزِ عَنِ التَّشْبِیهِ بِالْفِرَقِ

گمراہ فرقوں کی مشابہت سے بچنیکو

الضَّالَّةِ غَیرُ مَشْرُوعٍ کَمَا اَخرج

شرع کی بات نہیں جیسا کہ نکالا ہی

التِّرمذِیُّ فِی شَمَائِلِه اَنَّ رسُولَ اللهِ

ترمذی نے اپنی کتاب شمائل میں بیشک رسول اللہ

صلعم کَانَ یَسدُلُ شَعرَہٗ وَکَانَ المُشرِکُونَ

صلعم چھوڑ دیتے تھے بال اپنے اور مشرک کو نکاد ستور تھا

یفرُقُونَ رُؤُسَهُمْ وَکَانَ یُحِبُّ

کہ چیر دیتے تھے اپنے سروں کے بال بیچ سے اور دوست

مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْ

رکھتے تھے حضرت اہل کتاب کی موافقت کو اس جگہ کہ کچھ حکم

مَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ

نہوتا حضرت کو اس میں پھر چیر دئیے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم رَأْسَهُ وَرُوِيَ

رسول اللہ صلعم نے اپنے سر کے بال اور روایت کیا کسی نے

غَيْرُهُ اَنَّهُ فَرَقَ

سوائے ترمذ کے کہ حضرت نے چیر دیا سر کے بال

لِاَنَّهُ عَلِمَ اَنَّ التَّفْرِيْقَ

اسواسطے کہ معلوم کیا تھا سر کے بال چیر دینا

مِنْ سُنَنِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَدْ اَحَبَّ

سنتوں سے ابراہیم کی ہی سو دوست رکھا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم تَشْبِيْهَ اَهْلِ الْكِتَابِ

رسول اللہ صلعم نے ش ۲ مشابہت کو اہل کتاب کی

مَعَ كَوْنِهِمْ كُفَّارًا فِيْ مَا يُظَنُّ كَوْنُهُ

باوجود انکے کافر ہوینگے اس چیز میں کہ خیال کیا تھا اسکے

ش ۲ یعنے پہلی بار کو جو سدل کرتے تھے*

مِنْ سُنَنِ الْاَنْبِيَاءِ السَّابِقِيْنَ

ہونے کا اگلے نبیون کے سنتون سے ش ۲

مَعَ اَنَّهٗ لَمْ يُؤْمَرْ بِتَقْلِيْدِهِمْ فِي جَمِيْعِ

باوجود اسکے کہ حکم نہ تھا حضرت کو اگلے نبیونکی تقلید کا سب

الْاَفْعَالِ فَكَيْفَ بِالسُّنَّةِ الَّتِيْ

کامون مین سو کیا چھوڑتے ہین ہم اس سنت کو معلوم

عُلِمَتْ سُنِّيَّتُهَا لِنَبِيِّنَا صلعم

ہوچکا اسکا ہونا ہمارے نبی صلعم کی سنت

فِيْ حَقِّنَا مَعَ اَنَّا لَا نَتَحَرّٰى تَشْبِيْهَ

ہمارے حق مین باوجود اسکے کہ ہمکو قصد بھی نہین

الْفِرَقِ الضَّالَّةِ بَلِ اتُّفِقَتِ الْمُوَافَقَةُ

گمراہ فرقونکی مشابہت کا بلکہ اتفاقی موافقت ہی

ثُمَّ اِنَّهٗ صلعم تَرَكَ مُوَافَقَتَهُمْ

پھر آنحضرت صلعم نے ترک کیا موافقت کو اہل کتابکی ش ۳

وَوَافَقَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَ اَنَّهُمْ اَسْوَءُ

اور موافقت کی مشرکوں سے باوجودیکہ یہہ لوگ

ش ۲ انکے حضرت کو پہلے خیال ہوا تھا کہ بعض اہل کتاب کا جو بال نہ چیرنا تھا شاید سنت ہو گی کسی نبی کی *

ش ۳ اپنے بالون کو نہ چیر کر پیچھے چھوڑ دینا *

حالاً من اهل الكتاب لما علم

بہت برا حال رکھتے ہیں اہل کتاب سے جب معلوم کیا

كون التفريق من سنن ابراهيم وقال

ہو ہمکو تفریق کے سنتوں سے ابراہیم کی اور کہا

بعض القاصرين منهم انه نسخ

بعضے ناسمجھوں نے ان میں سے کہ رفع یدین منسوخ ہے

بقوله تعالى وقوموا لله

قول سے اللہ تعالی کے جو یہ ہی کھڑے رہو اللہ کے

قانتين اي بالتسكين والسكوت

روبرو ادب سے اپنے تسکین اور سکوت کے ساتھ

والحركة خلاف التسكين فلا يفعل

اور حرکت خلاف ہی التسکین کے سو نہ کی جاوے

شيء من الحركات الا ما اشتهر ثبوته

کوئی حرکت ش ۲ مگر جو حرکت کہ مشہور ہی ثبوت اسکا

هذا وان كان لا يليق للجواب لكنا

یہہ قول اگرچہ لایق جواب کے نہیں ہیں لیکن اسکے بھی

تَعَرَّضْنَا لَهُ قَضَاءً لِحَقِّ الْمَقَامِ

جواب کی طرف متوجہ ہوئے ہم پورا کرنیکو حق اس مقام کا

فَنَقُوْلُ اَوَّلًا هٰذَا اَيْضًا مِمَّا اشْتَهَرَ

سو ہم کہتے ہیں. پہلا جواب یہہ کہ یہہ بھی مشہور حرکتوں سے ہی

وَثَانِيًا اَنَّ الْقُنُوْتَ هُوَ تَرْكُ

اور دوسرا جواب یہہ کہ معنے قنوت کے عادت کی

الْحَرَكَاتِ الْعَادِيَّةِ لَا الْعِبَادَةِ وَاِلَّا

حرکتونکو ترک کرنا ہی نہ عبادت کا ترک کرنا (اس معنے پر) تو

یلزم ان لایدعا فی الصلوۃ بدعوۃ غیر

لازم آویگا دعا کرنا نماز میں غیر

مشهورة وهو باطل اجماعا

مشہور الفاظ سے دعا کے اور یہہ بات باطل ہی اجماعسے

وَاَمَّا الثَّانِي اَيْ مَا يُوْرِدُ عَلَى

اور جو دوسری صورت ہی یعنی وہ اعتراضات کہ آتے ہیں

الرَّافِعِيْنَ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ فَهُوَ

رفع یدین کرنیوالوں پر حنفی لوگوں سے سو یہہ ہی

ف ۱۲ اگرچہ مشہور نہو

أَنَّهُمْ قَالُوا الرَّافِعُ إِمَّا أَنْ يَكُونَ

کہ کہتے ہیں رفع یدین کرنیوالا ش۲ دو حال سے خالی نہیں

مُجْتَهِدًا أَوْ مُقَلِّدًا فَعَلَى الْأَوَّلِ

مجتہد ہوگا یا مقلد سو بر تقدیر مجتہد ہونے کے

لَا يَكُونُ حَنَفِيًّا وَيَكُونُ مُحْتَرِمًا

حنفی نہ رہےگا اور ہوگا دوسرا مذہب

لِمَذْهَبٍ آخَرَ غَيْرِ الْأَرْبَعَةِ فَإِنَّهُ

رکھنے والا سوا چاروں مذہب کے اس لئے کہ وہ

يَرْفَعُ وَالْحَنَفِيَّةُ يَمْنَعُونَ

رفع یدین کرتاہی اور حنفی لوگ رفع یدین کو منع کرتے ہیں

وَلَا يَقْنُتُ مَثَلًا وَغَيْرُ الْحَنَفِيَّةِ

اور مثلا وہ قنوت ش۳ نہیں پڑھتا اور سوا حنفی مذہب کے

يَمْنَعُونَ عَدَمَ الْقُنُوتِ فَهٰذَا

اور مذہب والے قنوت پڑھتے ہیں سو یہ

الْمَجْمُوعُ أَيِ الرَّفْعُ وَتَرْكُ الْقُنُوتِ

مجموعہ ملکر یعنے رفع کرنا اور قنوت چھوڑنا

ش۲ یعنے حنفی ہوکر جو رفع یدین کریگا ۔

ش۳ یعنے صبح کی نماز میں *

لَمْ يَذْهَبْ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِنَ الْاَرْبَعَةِ
کسی کا مذہب نہین ان چارونسے
فَيَكُوْنُ خَارِقًا لِلْاِجْمَاعِ الْمُرَكَّبِ وَاَيْضًا
تو ہوگا مخالف اجماع مرکب کا (ش ۲ اور
الْمُجْتَهِدُ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ اَعَزُّ مِنَ
مجتہد ہونا بھی تو اس زمانے مین زیادہ کمیاب ہی
الْكِبْرِيْتِ الْاَحْمَرِ فَمُدَّعِيْهِ كَاذِبٌ ظَاهِرًا
سرخ گندک سے سو دعوی کرنیوالا اجتہاد کا صاف جھوٹا ہی
وَعَلَى الثَّانِيْ يَلْزَمُ
اور دوسری تقدیر پر (ش ۳ لازم آتا ہی
رُجُوْعُ الْمُقَلِّدِ عَنْ قَوْلِ مَنْ قَلَّدَهٗ
پھرنا مقلد کا بات سے اپنے امام کی
وَهُوَ اَيْضًا خِلَافُ الْاِجْمَاعِ كَمَا قَالَ فِيْ
اور یہہ بھی خلاف اجماع کا ہی جیسا کہا کتاب
الْمُسَلَّمِ لَا يَرْجِعُ الْمُقَلِّدُ عَمَّا عَمِلَ
مسلم میں (ش ۴ اتفاق ہی علما کا کہ نہ پھر جاوے مقلد

ش ۲ اجماع مرکب اتفاق کو مذہب مختلفہ کے کسی بابکے امر یانہی پر کہتے ہین *

ش ۳ یعنے جو مقلد ہوکر رفع یدین کرے *

ش ۴ یہہ کتاب مسلم الثبوت اور وہ کتاب ہی حنفی مذہب کے اصول فقہ کی *

بِهِ اتِّبَاعًا وَقُلْنَا

اپنے امام کی بات سے جسپر عمل کر چکا اور ہم کہتے ہین (ش ۲

لَا نُسَلِّمُ اَنَّهُ اِذَا كَانَ مُجْتَهِدًا

کہ نہین مانتے ہم اس بات کو کہ اگر جب بھی مسئلہ مین اجتہاد کر بیسے

فِي مَسْئَلَةٍ لَمْ يَكُنْ حَنَفِيًّا فَاِنَّ كَثِيْرًا

آدمی حنفی نہین رہتا کیونکہ اکثر

مِنَ الْمُجْتَهِدِيْنَ كَالصَّاحِبَيْنِ وَزُفَرَ

مجتہد لوگ جیسے امام محمد اور امام ابو یوسف اور امام زفر

وَالطَّحَاوِيِّ وَالْجَصَّاصِ وَغَيْرِهِمْ كَانُوْا

اور امام طحاوی اور امام جصاص اور وہ الکے حنفی تھے

مِنَ الْحَنَفِيَّةِ مَعَ اَنَّ اِجْتِهَادَهُمْ اَظْهَرُ

باوجود اسکے کہ اجتہاد کرنا انکا آفتاب سے زیادہ

مِنَ الشَّمْسِ وَلَا نُسَلِّمُ اَيْضًا

روشن ہی اور یہ بھی قائل ماننے کے نہین کہ

اَنَّ تَرْجِيْحَ مُجْتَهِدٍ فِيْ بَعْضِ الْمَسَائِلِ

ترجیح دینا مجتہد کا بعضے مسائل مین

(ش ۲) یہان سے جوابات ہین اُن اعتراضون کے جو حنفی مذہب لوگون پر بسبب رفع یدین کرنیکے کرتے ہین *

قَوْلُ مُجْتَهِدٍ وَفِي بَعْضِهَا قَوْلُ مُجْتَهِدٍ
ایک مجتہد کی بات کو اور بعضے مسائل میں دوسرے مجتہد کی

آخَرَ مُخْرِقٌ الْاِجْمَاعَ بَلِ الْخَرْقُ لِلْاِجْمَاعِ
بات کو خلاف اجماع ہی بلکہ خلاف اجماع یہہ بات ہی

هُوَ اَنْ يَذْهَبَ اِلَى قَوْلٍ فِي مَسْئَلَةٍ
کہ اختیار کرے ایک مسئلہ میں

وَاحِدَةٍ يُخَالِفُ لِاَقْوَالِ جَمِيعِ مَنْ
ایسی بات کو کہ مخالف ہو سبھی اگلوں کی بات سے

سَلَفَ فَبِاَنَّ تَعَدُّدَ الْمَسْئَلَتَيْنِ يَمْنَعُ
اس لئے کہ تعدد مسئلہ کا منع کرتا ہی

الْاِجْمَاعَ الْمُرَكَّبَ كَمَا هُوَ مَذْكُورٌ
اجماع مرکب کو ش ۲ جیسا کہ یہہ بات مذکور ہی

فِي كُتُبِ الْقَوْمِ بَلِ التَّفْصِيلُ
لوگوں کی کتابوں میں بلکہ تفصیل کرنا

فِي مَسْئَلَةٍ وَاحِدَةٍ مُشْتَمِلَةٍ عَلَى
ایسے ایک مسئلے میں کہ جس میں کئی

ش ۲ یعنے جس بات پر چاروں مذہب کا اتفاق ہو تو اجماع مرکب پایا جائیگا اور جہان خلاف ہوا اور دو مسئلے ہوئے اجماع مرکب کہاں رہا *

شَرَائِطَ وَاَرْكَانٍ اخْتُلِفَ فِيهَا اِلٰى
شرطین اور کئی رکن ہون اختلاف ہوا ہے شرطون
قَوْلَيْنِ فَاِثْبَاتُ شَرْطِيَّةِ
اور رکنونمین دو قول کا ش ۲ سو ثابت کرنا بعضی چیزونکے
بَعْضٍ اَوْرُكْنِيَّتِهٖ مُوَافِقَةً
شرط ہونے یا رکن ہونے کا موافقت کرکے
بِقَوْلِ الْمُثْبِتِ وَنَفْيِ
ثابت کرنیوالے کی بات سے اور دور کرنا
بَعْضِهَا مُوَافِقَةً
بعضی چیزون کی شرطیہ یا رکنیہ کا موافقت کرکے
بِقَوْلِ الثَّانِي لَيْسَ مِمَّا
دوسرے کی بات سے ش ۳ نہین ہی اس مسئلون سے
اتَّفِقَ عَلٰى كَوْنِهٖ مُخَالِفًا لِلْاِجْمَاعِ
کہ اتفاق ہوا ہے کہ مخالف اجماع ہونے پر
كَمَا هُوَ مَذْكُورٌ فِي الْمُسَلَّمِ وَفِي شَرْحِ
جیسا کہ یہہ مذکور ہی کتاب مسلم اور کتاب شرح

ش ۲ اپنے کوئی قایل ہوا ہے کے رکن ہوئیگا اور کوئی قایل ہو اسکے شرط ہوئیگا کہ جیسی تکبیر تحریمہ بعضے رکن نماز کہتے ہین اور بعضے شرط کہتے ہین یا کوئی قایل ہو کسی بات کی فرضیہ کا اور کوئی قایل نہو *

ش ۳ جیسے نماز کا مسئلہ کہ اسکے فرائض بعضے تیرہ اور بعضے چودہ اور بعضے پندرہ اور بعضے سولہ کہے ہین اسمین سے بعضے فرائض کو شرائط اور بعضے کو ارکان کہتے ہین اگر کوئی تفصیل کرے اس مسئلے مین اور کہے کہ رعایت ترتیب فرض ہی جیسا امام زفر نے کہا اور لفظ سلام

المواقف نعم الاتيان بفعل

موافق میں مگر ہاں کرنا کسی فعل کا

مشتمل على منافياته بالاجماع

جو شامل ہو منافیات پر اسکے اجماع کی روسے ش ۲

وان اختلف في كل واحد منها

گرچہ خلاف ہو علما کا ایک ایک میں اُن چیزوں کے

خرق الاجماع واما قولهم

یہ بات خلاف اجماع ہی اور جو وہ کہا کرتے ہیں

المجتهد اعز من الكبريت الاحمر

کہ مجتہد زیادہ کمیاب ہی سرخ گندک سے ش ۳

فالمراد به المجتهد المطلق

سو مراد اس سے مجتہد مطلق ہی

واما المجتهد في مسئلة واحدة فهو

اور مجتہد کسی ایک مسئلے میں سو ایسا مجتہد کمیاب

ليس كذلك اذ لا نعني به الا

نہیں اس لئے کہ مراد ہماری مجتہد فی المسئلہ سے وہ شخص ہی

کو فرض کہے جیسا
شافعی نے کہا
اور خروج
بصنعہ کو کو قول
سے امام ابو حنیفہ
کے فرض ہی فرض
نہ کہے اور علی ہذا
القیاس تو بھی انہیں
تفصیلوں کو خلاف
اجماع نہ کہینگے *
ش ۲ مثلا جیسے
نماز پڑھنا ایسے
طور سے کہ وضو
موافق شافعی کے
کرے اور موافق
حنفی کے مسح
کرے اور اسی
طور جس بات سے
کہ جواز مالکی اور
حنبلی کی نہین ہوتی وہ
بھی کرلے اور ہیئت
مجموعی نماز کی کسی
مذہب کے موافق
درست نہو
ہر چند ہر ہر جزو کو
اس نماز کے کوئی
مفسد صلوۃ نہ کہے اور
کوئی نہ کہے تو بھی
نماز پڑھنا بالاجماع
درست نہین *

مَن اطَّلَعَ عَلٰی جَمِیعِ الدَّلَایِلِ المُتَعَلِّقَةِ

کہ اطلاع رکھے تمام دلیلوں پر جو علاقہ رکھتی ہیں

بِہٰذِہِ المَسئَلَةِ مَعَ العِلمِ بِطَرِیقِ

اس مسئلہ خاص سے ساتھ علم کے ش ۲ بطور

دَلَالَةِ اللَّفظِ عَلَی المَعنَی اللُّغَوِیِّ

دلالت لفظ کے معنے لغوی

وَالشَّرعِیِّ وَلَا نُرِیدُ بِالعِلمِ

اور شرعی پر (ش ۳ اور نہیں مراد ہماری علم سے

بِہَا العِلمَ بِدَقَایِقِہَا مِثلُ اَبِی حَنِیفَةَ

اسکے علم اُس مسئلے کا ساتھ اسکی باریکیوں * مانند ابی حنیفہ

وَالشَّافِعِیِّ بَل بِقَدرٍ یَبتَنِی عَلَیہِ

اور شافعی کے بلکہ اتنا علم جو بنا کی جاوے اسپر

رُجحَانُ الظَّنِّ فَہُوَ لَیسَ بِغَرِیبٍ بَل

ترجیح ظن کی ش ۴ سو اتنا علم کمیاب نہیں بلکہ ایسا علم

مِثلُ ہٰذَا یُوجَدُ کَثِیرًا فِی اَکثَرِ

بہت آدمیوں میں پایا جاتا ہے بہت

ش ۱ یعنی کمیاب ہے *

ش ۲ یعنی ہے علم نحو *

ش ۳ یعنی لفظ مجتہد سے دلالت اسکی معنے اصطلاحی پر مراد نہیں بلکہ دلالت لفظ مجتہد کی اسکے لغوی اور شرعی معنے پر مراد ہے *

ش ۴ یعنی اتنے علم سے خیال مدقین ترجیح اس مسئلے کی آجاوے *

الازمان وهو يكفي للعمل وترك

زمانون مین اور اتنا ہی عام بس ہی عمل کرنیکو حدیث پر

التقليد في تلك المسئلة ولا نسلم

اور تقلید ترک کرنیکو اس مسئلے مین اور یہ بھی نہین مانتے

ايضا ان عمل المقلد في بعض المسائل

ہم کہ عمل کرنا مقلد کا بعضے مسئلون مین

بقول مجتهد وفي بعض اخر بقول

ایک مجتہد کے قول پر اور بعضے مسئلونمین دوسرے مجتہد

مجتهد اخر رجوع عن قول امامه

کے قول پر پھر جانا ہی اپنے امام کی بات سے

اذ معنى الرجوع عن قول امامه في

اس لئے کہ معنے امام کے قول سے پھر جانیکے کسی

فعل هو خلافه في ذلك الفعل

فعل مین خلاف کرنا اس امام سے ہی اسی فعل مین

بالشخص اي ابطاله بعد ما فعل

بشخصہ (ش ۲) یعنے باطل کرنا اس فعل کا بعد کرنیکے

ش ۲ یعنے اگر خلاف کرے کسی فعل مین اپنے امام سے بشخصہ یعنے اسی فعل کو دہرا دے مثلا جیسا کہ کسی نے ظہر کی نماز پڑھی بطور حنفیہ کے اگر رفع یدین کو عصر کے وقت شروع کرے تو جو ظہر کی نماز کہ پڑھی ہی اس نماز کو بھی دہرا دے تو اسکو رجوع امام کے قول سے کہتے ہین اور یہ بات بالاتفاق منع ہی اور اگر خلاف کرے کسی فعل مین اپنے امام سے بنوعہ یعنے مثلا نوع نماز مین خلاف کرے پہلے رفع یدین نہ کرتا تھا اب کرے گا تو اسکو رجوع قول

وَاِنِ اصْطَلِحْ عَلٰی مِثْلِ هٰذَا

اور اگر کوئی اصطلاح مقرر کرے اسطور کے خلاف پر

بِالرُّجُوْعِ فَتَمْنَعُ الْاِجْمَاعَ عَلٰی مَنْعِهٖ

پھر جانیکی ش ۲ تو قبول نہ کرینگے ہم اجماع کو اس باتکے ناجائز ہوے

کَمَا سَنُبَیِّنُ هٰذَا وَقَدْ غَلٰی

پر جسا کہ بیان کرتے ہیں ہم اُسکو اور بہت زیادتی کی ہی

النَّاسُ فِی التَّقْلِیْدِ وَتَعَصَّبُوْا فِیْ

لوگوں نے تقلید کے باب میں اور تعصب کیا ہی

اِلْتِزَامِ تَقْلِیْدِ شَخْصٍ مُعَیَّنٍ حَتّٰی

لازم کرلینے میں اپنے پر ایک شخص معین کی تقلید کو یہانتک

مَنَعُوا الْاِجْتِهَادَ فِیْ مَسْئَلَةٍ وَمَنَعُوْا

کہ ایک مسئلے میں بھی اجتہاد کرنے کو موقوف کر دیا اور منع کر دیا

تَقْلِیْدَ غَیْرِ اِمَامِهٖ فِیْ بَعْضِ الْمَسَائِلِ

تقلید کو سوائے اپنے امام کے بعضے مسئلوں میں بھی

وَهٰذَا هِیَ الدَّاءُ الْعُضَالُ الَّتِیْ اَهْلَکَتِ

اور یہہ وہ سخت بیماری ہی جو ہلاک میں ڈالی

جسے امام کے معین کہتے *

ش ۲ یعنی اگر کوئی نام رکھا ہو رجوع فقہا میں خلاف کرنیکا پھر نا اپنے امام کے قول سے *

الشِّيعَةِ فَهٰؤُلَاءِ اَيْضًا اَشْرَفُوْا
شیعہ لوگون کو سو یہہ لوگ بھی ش ۲ قریب پہنچے ہین
عَلٰى هَلَاكٍ اِلَّا اَنَّ الشِّيعَةَ قَدْ بَلَغُوْا
ہلاک ہونے پر مگر فرق اتنا ہی کہ شیعہ نہایت درجیکو
اَقْصَاهَا فَجَوَّزُوْا
ہلاکت کے پہنچ چکے سو تجویز کرنے لگے آیتون اور حدیثونکو
النُّصُوْصَ بِقَوْلِ مَنْ يَزْعَمُوْنَ تَقْلِيْدَهٗ
جو نص ہین کہنے پر اس شخص کے کہ قائل ہین اسکی تقلید کے ش ۳
وَهٰؤُلَاءِ اَخَذُوْا فِيْهَا وَاَوَّلُوْا
اور یہہ لوگ بھی شروع کیا وہی چال چلنا اور پھیرنے لگے
الرِّوَايَاتِ الْمَشْهُوْرَةَ اِلٰى قَوْلِ اِمَامِهِمْ
مشہور مشہور روایتون کو اپنے امام کی باتکی طرف
وَالْحَقُّ تَاْوِيْلُ قَوْلِ الْاِمَامِ اِلَى
اور چاہئے یہہ بات کہ پھیرین اپنے امام کی باتکو اس
الرِّوَايَاتِ اِنْ قُبِلَ وَاِلَّا
روایتون کی طرف اگر قابل قبول ہو تو اور نہین

ش ۲ یعنے اہل سنت وجماعت کہلانے والے*

ش ۳ یعنے نصوص کے معنے سمجھنے مین بھی اندھے بن گئے جو ان کا مجتہد تفسیر کرے وہی سچ جاننے لگے

فالتراك ونحن نثبتها اي

تو چھوڑ دینا چاہئے امام کی باتکو اور ہم ثابت کرتے ہین

تجزي الاجتهاد وتجزي التقليد اما

متجزی ہونیکو اجتہاد اور تقلید کے شق ۲ لیکن ثابت کرنا تجزی اجتہاد کا

الاول فلما ذاع وشاع في الصحابة

سو اس دلیل سے کہ مشہور و معروف ہی صحابہ مین

والتابعين واكثر العلماء المجتهدين

اور تابعین اور اکثر علماء مجتہدین مین رجوع کرنا اپنے

في ما لم يقدروا عليه بالاجتهاد

سے بڑے عالم کی طرف اس مسئلون مین کہ اجتہاد

الرجوع الى اعلم منهم قال في المسلم

کی قدرت نہین کہا ہی مسلم مین

اختلف في تجزي الاجتهاد فالاكثر

اختلاف ہی علما کا متجزی ہونے مین اجتہاد کے سو اکثر علما

نعم ومنهم الغزالي وابن

کہتے ہین جائز ہی اور انھین مین سے ہین امام غزالی اور ابن

شق ۲ یعنی اجتہاد اور تقلید دونون کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کو اجتہاد کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے یہہ معنے ہین کہ جس مسئلے مین طاقت ہوئی اجتہاد کی وہان اجتہاد کیا اور جہان نہین دوسرے سے پوچھ کر دریافت کیا اور تقلید کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے یہہ معنے ہین کہ مثلا دس مسئلون پر حنفی عالم سے پوچھ کر چلا اور دس پر شافعی سے پوچھ کر اور بعد اور اسی طور سے

الهمام وهو الاشبه واما الثاني فلانه
ہمام اور یہی قول ٹھیک ہی اور ثابت کرنا تحری تقلید کا

لم ينقل عن عوام الصحابة والتابعين
سو اس دلیل سے کہ منقول نہیں ہی انپڑھ اصحاب اور تابعین

وغيرهم من السلف التزام شخص
اور انکے سوا اگلے لوگوں سے لازم کرلینا تقلید کا ایک شخص

معين بل كان دابهم في تحقيق
معین کی بلکہ تھا دستور انکا مسئلہ کی تحقیق کے باب میں

المسئلة الاستفتاء عن الفقهاء فتارة
فتوا پوچھنا سب مجتہدوں سے کبھی تو

من هذا وتارة من ذلك قال في المسلم
اسسے اور کبھی اسسے کہا ہی مسلم میں

لا يرجع المقلد عما عمل به اتفاقا
پھر جانا نہ چاہئے مقلد کو اس مسئلے سے کہ عمل کرچکا اسپر بالاتفاق (ش ۲)

وهل يقلد غيره في
اور تقلید دوسرے مجتہد کی دوسرے مسئلے میں

شرح ۲. یعنی اس بات پر اتفاق ہی علما کا*

غَيْرِهِ الْمُخْتَارُ نَعَمْ

کر سکتا ہی یا نہین مذہب مختار مین جائز ہی

وَنَقُوْلُ اَيْضًا اِنَّ بَعْدَ الْتِزَامِ

اور یہہ بھی ہم کہتے ہین کہ بعد لازم کر لینیکے

تَقْلِيْدِ شَخْصٍ مُعَيَّنٍ لَمْ يُجْمَعْ عَلٰى

ایک شخص معین کی تقلید کو اجماع نہین ہوا

لُزُوْمِ الْاِسْتِمْرَارِ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ فِى

لازم ہو جانے پر ہمیشہ رہنیکے اسی تقلید پر جیسا کہ کہا ہی

الْمُسَلَّمِ وَلَوِ الْتَزَمَ مَذْهَبًا مُعَيَّنًا

مسلم مین اور اگر لازم کر لیا کسی نے ایک مذہب معین کو (ش ۲

ش ۲ مثلاً حنفی مذہب کو کسی نے لازم کر لیا *

فَهَلْ يَلْزَمُ الْاِسْتِمْرَارُ عَلَيْهِ

سو کیا لازم ہی اسی مذہب پر ہمیشہ رہنا یا نہین

فَقِيْلَ نَعَمْ وَقِيْلَ لَا

سو بعضون نے کہا لازم ہي اور بعضون نے کہا

اِذْ لَا وَاجِبَ اِلَّا مَا اَوْجَبَهُ اللّٰهُ

لازم نہین کیونکہ واجب آدمی پر وہی چیز ہی کہ اسنے واجب کیا ش ۳

ش ۳ اور یہہ عبارت بھیجی بعد

أيضًا وعليه السبكي

اور بھی کہا مسلم میں اور اسی بات کا قائل ہی سبکی

وفي التحرير وهو الغالب على الظن

اور کتاب تحریر میں لکھا ہی اور یہی بات غالب ہی ظن پر

انتهى ويستفاد

تمام ہوئی تقریر مسلم کی اور بوجھا جاتا ہی

منه أن المراد بالرجوع

مسلم کی عبارت سے کہ مراد رجوع ممنوع سے

هو ما ذكرنا وإلا فإن كان المراد

وہی ہی جو مذکور کیا ہمنے (ش ۲ اور نہیں تو اگر مراد ہو

بالرجوع في فعل هو الرجوع في نوع

رجوع ممنوع سے کسی فعل میں رجوع اس فعل میں بنوعہ

ذلك الفعل فكيف يمكن الاتفاق في

تو کیسا ہوگا اتفاق اسکے جائز

منعه الاختلاف في الاستمرار بعد

نہ ہونے میں اور اختلاف ہمیشہ عمل کرنے میں بعد

اسکے مسلم میں لکھی ہی واما وجب على احد ان يتمذهب بمذهب رجل من الامة ہے اللہ نے کسی پر واجب کیا مقرر کرلینا مذہب کسی آدمی کا امت محمد سے

ش ۲ یعنی خلاف کرنا امام سے اسی فعل میں بتجصہ*

الالتزام فانه اذا التزم تقليد
لازم کرلینگے شخ؟ کیونکہ جب التزم کیا تقلید کو
شخص معين فقد التزم في جميع
ایک شخص معین کی تو لازم کر لیا تقلید کو تمام
الافعال فاذا خالفه في فعل لزم
افعال میں پھر جب مخالفت کریگا ایک بھی فعل میں لازم
الرجوع بل نقول ان فيما اشتهر
ہوگا رجوع کرنا ش۳ بلکہ کہتے ہیں ہم اس مشہور مسئلے
من منع انتقاط الرخص
میں بھی کہ جس جس کے آسان مسئلوں پر ست نہ ہو ے
ايضا خلاف قال في المسلم
چلنا برابر اسکی برائی میں بھی خلاف ہے اور کہا مسلم میں
ويستخرج منه اي من قول السبكي
اور نکلتا ہے اس سے یعنی سبکی کے قول سے جو
المذكور جواز تتبع رخص المذاهب
مذکور ہے جو ڈھونڈنے کا مقصد کے آسان مسئلوں پر نہ ہوگا

مسلم کی اس عبارت سے لا یرجع المقلد فیما عمل به اتفاقا یہ کہ نہیں رجوع کرنا چاہیے مقلد کو اس مسئلے سے کہ عمل کر چکا اسپر اسلیے کہ اس عمل کو باطل کر دے یا کہ یہ معنے کریں کہ رجوع بالاتفاق کرنا چاہیے مقلد کو اس مسئلے سے کہ اسپر عمل کر چکا تو مسلم کی اس عبارت کے معنے کیا ہونگے ولو التزم مذهبا [illegible] اگر کوئی نہ ہو معین کی تقلید لازم پھر کرے تو بھی بعضے کہتے ہیں کہ [illegible]

وَلَا يَمْنَعُ مِنْهُ مَانِعٌ شَرْعِيٌّ

اور منع نہین کرتا ہے اس سے کوئی مانع شرعی

اِذْ لِلْاِنْسَانِ اَنْ يَسْلُكَ الْاَخَفَّ عَلَيْهِ

کیونکہ آدمی کو اختیار ہی جو کہ سہل مسئلہ اپنے پر

اِلٰى اٰخِرِ مَا قَالَ وَنَقُوْلُ اَيْضًا اِنَّ اتِّبَاعَ

دیکھو کہ آخر عبارت تک اور یہہ بھی ہم کہتے ہین کہ پیروی کرنا

غَيْرِ الْاَرْبَعَةِ اَيْضًا مِمَّا لَمْ

کسی اور مذہب کی چارون مذہب مشہور کے یہہ بھی ایسی بات ہے نہین

تُجْمَعُ عَلٰى مَنْعِهِ قَالَ صَاحِبُ الْمُسَلَّمِ

کہ اسکے جایز نہونے پر اجماع ہو ش ۲ کہا ہی مسلم والے

فِيْ اٰخِرِ الْكِتَابِ وَعَلَيْهِ اَيْ عَلٰى

نے آخر میں اپنی کتاب کے اور اسی پر یعنی اس پر کہ نہو

مَنْعِ الْتِقَوَامِ مِنْ تَقْلِيْدِ الصَّحَابَةِ ابْتَنٰى

منع کرنے پر تقلید صحابہ سے ش ۳ بنیاد رکھی

ابْنُ الصَّلَاحِ مَنْعَ تَقْلِيْدِ غَيْرِ الْاَرْبَعَةِ

ابن صلاح نے ان چارون کے اور کی تقلید منع کرنے کی

ش ۳ عجب بات ہو گئی کہ سب افعال سے رجوع کرنے مین تو جواز اور عدم جواز مین خلاف ہو اور ایک فعل سے رجوع کرنے کے عدم جواز پر اتفاق *

ش ۲ یعنے امت محمدی مین مجتہد بیشمار ہوئے ہین اُن سب کے مذہب تھے اور جیسا اس چار مذہب کا رواج ہی اس زمانے مین اُس نہ ہونے کا بھی رواج تھا گلے زمانون مین اگر کوئی اس چار ہی مذہب پر تقلید کر جاتے .

لَانَّ ذٰلِكَ اَيِ التَّنْقِيْحَ وَالتَّسْبِيْرَ

کیونکہ وہ یعنی چھانٹنا اور تسبیر کرنا ہوگا پایا

يُدْرِفِي غَيْرِهِمْ وَفِيْهِ مَا فِيْهِ ثُمَّ بَيَّنَ

گیا غیر میں ان چاروں کے اور اسباب میں اعتراض ہے

وَجْهَ النَّظَرِ فِي الْمُنْهِيَّةِ نَاقِلًا

پھر بیان کیا اعتراض کی تقریر کو حاشیہ لکھکر نقل کرکے

عَنِ الْعِرَاقِيِّ اَنَّهُ يَنْعَقِدُ الْاِجْمَاعُ عَلٰى

عراقی سے یہ کہ ٹھہر گیا اجماع اس بات پر

اَنَّ مَنْ اَسْلَمَ فَلَهٗ اَنْ يُقَلِّدَ مَنْ شَاءَ مِنَ

کہ جو مسلمان ہو تو جس عالم کی چاہیں اسکو

الْعُلَمَاءِ بِغَيْرِ حَجْرٍ وَاَجْمَعَ الصَّحَابَةُ

تقلید کرے کا بغیر روک ٹوک کے اور اجماع تھا صحابہ کا

عَلٰى اَنَّ مَنْ يَسْتَفْتِيْ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَقَلَّدَهُمْ

اس بات پر جو کوئی فتوی پوچھے ابو بکر اور عمر سے اور تقلید

فَلَهٗ اَنْ يَسْتَفْتِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَمُعَاذَ بْنَ

کرے ان کا سوا اختیار ہے اسکو فتوی پوچھنے میں ابو ہریرہ اور معاذ

نہ تھہونسے کوئی مذہب اختیار کرے تو یہہ بات بھی بالاجماع منع نہیں *

ش ۱۳ اور کی عبارت مسلم کی یوں ہی اجمعوا على منع العوام من تقليد الصحابة

یعے اجماع کیا ان علام نہ ہوسکے پر صحابہ کی تقلید سے *

حنبل وغيرهما او يعمل بقوله مع

بن حنبل وغیرہما سے اور عمل کرلے میں ان سبھوں کی بات

من غير نكير فمن ادعى على رفع هذين

بے شک و شبہ پھر جو کوئی دعوی کرے اٹھانے کا

الاجماعين فعليه الدليل ونقول

دو نوں اجماع کو تو لازم ہے اسکو دلیل لانا اور کہتے ہیں ہم

ان اتباع مذهب الحنفية مثلا ليس

کہ تقلید میں حنفی مذہب کی مثلاً فقط ابو حنیفہ کی

تقليد شخص معين فان المذهب

تقلید تو نہیں اس لئے کہ حنفی مذہب

الحنفي عبارة عن مجموع اقوال

تو مراد ہے اچھے مجتہدین مطلقین کے اقوال کے

عمدة المجتهدين المطلقين كابي حنيفة

مجموعہ سے (ش ۲) جیسے ابی حنیفہ

وصاحبيه وزفر فان نسبة

اور صاحبین اور زفر سو بیشک نسبت

ش ۲ یعنے سب کے اقوال کو ملا کر نام اسکا حنفی مذہب رکھدیا ہے *

أَبِي يُوسُفَ مَثَلاً اِلَى اَبِي حَنِيفَةَ

ابی یوسف کی مثلا ابی حنیفہ کی طرف

كَنِسْبَةِ اَحْمَدَ اِلَى الشَّافِعِيِّ عَلَى

ایسی ہی کہ جیسی نسبت احمد کی شافعی کی طرف

مَا يَظْهَرُ بِالرُّجُوعِ اِلَى مَوَاضِعِ الْاِخْتِلَافِ

ظاہر ہوتی ہی یہہ بات دیکھنے سے اختلاف کی جگہوں کو

مِنَ الْفُرُوعِ وَالْاُصُولِ فَوَحْدَةُ

فروع اور اصول کے مسائل سے سو ایک کر دینا

هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ اِخْتِيَارِيَّةٌ فَنَقُولُ

ان چار مذہبوں کا شن ۲ اختیاری بات ہی پھر ہم کہتے ہین

وَحْدَةُ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ اَيْضاً كَذٰلِكَ

ایک کر دینا ان چار مذہبوں کا شن ۳ بھی اختیاری بات ہی

فَلَا يَلْزَمُ عَلَى مُتَّبِعِهِ نُقْصَانٌ كَمَا

سو لازم نہوگا اسکے مقلد پر (شن ۴) کچھ نقصان جیسا کہ

لَا يَلْزَمُ عَلَى مُتَّبِعِ الْمَذْهَبِ الْحَنَفِيِّ

لازم نہین ہی مقلد پر ایسے مذہب حنفی کے (شن ۵

شن ۲ یعنے امام ابی حنیفہ اور امام محمد اور امام ابی یوسف اور امام زفر کے مذہبوں کا *

شن ۳ یعنے حنفی مالکی شافعی حنبلی *

شن ۴ یعنے جو کوئی کہ حنفی مالکی شافعی حنبلی چارون مذہب کا ایک مذہب بنا کر اسکی تقلید کرے *

شن ۵ یعنے نام کو تو حنفی کہلانا اور عمل مین کہین ابو یوسفی اور کہین محمدی اور کہین زفری بن جانا *

سُؤليت شعري كيف تجوز

اور آرزو ہی کہ معلوم ہو جاے مجھکو کیونکر جائز ہو گا

اِلتزام تقليدِ شخصٍ معينٍ مع تمكنِ

لازم کر لینا ایک شخص مقرر کی تقلید کو باوجود قدرت کے

الرجوعِ الى الرواياتِ المنقولةِ

رجوع کرنے پر ان روایتوں کی طرف جو منقول ہیں

عن النبي صلعم الصريحة الدالة

نبی صلعم سے صاف صاف دلالت کرتی ہیں

خلافَ قولِ الامامِ المقلَّد فان

خلاف پر اس امام کی بات کے جسکی تقلید لازم کیا ہے پھر اگر

لم يترك قولَ امامه ففيه

نہ چھوڑا اس نے اپنے امام کی باتکو ش۲ تو اسکے دلمیں

شائبةٌ من الشرك كما يدل عليه

شرک لگا ہوا ہی جیسا کہ اس پر دلالت کرتی ہی

حديث الترمذي عن عدي بن حاتم

حدیث ترمذی کی عدی بن حاتم سے

ش۲ یعنی خلاف اسکے آیت حدیث کو دیکھکر بھی *

انه سأل رسول الله صلعم عن قوله

کہ اسنے پوچھا رسول اللہ صلعم سے بیچ معنی آیت کے

اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا

بنالیا اپنے مولویوں کو اور مشایخوں کو جدے جدے رب

من دون الله والمسيح ابن مريم فقال

ورے اللہ کے اور مسیح کو بیٹا مریم کا سو کہا عدی نے

يا رسول الله انا لم نتخذ احبارنا

اے رسول اللہ ہم لوگ نہ ٹھہرائے تھے اپنے مولویوں کو

ورهباننا اربابا فقال

اور درویشوں کو جدے جدے رب تب فرمایا حضرت نے

انكم حللتم ما احلوا وحرمتم

رب ٹھہرانا یہی ہے کہ حلال سمجھا تم نے انکی حلال کہی چیز کو

ما حرموا وليس المراد

اور حرام سمجھا انکی حرام کہی چیز کو اور مراد نہیں ہے

بالتقليد في العقائد على ما

اس جگہ تقلید ممنوع سے تقلید عقائد میں بنا اسکی کہ

يَنطِقُ بِهِ لَفظُ حَلَّلتُم وَحَرَّمتُم فَاِنَّ

گواہی دیتا ہی اسپر لفظ حللتم اور حرمتم کا کیون کہ

التَّحلِيلَ وَالتَّحرِيمَ اِنَّمَا يُستَعمَلَانِ

استعمال بلفظ تحلیل اور تحریم کا

فِي الاَفعَالِ وَلَيسَ المُرَادُ بِهِ التَّقلِيدُ

افعال مین ہوتا ہی اور نہین ہی مراد اس تقلید ممنوع

مُطلَقًا وَاِلَّا لَزِمَ تَكلِيفُ كُلِّ

سے مطلق تقلید اور اگر یہ نہو تو لازم آویگا تکلیف دینا ہر

عَامِّيٍّ بِالاِجتِهَادِ وَلَيسَ المُرَادُ بِهِ

عامی کو اجتہاد کرنے کی اور نہین ہی مراد اس تقلید ممنوع سے

رَدُّ النُّصُوصِ وَاِنكَارُهَا فِي مُقَابَلَةِ قَولِ

رد کرنا اور انکار کرنا صاف صاف باتونکا خدا اور رسول کی مقابلے مین

اَئِمَّتِهِم وَاِلَّا لَم يَكُونُوا نَصَارٰى

اپنے اماموں کی باتونکے اور اگر مراد اسے رد اور انکار ہوتا تو مورد

بَلِ المُرَادُ هُوَ التَّاوِيلُ

اس آیہ کے نصاری نہوتے ش ٢ بلکہ مراد تاویل ہی

ش ٢ لو مراد رد وانکار کلام نصاری کا نہوتین بلکہ کلام انکا تاویل ہی*

الدَّلَائِلِ الشَّرْعِيَّةِ إِلَى قَوْلِ أَئِمَّتِهِمْ

شرعی دلیلون کی اپنے اماموں کی بات کی طرف

فَعُلِمَ مِنْ هٰذَا أَنَّ اِتِّبَاعَ شَخْصٍ

سو معلوم ہوا اس ترمذی کی حدیث سے تقلید ایک شخص

مُعَيَّنٍ بِحَيْثُ يَتَمَسَّكُ بِقَوْلِهِ وَإِنْ ثَبَتَ

معین کی اسطور سے کہ پکڑے اسکی باتکو اگرچہ ثابت ہو

عَلَى خِلَافِهِ دَلَائِلُ مِنَ السُّنَّةِ وَالْكِتَابِ

اسکے خلاف دلیلیں حدیث اور قرآن کی

وَيُأَوِّلُ إِلَى قَوْلِهِ شَوْبٌ مِنَ

اور پھیرے آیت وحدیثکو اپنے امام کی بات کیطرف

النَّصْرَانِيَّةِ وَحَظٌّ مِنَ الشِّرْكِ وَالْعَجَبُ

شائبہ ہی نصرانیت کا اور حصہ شرک کا اور اچنبھا لگتا ہی

مِنَ الْقَوْمِ لَا يَخَافُوْنَ مِنْ مِثْلِ هٰذَا

یہ بات کا لوگون سے کہ خوف نہین کرتے اسطور کی

الْاِتِّبَاعِ بَلْ يُخِيفُوْنَ تَارِكَهُ فَمَا

تقلید سے بلکہ ظلم کرتے ہیں اسکے چھوڑ دینوالے پر سو کیا

أَحَقُّ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ جَوَابِهِمْ وَكَيْفَ

ہوت لگی ہی یہہ آیہ انکے جواب میں اور کیا

اَخَافُ مَا اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ

ڈروں گا میں تمھارے ٹھاکروں سے اور تم نہیں ڈرتے

اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ

کہ اسے کہ شریک کرتے ہو اللہ کے ان چیزوں کو جو نہ اتاری

عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

تمہر اسنے کوئی دلیل سو کونسی جماعت دونوں میں

اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَتَدَبَّرْ

سزاوار ہی امن کے اگر جانتے ہو سو غور

وَانْصِفْ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ وَنَعُوْذُ

اور انصاف کر اور نہ ہو شک کی لوگونمیں اور رہیں ہم پناہ

بِاللّٰهِ اَنْ نَكُوْنَ مِنَ الْمُتَعَصِّبِيْنَ تَرْتِيْبٌ

مانگتے ہیں اللہ کی کہ ہووین تعصب کرنیوالونمیں یہہ ترتیب

اِعْلَمْ اَنَّهُ لَمَّا ثَبَتَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِيْ

ہی سمجھ کہ جب ثابت ہو چکا رفع یدین کرنا

الْمَوَاضِعِ الْاَرْبَعَةِ الْمَذْكُوْرَةِ بِرِوَايَاتٍ

چاروں جگہہ میں جو اوپر اسکا ذکر ہو چکا صحیح

صَحِيْحَةٍ ثَابِتَةٍ وَاٰثَارٍ مَرْضِيَّةٍ

روایتوں سے جو ثابت ہیں اور اچھے اقوال و افعال سے صحابہ کے

رَاجِحَةٍ وَمَذَاهِبَ حَقَّةٍ صَادِقَةٍ

جو ترجیح رکھتے ہیں اور سچے برحق مذہبوں سے

عَنِ النَّبِيِّ صلعم وَعَنْ كُبَرَاءِ الصَّحَابَةِ

نبی صلعم کا اور اصحاب کبار کا

وَعُظَمَاءِ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِيْنَ

بڑے بڑے عالموں کا اور مجتہد فقیہوں کا

بِحَيْثُ لَا يَشُوْبُهَا نَسْخٌ وَلَا تَعَارُضٌ

اسطور پر کہ دخل نہیں اسمیں منسوخ ہونیکا اور تعارض کا

حَتّٰى ادَّعٰى بَعْضُهُمُ التَّوَاتُرَ

یہانتک کہ دعوی کیاہی بعضے عالموں نے ان حدیثوں کی حد تک متواتر ہونیکا

وَلَا اَقَلَّ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ مَشْهُوْرَةً كَذٰلِكَ

اور مشہور ہونے سے تو کسی طور گئی گذری نہیں

ثَبَتَ رَفْعُ الْمُسَبِّحَةِ فِي أَثْنَاءِ التَّشَهُّدِ
اسی طور ثابت ہی کلمے کی انگلی اٹھانا التحیات پڑھتے
عِنْدَ اللَّفْظِ بِكَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ بِدَلَائِلَ
وقت جب اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہیں کھلی دلیلوں سے
وَاضِحَةٍ وَبَرَاهِيْنَ ظَاهِرَةٍ مَذْكُوْرَةٍ
اور روشن حجتوں سے جو مذکور ہیں
فِيْ مَحَالِّهَا بِحَيْثُ لَا مَرَدَّ لَهَا كَمَا
اپنے موقع میں اسطور سے کہ کوئی رد نہیں کرسکتا اسکو جیسا
رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
کہ روایت ہی ابن عمر اور عبد اللہ بن
الزُّبَيْرِ وَنُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ
زبیر اور نمیر خزاعی اور ابی ہریرہ
وَأَبِيْ حُمَيْدٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَسَعْدِ
اور ابی حمید اور وائل بن حجر اور سعد
بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
بن ابی وقاص اور سہل بن سعد

وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَنَحْوِهِمْ وَهٰكَذَا

اور محمد بن مسلمہ اور انکے مانند دوسروں سے اور اسی طور

رُوِيَ عَنْ اَعَاظِمِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ

روایت ہی بڑے بڑے اصحاب اور تابعین سے

اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَهُ وَيَخْتَارُوْنَهُ

کہ وہ لوگ انگلی اٹھاتے تھے اور بہتر سمجھتے تھے اسکو

كَمَا ذَكَرَهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهِ

جیسا ذکر کیا اسکا ترمذی نے اپنی جامع میں

وَاتَّفَقَ عَلَيْهِ جَمِيْعُ فُقَهَاءِ الْاَعْصَارِ

اور اتفاق کیا اسپر سب زمانے اور سب شہروں کے سب

وَالْاَمْصَارِ لَاسِيَّمَا الْمُجْتَهِدِيْنَ الْاَرْبَعَةِ

فقہوں نے خصوصا چاروں مجتہد

الَّذِيْنَ هُمْ اَرْكَانُ الدِّيْنِ وَاَعْمِدَةُ

کہ یہ لوگ رکن ہیں دین کے اور ستون ہیں

الْاِسْلَامِ وَقَدْ قَالَ الْاِمَامُ مُحَمَّدٌ

اسلام کے اور کہا ہی امام محمد

الشيباني في الموطأ بعد ما ذكر
شیبانی نے اپنی موطا مین ذکر کرکے

حديث ابن عمر رض بصنع رسول
حدیث کو ابن عمر کی (ش ۲ کئے اور رسول

الله صلعم نأخذ وهو قول أبي حنيفة
الله صلعم کے ہم اختیار کرینگے اور یہی ش ۳ قول ہی امام ابو حنیفہ کا

انتهى وكذا قال ابو يوسف
تمام ہوا قول امام محمد کا اور اسی طور کہا امام ابو یوسف نے

في اماليه ذكره الشيخ ابن الهمام
اپنی کتاب امالی مین کہ ذکر کیا اسکو شیخ ابن ہمام نے

ولم يرو عن النبي صلعم وعن اصحابه
اور روایت نہین ائی نبی صلعم سے اور نہ انکے اصحاب

وتابعيه ما ينافي ذلك غير ان
اور تابعین سے جو مخالف ہو انگلی اٹھانیکی سوا اسکے

شرذمة قليلة من علماء ما وراء النهر
کہ تھوڑی سی جماعت ماوراء نہر (ش ۴ کے علما کی

ش ۲ یعنی تشہد مین انگلی اٹھانیکی ش ۳ یعنی کئے پر رسول اللہ کے چلنا اور انگلی اٹھانا *

ش ۴ نام ہی ملک کا ·

قَدِ اضْطَرُّوا وَشَدَّدُوا وَبَالَغُوا فِي نَفْيِهِ

بیچینی اور سختی اور زیادتی کی ہی انکی اٹھانیکے منع کرنیمین

وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ مَا يُوجِبُ مَا

اور نہین دلیل کسی کی انمین سے ایسی جو ثابت کردے

اقْتَرَحُوا فِي نَفْيِهِ إِلَّا بِالتَّسَاوُقِ

انکے مبالغے کو اسکے منع کرنے مین مگر گفتگو سے

الْجَدَلَ وَالْعِنَادَ وَذَلِكَ مِنْ عَدَمِ

جھگڑے اور عداوت کی اور سبب اسکا

تَوَغُّلِهِمْ بِكُتُبِ الْأَحَادِيثِ مِنَ

انکا متوجہ نہونا ہی حدیث کی کتابون کے طرف

الصِّحَاحِ وَغَيْرِهَا وَعَدَمِ إِذْعَانِهِمْ

صحاح و غیرہا سے اور یقین نہ کرنا انکا اس چیز پر

بِمَا جَاءَ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَصْحَابِهِ

کہ روایت ہی امام ابوحنیفہ اور شاگردونسے انکے (ش ۲

فَوَضَحَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا قَالُوا لَيْسَ

سو ظاہر ہوگئی ہمارے اس کہنے سے یہہ بات کہ جو کہا ہی (ش ۳

ش ۲ یعنے انگلی اٹھانا *

ش ۳ یعنے حق مین ۱۰ انکا نہ اٹھانیکے

بِصَوَابٍ لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَصْغِيَ

ٹھیک نہیں سزاوار نہیں کسی کو کان دھرنا اسباتکی طرف

اِلَيْهِ وَلَا يَصْلُحُ لِامْرِءٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ

اور بھلا نہیں کسی مرد مومن کو

يَعْمَلُوْا وَيُعَوِّلُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا عَرَفْتَ هٰذَا

عمل کرنا اور اعتماد کرنا اسپر پھر جب پہچان گیا

فَاعْلَمْ اَنَّ ذٰلِكَ الرَّفْعَ اَيْضًا صَحِيْحٌ

تو اس بات کو جانلے کہ رفع یدین بھی صحیح ہی

ثَابِتٌ نَاشٍ مِنَ السُّنَّةِ وَتَرْكُهُ

ثابت ہی منشا اسکا سنت پیغمبر ہی اور ترک کرنا اسکو

يُوْجِبُ الْاِسَاءَةَ وَاِنْ شِئْتَ التَّفْصِيْلَ

موجب برائی کا ہی اور اگر چاہے تو تفصیل کو

فَارْجِعْ اِلٰى كُتُبِ الْاَحَادِيْثِ

تو دیکھ لے کتابوں کو حدیث کی

مِنَ الصِّحَاحِ وَغَيْرِهَا وَكَذَا اِلَى الْفِقْهِ

صحاح اور غیر صحاح کے اور اسی طور معتبر فقہ کی

الْمُعْتَبَرَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ خَاتِمَةٌ كَمَا
کتابوں کو اور اللہ خوب جانتا ہی سب سے یہہ خاتمہ ہی کتاب کا

سَبَقَ الْكَلَامُ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَرَفْعِ
جیسی گذر چکی گفتگو رفع یدین اور انگلی اٹھانے کی

الْمُسَبِّحَةِ فِي الصَّلٰوةِ كَذٰلِكَ بَلْ اَطْوَلُ
نماز میں ویسی ہی بلکہ زیادہ طولانی گفتگو ہی

مِنْهُ فِي قِرَأَةِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ
امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے میں

لٰكِنَّ دَلَائِلَ الْجَانِبَيْنِ فِيهِ قَوِيَّةٌ
لیکن اس مسئلے میں دونوطرف کی دلیلیں قوی ہیں ش ۲

لٰكِنْ يَظْهَرُ بَعْدَ التَّاَمُّلِ فِي الدَّلَائِلِ اَنَّ
لیکن ظاہر ہوتی ہی بعد تامل کے دلیلوں میں یہہ بات

الْقِرَاءَةَ اَوْلٰى مِنْ تَرْكِهَا فَقَدْ قُلْنَا فِيهِ
کہ سورہ فاتحہ پڑھنا بہتر ہی ترک سے سو حوالہ دیا ہمنے اس مسئلے میں

عَلٰى قَوْلِ مُحَمَّدٍ كَمَا نَقَلَ عَنْهُ صَاحِبُ
امام محمد کے قول پر جیسا کہ نقل کیا امام محمد سے ہدایہ

ش ۲ یعنے جیسی اگلے دونو مسئلوں میں دلیل رفع کی قوی تھی ویسا حال اس مسئلے کا ہی *

الْهِدَايَةِ وَتَرَكْنَا الْكَلَامَ وَكَذَا يَظْهَرُ

والے اور گفتگو چھوڑ دی اور اسی طور ظاہر ہوتی ہے

بَعْدَ التَّعَمُّقِ فِي الرِّوَايَاتِ وَالتَّحْقِيقِ

بعد فکر کرنے کے روایتوں میں اور بعد تحقیق کے

اَنَّ الْجَهْرَ بِالتَّامِينِ اَوْلٰى مِنْ خَفْضِهٖ

یہ بات کہ پکار کے آمین کہنا بہتر ہے آہستہ کہنے سے

لِاَنَّ رِوَايَةَ جَهْرِهٖ اَكْثَرُ وَاَوْضَحُ

کیونکہ روایت جہر کی بہت آئی ہے اور بہت روشن

مِنْ خَفْضِهٖ وَكَذَا يَظْهَرُ بَعْدَ التَّأَمُّلِ

ہے روایت سے خفض کی اور اسی طور ظاہر ہوتی ہے بعد تامل کے

فِي الدَّلَائِلِ اَنَّ الْقُنُوْتَ وَتَرْكَهٗ

دلیلوں میں یہ بات کہ قنوت پڑھنا نہ پڑھنا صبح کی

مُتَسَاوِيَانِ وَاَنَّ تَرْكَ الْجَهْرِ بِالتَّسْمِيَةِ

نماز میں دونوں برابر ہیں اور یہ کہ بسم اللہ آہستہ پڑھنا

اَوْلٰى مِنَ الْجَهْرِ بِهَا لِاَنَّ رِوَايَةَ تَرْكِ

بہتر ہے پکار کر پڑھنے سے اس لئے کہ روایت بسم اللہ کے

جَهْرِهِ أَكْثَرُ وَأَوْضَحُ مِنْ جَهْرِهِ

آہستہ پڑھے کی بہت اور زیادہ روشن ہی جہر کی روایت سے

وَأَنَّ وَضْعَ الْيَدِ عَلَى الْأُخْرَى

اور یہ بات کہ ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر رکھنا

أَوْلَىٰ مِنَ الْإِرْسَالِ لَمْ يَثْبُتْ

بہتر ہی ہاتھ چھوڑ دینے سے ہاتھ چھوڑنا نماز میں ثابت نہیں

عَنِ النَّبِيِّ صلعم وَلَا عَنْ أَصْحَابِهِ رض

نبی صلعم سے اور نہ ان کے اصحاب رض سے

بَلْ ثَبَتَ الْوَضْعُ بِرِوَايَاتٍ صَحِيحَةٍ

بلکہ رکھنا ثابت ہوا صحیح رواتوں سے

ثَابِتَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صلعم وَعَنْ أَصْحَابِهِ

جو ثابت ہیں نبی صلعم سے اور انکے اصحاب

رض كَمَا رَوَى مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ

رض سے جیسا کہ روایت کیا مالک نے موطا میں

وَالْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ عَنْ سَهْلٍ

اور بخاری نے اپنی صحیح میں سہل

بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ

ن سعد سے کہا اسنے لوگوں پر حکم ہوتا تھا اس بات کا

يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ

کہ رکھے مرد اپنا داہنا ہاتھ بائیں پنجے پر

الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْحَازِمٍ لَا اَعْلَمُ

نماز میں کہا ابو حازم نے میں سمجھتا ہوں

اَلَا اَنَّهُ يَنْمِي ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صلعم

کہ سہل پہنچاتا تھا اس حکم کو نبی صلعم کی طرف

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ هُلْبٍ

اور روایت کیا ترمذی نے قبیصہ بن ہلب سے

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم

کہ کہا ہلب نے رسول اللہ صلعم

يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهُ

امامت کرتے تھے ہماری سو پکڑتے تھے بائیں

بِيَمِيْنِهِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْبَابِ

ہاتھ کو داہنے سے کہا ترمذی نے اور اس باب میں

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَغُطَيْفِ

روایت ہی وائل بن حجر اور غطیف

بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ

بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود

وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْث

اور سہل بن سعد سے کہا ابو عیسی ترمذی نے حدیث

هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا

ہلب کی حسن ہی اور عمل اسی پر ہی

عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ

اہل علم کا اصحاب نبی

صلعم وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

صلعم اور تابعین سے اور جو بعد انکے ہوئے ہیں

يَرَوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَمِيْنَه

سبھی قائل ہیں اسکے کہ رکھے مرد اپنا داہنا ہاتھ

عَلٰى شِمَالِه فِي الصَّلٰوةِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ

بائیں پر نماز میں اور مناسب نظر آیا بعضو نکو

اَنۡ یَضَعَہُمَا فَوۡقَ السُّرَّۃِ وَرَأیٰ

رکھنا دونو ہاتھ کا اوپر ناف کے اور مناسب نظر آتا

بَعۡضُہُمۡ اَنۡ یَضَعَہُمَا تَحۡتَ السُّرَّۃِ

بعضو نکو رکھنا دونو ہاتھ کا تلے ناف کے

وَکُلُّ ذٰلِکَ وَاسِعٌ عِنۡدَہُمۡ

اور ان دونو صورتونمیں انکے پاس کچھ قید نہیں ف ۲

اِنۡتَہٰی مَا فِی التِّرۡمِذِیِّ وَکَذٰلِکَ

تمام ہوا قول ترمذیکا اور اسی طرح

اَخۡرَجَ مُسۡلِمٌ عَنۡ وَائِلِ بۡنِ حُجۡرٍ وَابۡنِ

نکالا مسلم نے وائل بن حجر

مَسۡعُوۡدٍ وَالنَّسَائِیُّ عَنۡ وَائِلِ

اور ابن مسعود سے اور نسائی نے وائل

بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ وَالۡبُخَارِیُّ وَالۡحَاکِمُ مِنۡ

بن مسعود سے اور بخاری اور حاکم نے

عَلِیٍّ وَابۡنُ اَبِیۡ شَیۡبَۃَ عَنۡ غُطَیۡفِ بۡنِ

علی سے اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے غطیف بن

ف ۲ یعنی اختیار ہے جسکا جی چاہے ناف کے اوپر رکھے اور جسکا جی چاہے ناف کے تلے رکھے *

اَلْحَارِثِ وَقَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ

حارث اور قبیصہ ابن ہلب سے اسکے باپ ہلب سے

وَوَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَعَلِيٍّ وَاَبِي بَكْرِنِ

اور وائل بن حجر اور علی اور ابی بکر

الصِّدِّيْقِ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهُ قَالَ

صدیق اور ابی درداء سے کہ پیغمبر نے فرمایا

مِنْ اَخْلَاقِ النَّبِيِّيْنَ وَضْعُ الْيَمِيْنِ

نبیوں کی خصلت ہی رکھنا داہنے ہاتھ کا

عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَسَنِ اَنَّهُ

بائیں پر نماز میں اور حسن سے کہ کہا حسن نے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى

فرمایا رسول اللہ صلعم نے مجھے ایسا لگتا ہی کہ اپنی آنکھ سے

اَحْبَارِ بَنِي اِسْرَائِيْلَ وَاضِعِي

دیکھ رہا ہوں علما کو بنی اسرائیل کے دھرے ہوئے

اَيْمَانِهِمْ عَلٰى شَمَائِلِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ

داہنے ہاتھ بائیں ہاتھوں پر نماز میں

وَهٰكَذَا اَخْرَجَ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ وَاَبِيْ
اور اسی طور نکالا ابو بکر بن ابی شیبہ نے ابی مجلز

عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ وَمُجَاهِدٍ وَاَبِي
اور ابی عثمان نہدی اور مجاہد اور ابی

الْجَوْزَاءِ وَاَمَّا مَارُوِيَ مِنَ الْاِرْسَالِ
الجوزا سے اور لیکن جو روایت ہی ارسال کی

عَنْ بَعْضِ التَّابِعِيْنَ مِنْ نَحْوِ الْحَسَنِ
بعضے تابعین سے جیسے حسن بصری

وَاِبْرَاهِيْمَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ
اور ابراہیم نخعی اور سعید بن مسیب اور محمد بن

سِيْرِيْنَ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ كَمَا اَخْرَجَهُ
سیرین اور سعید بن جبیر جیسا کہ نکالا اس روایت کو

ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فَاِنْ بَلَغَ عِنْدَهُمْ
ابن ابی شیبہ نے سو اگر پہنچی ہو انکو

حَدِيْثُ الْوَضْعِ فَمَحْمُوْلٌ عَلٰى اَنَّهُ
حدیث ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کی تو حمل کریںگے ارسال کو اسپر

أَمْ تَحْسَبُوْهُ بِسُنَّةٍ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى بَلْ

کہ سمجھا انھوں نے وضع کو سنت ہدی بلکہ سمجھا

حَسِبُوْهُ عَادَةً مِنَ الْعَادَاتِ فَمَالُوْا

عادت کی بات جیسی اور عادتیں سو رغبت کی

اِلَى الْاِرْسَالِ لِاَصَالَتِهٖ مَعَ جَوَازِ الْوَضْعِ

انھوں نے ارسال ید کی طرف اسکی اصلیت کے لئے باوجود وضع ید کے

وَاِنْ لَمْ يَبْلُغْ عِنْدَهُمْ حَدِيْثُ الْوَضْعِ

جائز رکھنیکے اور اگر نہ پہنچی ہو انکو حدیث وضع ید کی

فَمَحْمُوْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يَثْبُتْ عِنْدَهُمْ

تو حمل کرینگے انکی ارسال ید کو اسپر کہ ثابت نہوا انکے پاس

اَمْرُ الْوَضْعِ فَعَمِلُوْا بِالْاِرْسَالِ بِنَاءً

حکم وضع ید کا سو عمل کیا انھوں نے ارسال ید پر بنا بر

عَلَى الْاَصْلِ اِذِ الْوَضْعُ اَمْرٌ جَدِيْدٌ .

اصل ہونے ارسال ید کے کیونکہ وضع ید نیا امر ہے

يَحْتَاجُ اِلَى الدَّلِيْلِ وَاِذْ لَا دَلِيْلَ لَهُمْ

محتاج ہے دلیل کا اور جب دلیل وضع ید کی نہ ملی انکو .

فَاضْطَرُّوْا إِلَى الْإِرْسَالِ لَا أَنَّهُ ثَبَتَ

تولاچار انھون نے ارسال ید کو مقرر کیا نہ یہہ کہ ثابت ہوئی

عِنْدَهُمُ الْإِرْسَالُ وَإِلَى ذٰلِكَ

انکے پاس حدیث ارسال ید کی اور اسی بات کیطرف

يُشِيْرُ قَوْلُ ابْنِ سِيْرِيْنَ حَيْثُ سُئِلَ

اشارہ کرتاہی ابن سیرین کا قول جب کسی نے پوچھا اسکو

عَنِ الرَّجُلِ يُمْسِكُ بِيَمِيْنِهِ شِمَالَهُ

کہ فلانا مرد پکڑتا ہی اپنے داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھہ کو

قَالَ إِنَّمَا فُعِلَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ

کہا ابن سیرین نے اسنے ایسا کیا روم والونکی عادت کی

الرُّوْمِ كَمَا أَخْرَجَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ

جہت سے ش ۲ جیسا کہ نکالا اس قول کو ابی شیبہ نے

وَأَمَّا مَا أَخْرَجَ أَبُوْ بَكْرِ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ

اور جو نکالا ہی ابو بکر ابن ابی شیبہ نے

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرو

یزید بن ابراہیم سے کہ کہا اسنے سنامین نے عمرو

ش ۲ انمے روم والونکی عادت بادشاہون کے روبرو ادب کے لئے ہاتھہ پر ہاتھہ رکھنا ہی ❊

بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِذَا

بن دینار سے کہ کہا اسنے ابن زبیر جب

صَلّٰى يُرْسِلُ يَدَيْهِ فِيْ رِوَايَةٍ شَاذَّةٍ

نماز پڑھتا تھا چھوڑ دیتا تھا اپنے ہاتھ روایۃ شاذہ ہی

مُخَالِفَةٍ لِمَا رَوَى الثِّقَاتُ عَنْهُ

مخالف ہی روایت سے معتبر راویونکے جو ابن زبیر سے کیا ہی

كَمَا اَخْرَجَ اَبُوْ دَاؤُدَ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ

جیسا کہ نکالا ابو داؤد نے زرعۃ بن

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ

عبد الرحمن سے کہ کہا اسنے میں سنا ابن زبیر کو

يَقُوْلُ صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَوَضْعُ الْيَدِ عَلَى

کہتے ہوئے نماز میں صف قدمین ش۲ اور ہاتھ کا ہاتھ پر ش۲ یعنی ملاکر رکھنا دونو پانون کا*

الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ وَاِنْ سُلِّمَ كَوْنُهَا

رکھنا سنۃ ہی اور اگر مسلم بھی رکھیں عمرو دینار کی

صَحِيْحَةً فَهٰذِهٖ فِعْلُهُ

روایت کے صحیح ہونیکو تو بھی یہ ارسال بد فعل اسکا ہی

وَالْفِعْلُ لَا عُمُوْمَ لَهٗ كَمَا سَبَقَ

اور فعل کو عموم نہیں جیسا کہ اسکا بیان گذر چکا

وَرِوَايَةُ الْوَضْعِ عَنْهُ مَرْفُوْعَةٌ لِاَنَّهٗ

اور روایۃ وضع ید کی ابن زبیر سے مرفوع ہی کیونکہ وضع

نَسَبَهٗ اِلَى السُّنَّةِ وَقَوْلُ صَحَابِيٍّ

کی نسبت کی سنت ہی نیکی طرف ابن زبیر نے اور صحابی کا قول

مِنَ السُّنَّةِ فِيْ حُكْمِ الرَّفْعِ

سنت ہونے کے باہمیں ش ۲ نام حدیث مرفوع کا رکھتا ہی

ش ۲ یعنے کسی صحابی کے

كَمَا حُقِّقَ فِيْ كُتُبِ اُصُوْلِ الْحَدِيْثِ

جیسا کہ تحقیق ہو چکی اسکی اصول حدیث کی کتابوں میں

وَمَعَ هٰذَا لَعَلَّهٗ رض لَمْ يَرَ الْوَضْعَ

اور باوجود اسکے شاید ابن زبیر نے نہ سمجھا ہو وضع ید کو

مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَفَهْمُ الصَّحَابِيِّ

سنت ہدی سے اور سمجھ صحابی کی

لَيْسَ بِحُجَّةٍ كَمَا مَضٰى لَا سِيَّمَا اِذَا

نہیں ہی حجت جیسا کہ گذر چکا اسکا بیان خصوصا جب

كَانَ مُخَالِفًا لِأَجِلَّةِ الصَّحَابَةِ كَأَمِيرِ

کہ ہے فہم مخالف بزرگ صحابہ سے جیسے

الْمُؤْمِنِينَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَلِيٍّ

امیر المومنین ابی بکر صدیق اور علی

الْمُرْتَضٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ

مرتضی اور ابن عباس اور ابن مسعود

وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَنَحْوِهِمْ رض عَلٰى

اور سہل بن سعد رض اور مثل ان کے علاوہ یہ کہ

اَنَّهَا مُخَالِفَةٌ لِأَحَادِيثِ الْمَرْفُوعَةِ

روایت ہی ابن زبیر کے ارسال کی مخالف ہی مرفوع

الْمَشْهُورَةِ وَاَعْمَالِ الصَّحَابَةِ

حدیثوں سے جو مشہور ہیں اور اعمال سے صحابہ کے

الْمُسْتَفِيضَةِ فِي بَابِ الْوَضْعِ فَيَنْبَغِي

جو مشہور ہیں ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کے باب میں سو سزاوار

اَنْ لَا يُعَوَّلَ عَلَيْهَا وَتَسْقُطَ عَنِ الْاِعْتِبَارِ

یہہ ہے کہ نہ اعتماد کیا جاوے اسپر اور اعتبار سے ساقط کی جاوے

وَلَا يُلْتَفَتُ اِلَيْهَا وَاَمَّا مَالِكُ بْنُ

اور التفات نہ کیا جاوے اسکی طرف اور رہے مالک بن

اَنَسٍ فَقَدِ اضْطَرَبَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْهُ

انس سو ایک طور پر نہیں روایتیں انسے

فَالْمَدَنِيُّوْنَ مِنْ اَصْحَابِهٖ رَوَوْا عَنْهُ

مدینے کے لوگ جو انکے شاگرد ہیں روایت کرتے ہیں انسے

اَمْرَ الْوَضْعِ مُطْلَقًا سَوَاءٌ كَانَ فِي الْفَرْضِ

وضع مطلق خواہ فرض میں

اَوِ النَّفْلِ كَمَا يَشْهَدُ بِهٖ حَدِيْثُ الْمُوَطَّأِ

خواہ نفل میں جیسا کہ شاہد ہی اسپر حدیث موطا کی

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَثَرُهٗ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ

سہل بن سعد سے اور مسند اس حدیث کی عبد الکریم

بْنِ الْمُخَارِقِ الْبَصْرِيِّ وَالْمِصْرِيُّوْنَ

بن مخارق بصری سے ہی اور مصر کے

مِنْ اَصْحَابِهٖ رَوَوْا عَنْهُ الْاِرْسَالَ

رہنے والے انکے شاگرد روایت کرتے ہیں انسے ارسال کی

فِي الْفَرْضِ وَالْوَضْعَ فِي النَّفْلِ

فرض نماز میں اور وضع کی نفل نماز میں

وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ رَوٰى

اور عبدالرحمن بن قاسم نے روایت کیا ہے

عَنْهُ الْاِرْسَالَ مُطْلَقًا وَرَوٰى

انسے ارسال کی فرض نفل دونوں میں اور روایت کیا

اَشْهَبُ عَنْهُ اِبَاحَةَ الْوَضْعِ وَتِلْكَ

اشہب نے انسے مباح ہونا وضع ید کا اور یہہ

الرِّوَايَاتُ اَيْ رِوَايَةُ الْمِصْرِيِّيْنَ وَابْنِ

روایتیں یعنی روایت مصریون کی اور عبدالرحمن

الْقَاسِمِ عَنْهُ وَاِنْ عَمِلَ بِهِ الْمُتَاَخِّرُوْنَ

بن قاسم کی انسے اگرچہ عمل کیا ہے اسپر متاخرین

مِنَ الْمَالِكِيَّةِ لٰكِنَّهَا رِوَايَةٌ شَاذَّةٌ مُخَالِفَةٌ

مالکی مذہب کے لیکن شاذ روایت ہے مخالف ہے

رِوَايَةَ جُمْهُوْرِ اَصْحَابِهِ فَلَا تَخْرُقُ

روایت سے جمہور مالکی مذہب کے سو نہیں خلاف

الْاِجْمَاعَ وَالْاِتِّفَاقَ وَلَاتُصَادِمُ

ٹکرسکتی اجماع اور اتفاق کا اور نہ ٹکر کھا سکتی

مَا اَوْعَيْنَا مِنَ الْاِطْبَاقِ وَلِكَوْنِهَا

جو جمع کیا ہمنے تہ بتہ دھرکے اور اس روایت کے

شَاذَّةً اَوَّلَهَا ابْنُ الْحَاجِبِ فِي مُخْتَصَرِهٖ

شاذ ہونیکے سبب سے تاویل کی اسکو ابن حاجب مختصر

فِي الْفِقْهِ بِالْاِعْتِمَادِ عَلَى الْاَرْضِ

فقہ میں ہاتھ ٹیکنے کی زمین پر ش ۳

اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ وَنَهَضَ

جب سر اٹھائے سجدہ سے اور ارادہ کرے

اِلَى الْقِيَامِ وَالْوَضْعُ تَحْتَ السُّرَّةِ

اٹھنے کا اور ہاتھ رکھنا ناف کے تلے

وَفَوْقَهَا مُتَسَاوِيَانِ لِاَنَّ كُلًّا مِنْهُمَا

اور ناف کے اوپر دونوں برابر ہیں کیونکہ دونو روایتیں

مَرْوِيٌّ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلعم

آئی ہیں اصحاب سے نبی صلعم کے

ش ۳ یعنی کہا ہی کہ ارسال سے مراد ہاتھ چھوڑنا ہی سجدہ کرکے اٹھنے وقت جو زمین پر ہاتھ ٹیکنے ہیں *

اَخْرَجَ اَبُودَاؤدَ وَاَحْمَدُ وَابْنُ اَبِي

نکالا ابو داؤد اور امام احمد اور ابن ابی

شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض اَلسُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ

شیبہ نے علی رض سے سنت ہی ہاتھ رکھنا

فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ رَوَاهُ رَزِينٌ

نماز میں ناف کے نیچے روایت کیا اسکو رزین نے

وَغَيْرُهُ فِي سِفْرِ السَّعَادَةِ وَضْعُ الْكَفِّ

اور روایت کیا غیرے رزین کے سفر سعادت میں ہاتھ رکھنا

تَحْتَ الصَّدْرِ فِي صَحِيحِ ابْنِ خُزَيْمَةَ

سینے کے نیچے صحیح ابن خزیمہ میں

قَالَ التِّرْمِذِيُّ رَأَى بَعْضُهُمْ اَنْ يَضَعَهُمَا

کہا ترمذی نے مناسب نظر آیا بعضوں کو

فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ اَنْ يَضَعَهُمَا

اوپر ناف کے رکھنا مناسب نظر آیا بعضوں کو رکھنا ہاتھ کا

تَحْتَ السُّرَّةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ وَاسِعٌ

نیچے ناف کے اور دونوں امر میں کچھ قید نہیں

عندهم كما ذكرنا سابقا وقال

ایکے ناسیٔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا ہم نے اور کہا

الشيخ ابن الهمام ولم يثبت حديث

شیخ ابن ہمام نے اور نہ ثابت ہوئی کوئی حدیث

صحيح يوجب العمل في كون

جو لازم کرے عمل کو سینے کے نیچے ہاتھ

الوضع تحت الصدر وفي كونه

رکھنے میں ہاتھ رکھنے کے باب میں

تحت السرة والمعهود من الحنفية

نیچے ناف کے اور مقرر کیا حنفی لوگوں نے

هو كونه تحت السرة وعن الشافعية

ناف کے نیچے ہاتھ رکھنے کو اور شافعیوں سے

تحت الصدر وعن احمد قولان

نیچے سینے کے اور امام احمد کے اس دو قول ہیں دونو مذہبوں کے

كالمذهبين والتحقيق المساوات

طور اور تحقیق کی بات یہ ہے پس دونو برابر ہیں جہاں

شن ۲ بنیم ۲ تحقیق
وضع یہ کی *

بَيْنَهُمَا كَمَا ذَكَرْنَا سَابِقًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

چاہیے رکھے جیسا کہ بیان ذکر کر دیا اور اللہ خوب جانتا ہے

بِاَحْكَامِهِ وَلْيَكُنْ هٰذَا اٰخِرَ

اسکے مسئلوں کو اور چاہیئے کہ ہووے آخر اسکا

مَا قَصَدْنَا مِنْ اِيْرَادِهٖ فِيْ تِلْكَ

کہ جسکے بیان کا قصد کیا ہم نے اس

الرِّسَالَةِ الْمَوْسُوْمَةِ بِتَنْوِيْرِ الْعَيْنَيْنِ

رسالے میں جسکا نام تنویر العینین

فِيْ اِثْبَاتِ مَسْئَلَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ

فی اثبات مسئلۃ رفع الیدین ہی ش ۲

وَالْمَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَنْفَعَ بِهٖ سَائِرَ

اور امید اللہ سے یہہ ہی کہ نفع دے اسے سب

الطَّالِبِيْنَ لَهٗ بِفَضْلِهٖ وَمَنِّهٖ اٰمِيْنَ

طالبوں کو اسکے اپنے فضل اور احسان سے ایسا ہی ہو کہ

يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

ای رب سارے جہانکے اور رحمت بھیجے اللہ تعالی

ش ۲ روشن کرنے دونو آنکھ کا ثابت کرنے میں رفع یدین کے مسئلے کے *

عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ

اپنے بہترین مخلوق پر جنکا نام پاک محمد ہی اور انکی آل

وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ

اور اصحاب اور بیبیاں اور اہل بیت

وَعِتْرَتِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

اور قرابت والوں پر انکے سبھوں پر اور سلام بھیجے

کَثِیْرًا کَثِیْرًا دَائِمًا اَبَدًا اَبِرَحْمَتِکَ

بہت ہی بہت ہمیشہ اپنی رحمت سے قبول کر دعا میری

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

ای سب سے بڑے رحم والے

اس رسالۂ متبرکہ کو جسکا نام تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین ہی اور مصنف اسکے مولانا حاجی محمد اسمعیل مجاہد شہید فی سبیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو منقولات اور معقولات سبھی علوم میں یعنی منطق اور حکمت اور ریاضی اور صرف اور نحو اور لغت اور معانی اور بیان اور بدیع اور تفسیر اور حدیث اور اصول

اور فقہ میں اپنے زمانے میں بھی بے نظیر تھے اس زمانے کا تو کیا ٹھکانا رہا اور دینداری کا حال بھی انکی حاجت بیان کی نہیں رکھتا آفتاب سے زیادہ روشن ہی کہ جسکی ذات پاک کی برکت سے وہی ہندوستان کہ جسمین شریف و رذیل عالم و جاہل پیر و مرید سبھی شرک مین اور شرک نہین تو بدعت مین توشادی اور غمی اور عادات و عبادات مین ضرور رہی پھنس رہے تھے اور قرآن و حدیث طور طاق کتاب کے پس پشت ڈالدئے تھے اور گنتی کے بندے تھے اب وعظ و نصیحت نماز و روزے سے اور قرآن و حدیث کے پڑھنے پڑھانے سے اور چرچے سے عمل بالکتاب و السنۃ کے معمور ہی اور شرک و بدعت سے آگے کی نسبت بہت پاک میر مظہر علی حسینی نے اپنے مطبع مین جسکا نام مطبع رحمانی رکھا گیا سنہ ۱۲۵۶ ہجری مین چھپوایا کہ اسکے دیکھنے سے مومنین متقین منصفین کی آنکھ کی روشنی بڑھے اور دعائے خیر سے اس بندہ امیدوار فضل الٰہی کو یاد کرین *

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱	گرچہ	اگرچہ
۴	۵	مخالف بہ	مخالف
۱۰	۱	زکا	زکالا
۲۲	۸	پڑھنے	پڑھنے
۲۳	۴	ایا	کیا
۲۴	۸	کہتی	کرنے
۴۰	۷	مسند	مردود
۴۹	۵	کے	کی
۵۱	۲	جبیا	جیسا
۵۲	۲۰	سینین	ستین
۶۳	۵	تھی	تھے
۶۴	۶	قل	دل
۶۶	۴	نہر	شہاب
۱۱۰	۷	ی	سرچی
۱۱۳	۷	ازکا	ازکار
۱۰۱۴	۲	کرنے	کہتم
۱۰۱۹	۳	ازکا	ازکمای

غلط نامۂ حاشیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۱۵	مسرکیکو	مسرنیکو
ایضاً	۲۰	کرتے	کرنے
۲۴	۱	روغ	رفع
۶۶	۱	بعضے	بعض
۹۸	۲	دہرادی	دہراہ
۱۱۹	۴	ازکا	ازکان

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۸	۵	تحمل	تحمل
۱۷	۳	منكبيه	منكبيه
۱۸	۴	يرفع	ترفع
۱۸	۵	الامام	الامام
۲۱	۷	زفع	رفع
۱۱		فيقوم	فيقوم
۲۲	۱	بمنعو	يمنعوا
	۳	الحاص	الخاص
۵۳	۶	بقول	بقول
	۷	اختبلف	اختلف
۱۰۷	۱	لان	لان
	۴	انعقد	انعقد

صفحه	سطر	غلط	صحيح
ايضا	٦	بغير	بغير
ايضا	٧	يستفتي	يستفتي
١٠٨	٣	فعليه	فعلية
	٧	المطلفين	المطلقين
	٢	تمكن	تمكن
	١	الترمذي	الترمذي
١١٢	[illegible]	والتحريم	والتحريم
١١٤	٢	اشركتم	اشركتم
١٢١	٧	القراءة	القراءة
١٢٧	٤	رضع	وضع
١٢٩	٨	الوضع	الوضع